

جملہ حقوق محفوظ

پیش رس

مجھے اچھی خبر تھی یاد ہے کہ میں نے آپریشن ڈبلیو کراس کی پیشانی پر بیسے چارہ ڈالنے کی خبر سنا رکھی تھی۔ شاید اللہ پاک کو میری یہ کسر نفسی پسند آئی اور اس نے اپنی رحمت کا طرے نہ صرف تین عام مہینہ کھولا دیئے بلکہ ایک خاص مہینہ بھی عطا فرمایا۔ بس ثابث یہ ہوا کہ خاک رسی سے جسے کامیابی کی دلیل ہے لہذا اسے دوستو! نرم خالی چھوڑ دو، خاکساری اختیار کرو اللہ بڑا پاک ہے۔ آخر میں ایڈیٹور کی ڈاڑھی سے آپ شفق ہوں یا دھواں حقیقت یہی ہے اس کے بغیر ہم کالوں کا نام نہیں چلے گا ایڈیٹور ہیں دعوت بخیر دیتا ہے۔ اب آئیے اپنے خطوط کے جوابات کی طرف۔ اکھ صاحب رقم طراز ہیں بچہ عظم تراش میں کہ اب آپ کی کتابوں میں رکھا ہی کیا ہے، دیگروں کے علاوہ عمران صاحب اچھے کوئی لڑکی نہیں اور کہانی خود بخود بنتی چل گئی۔ شہر کیجئے دیگروں کا یہ چکر۔ اسے بھائی میں تو بہت چاہتا ہوں لیکن جہاں تک آپ ہیں۔ سر سے پرستے والا کو کوئی لڑکی نہیں مگر جو میری پر ہزار جان سے عاشق ہو تو وہ ہے کہ جیسے ہے میں کہیں اب کتنا چھوڑ کر کوئی اور مصروف کیجئے۔ آپ کے علم کو زنگ لگ چکا ہے بات اپنی جگہ پر لیکن لڑکیوں میں لڑکی سے ضرور ملاقات ہوگی مگر آپ کو لڑکیاں پسند نہیں تو ہم نے نیٹے میں لڑکی بچہ ہی کر کے دیا ہے۔ البتہ اجیر میڈی اور ارقیہ ٹیک سے دل

اس ناول کے نام مقام، کردار اور کہانی سے قطع رکھنے واسے اداروں کے نام فرضی ہیں۔

”ایڈیٹور“ میریہ کا کل سیٹ

- ۱۔ آپریشن ڈبلیو کراس
- ۲۔ خیر اندیش
- ۳۔ پرائنٹ مہربان
- ۴۔ ایڈیٹور

پبلشر..... سلطان محمد

پرنٹر..... حیات اسلام پریس لاہور

بلا لیا کیجئے رنگیں تو عمرانی پر رتی ہی رہی گی۔

ایک اور صاحب نے لکھا ہے کہ عمران کو ان کیوں درڑا لے گئے اپنے بیٹا کیلئے
کم تھے جناب عالی! شاہد آپ کو علم نہیں کہ میان عمران کے لئے جس کے علاوہ
اور کوئی مسئلہ باقی نہیں رہا تھا اس لئے وہ ان کی جگہ لگے ہے اٹھ لگاؤ کی کہانی ختم ضرور ہو گئی
ہے لیکن وہ ابھی ان کی ہی میں مقیم رہے گا کہ از کم دو ماہ۔ اور میں اس کے گرد رہتی تھی
کہانیوں کے حوالی بتا رہی ہوں گا۔

ابھی صبح

دو پہرے شام ہوئی اور پھر رات بھی آچڑی لیگی پانچٹ کا کہیں پتہ نہ تھا الغرض
سپریت راتھا کہ کہیں وہ بھی کسی حادثے کا شکار نہ ہو گیا جو دیکھ اس کے اس راز میں
پانچٹ کے علاوہ اور کوئی شریک نہ تھا۔ پھر اسے کیا کرنا چاہیئے۔
غرض ایک مانتھ نے کچھ لوگوں کی آمد کی اطلاع دی تھی۔
"کون میں اور کیا چاہتے ہیں؟" الغرض سے کچھ کر پوچھا۔
"پانچٹ آدمی ہیں شاید وہ آپ کو رپورٹ دینا چاہتے ہیں جس کے لئے انہیں کہیں
سے بلایت لی ہے۔"

"ان سے جا کر معلوم کر دو کہ رپورٹ بھی ایک ہی ہے یا سراسر آدمی اپنی رپورٹ
اگلی گفت دے گا؟"

مانتھ چلا گیا۔ الغرض سے کچھ پیشانی پر سونٹیں ابھر آئی تھیں۔

مانتھ نے واپس آکر اطلاع دی کہ رپورٹ ایک ہی ہے۔

"اچھا تو ان میں سے کسی ایک کو اندھا لاؤ لیکن حادثہ کا کسی کے لئے الغرض سے بولا
ہاں یہ کہ مطابق ایک آدمی اندھا لا گیا تھا الغرض سے اسے گھور کر دیکھا۔
حادثے پر تردد دیا کہ آیا وہ پہلے بھی اسے دیکھ چکا ہے یا نہیں لیکن شناسائی کی بجلی سی
تھیک بھی مل کر۔"

"ہاں..... کیا رپورٹ ہے؟" اتنا حراس نے سوال کیا۔

"ایک شخص نے ہم سے یہ یوں کا چارچ لیا جس نے برسے عہد سے دارکی دودھ پینا
 رکھی تھی۔ اس کی طبیعت پر ہم آپ کو رپورٹ دینے آئے ہیں۔"
 "کیا رپورٹ ہے؟"
 "جی ہاں کہ تید یوں کا چارچ اس نے ہم سے کمری لے لیا تھا۔
 الفروندہ کے کی آنکھوں میں ہلکا سا ہلکا لہجہ کے آواز نظر آئے ہیں جس نے نہیں
 پہنچا وہ کون تھا؟"
 "ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کون ہے جس میں نہیں بتا سکتے۔"
 "تم کس کو نہیں کھا گئے؟" الفروندہ سے پریشانی کر ڈالا۔
 "میں..... میں..... نہیں کھا۔"
 "مجھے کس سے بات نہیں لی کہ میں کسی سے رپورٹ لوں؟"
 "میں اس سے کیا سروکار؟" الفروندہ سے غصہ۔
 "خاموش رہو۔" الفروندہ سے غصہ۔ "پوری بات بتاؤ۔"
 "میں..... بات لی کہ ہم پولیس کی دہری میں کو کھا کر ایک آدمی پلٹ کر کے ہالوں
 کو گزرا کر کے پوائنٹ آگس پر پہنچا دوں۔"
 "پر تیرے دو ساتھی توڑنے کی ضرورت نہیں۔" الفروندہ سے غصہ۔
 "لیکن پلٹ کر جانے ہالوں کو کھینچنے کی دن دوسری جگہ پہنچا چکا تھا اور اس نے یہ بھی
 بتایا کہ ایک مہمان ان سے پہنچے کیس چلا گیا تھا۔ بہر حال ہم اس قسم میں پہنچے۔ چرین نے
 انہیں مشا خت کر لیا تھا اور ہم انہیں لے کر چلے گئے۔ تھوڑے دیر میں ایک بلی کا پتہ
 سے ہیں مخصوص اشارہ کراس اور اشارہ تھا کہ ہم نے گاڑی روک دی۔ بلی کا پتہ سے ایک
 آدمی اعلیٰ عہدے دار کی دھڑکی سے پاس آیا تھا اور اس کی گاڑی کو روک دیا۔
 اشارہ کر کے روکے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔ پھر وہ ہمیں تید یوں سمیت پلٹ کر کے غرے

"کیا اور آپ کا چارچ جو بھی کیا اور کیا تھا یہ اس کی رپورٹ ہے۔"
 "کہا تم اس سے پہچانتے ہو؟"
 "نہیں جانتے۔"
 "اس کی طبیعت کہاں سے لی تھی کہ انہیں گرفتار کر کے پوائنٹ آگس پر پہنچا دو؟"
 "بہتر کارڈر سے جانتے۔"
 "پھر تم نے اس آدمی کے حوالے کیوں کر دیا؟"
 "اگر میں کراس اور دانے والا اشارہ نہ کرتا تو تم کبھی نہ جانتے۔"
 "ہاں۔ پوائنٹ آگس کہاں ہے؟"
 "وہ آدمی جو کھجک کراس سے گھورتا رہا۔ اب تو آپ مجھے اپنے بارے میں بتیے
 میں تیار کر رہے ہیں۔"
 "کیوں؟" الفروندہ سے غصہ۔
 "کوئی بھی آدمی اپنے پوائنٹ کا پتہ کسی اجنبی کو نہیں بتا سکتا۔ یہ میرے لئے
 اجنبی ہیں۔"
 "بھاگ جاؤ۔" الفروندہ نے اٹھ اٹھا کر دھاڑا۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔ رپورٹیں لینا
 میری ذمہ داری نہیں ہے۔"
 "آپ کی مرضی؟" اس نے غرور سے کہا اور وہ دانے کی طرف مڑ گیا۔
 الفروندہ کے کی آنکھوں میں الجھن کے آثار نظر آئے تھے اور اس نے اٹھ اٹھا کر کہا
 "غصہ جاؤ۔"
 "وہ رک کر رہا اور الفروندہ سے بڑھ۔" تم پانچوں اس وقت تک یہیں ٹھہر رہے تھے
 تک میں بہتر کارڈر سے معلومات حاصل کر لوں۔"

انی ایک نہیں ہے بلکہ دنیا کے بسے یہ جھوک و شبہات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔
آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔

”پھر یہ کیوں ہو رہا ہے؟“

”اے تم پریشان کیوں ہو گئے۔ وہ اسے گھورتی رہی ہو گی، کیا تمہارے کاغذات
جملہ ہیں۔“

”بات نہیں ہے، پس والوں کی شکل دیکھ کر میرا زور دس بریک ڈاؤن ہونے
لگا ہے۔“

”ہر شریف آدمی کا ہونا چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ گھیل میں جو یہ دھماکے ہو رہے ہیں
شاید اسی وجہ سے تمہیں ان کے کاغذات دیکھے جا رہے ہیں، تم نے سنا تیسری واردات
ہوتی ہے۔“

”کیسی واردات؟“

”پرسوں مات پھر ایک لایچ دھماکے سے تباہ ہو گئی۔“

”کہیں؟ میں نے کوئی دھماکا نہیں سنا۔“

”لو، ہنزہ کے قریب کسی جگہ کی بات ہے لا پتہ پر پانچ آدمی تھے بائجل عرق
ہو گئے۔“

عمران نے طوفی سانس لی: ”بچے دروں سے یہ تینوں پورنگ ڈانڈری تک محدود
رہے تھے۔ اس حد تک کہ پورنگ ڈانڈری کے پاس کے واسطے سے اپنے لئے کھانا اور شے
ملوانے رہے تھے خود ہر نہیں گئے تھے آج اتفاق سے خود عمران آئے تھے کہ سامان خریدنے
نکلتا تھا تو اسے ملوم ہوا تھا کہ یاہوں کے کاغذات کی جینگ ہو رہی ہے۔ بہر حال مسئلہ پریشان
کن تھا۔ آخر کاغذات کے کتنے سیٹ فراہم کئے جاتے تھے۔ پے پے اتنی راہ نہیں
اپنے سینے تبدیل کرنے پڑے تھے کہ کاغذات سے مناسبت رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔“

کتا تھا۔ پھر اب کیا کیا جانے؟ وہ سوچا ہوا اپنے کمرے میں داخل ہوا وہ دونوں دیر
سے آٹھ کے منتظر تھے اور عمران آٹھ کی بانٹ کا قدمیں گناہے پورنگ کی بانٹ
کے گنگو کرنا رہا تھا۔

”تم روت بہت مناخ کرتے ہو، سیدھے یہیں کیوں نہیں آئے تھے یا حیا سے اسی
دیر کیوں گنگو کرتے رہے تھے؟“ میرا نا جھنڈا کر بولی

”اے یہ وجود وہی جا رہی ہے۔ عمران نے اردو میں کہا کہ اندھیس اس طرح جنس پڑا
کہ میرا نا جھنڈا کر رہی گئی۔“

”کی تم نے مجھے اپنی بڑی بیٹی میں گالی دی تھی۔“

”میں نے کہا تھا کہ تم مصیبت میں پڑ گئے ہیں اب میں اس سے پوچھتا ہوں کہ آخر
یہ جنس پڑنے کا کتنا عرصہ تھا۔“

”جیسی اس نے آئی تھی کہ آپ نے عرصہ تو یہ مصیبت اپنے سر لی ہے۔ جیسی بولا

”اب میں تم لوگوں کے لئے مصیبت ہی بن گئی ہوں۔“ وہ کراہی تھی
میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ میرے گھبراہٹ کے کاغذات کی جینگ شروع کی گئی ہے۔ متعدد گولیاں

ہوئیں اور دوسری آفات کاہوں میں گھسی پھری ہیں اور میرے سے بھی یہ عقلی مزید
ہو گئی کہ آتے ہی جڑی لہ سے پوچھتا تھا کہ یہ جنس مول کا رونا ہے یا خاص موافق پر ایسا ہوتا

ہے۔ اسی نے اس پر جڑی حیرت کا ہر کہہ کر کہا کہ جھکا جھکا تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔

”یہ تو بہت بڑا ہوا۔ میرا نا پڑش پڑش میں بولی۔“

”پر داہمت کرو۔ عمران سر ہل کر بولا

”اگر وہ ادھر آئے تو ننگوں کے مطابق کاغذات کہاں سے پیدا کریں گے؟“ میرا نا
صہلہ کر بولی۔

”اس سے پہلے ہی پڑو صہلہ کہہ کر کھڑے ہو۔“

کیا کر گورے گا؟

تم دونوں کر سہ سے نکل جاؤ۔

کیا مطلب؟

مکرو بند کر کے کروں گا۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اصرار مانے لگے۔

مران نے جیسے سے اردو میں کہا، تم دونوں بڑی جی پی کی جا کر بیٹھو! میں اپنے چہرے پر ہنس دیتی تھی تبدیلی کر کے دی وہی بیٹھنا ہوں اس طرف یہاں سے نکل سکیں گے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں اس اجاڑی سڑک کو بھی کھال دینا۔

وہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور مران نے دروازہ بند کر لیا تھا۔

قبل اس کے میرا بڑا بھائی جی پی کی بریڈی رہا تھا اب یہاں کیا گل کھلا ہے جیسے خودی شروع ہو گئی۔ میرا بڑا بھائی آنکھوں میں کسی قدر بیاضیت نظر آتی تھی۔

"اتنی پھرت سے اسے سر جھتی ہے کہ میں سمجھ رہا ہوں تپاس لے گا اور پھر وہ پور ڈنگ کی مالک کے سر پر سوار ہو گئے۔

تم لوگوں نے اپنے گفتگوات درست رکھے ہیں نا؟ اس نے بڑی شفقت سے پوچھا۔ نہ جالنے کوئی چیکنگ ہے نا؟"

اُس میرے ساتھی نے بتایا، جیسے لاہور دہلی سے بڑھ

پتا نہیں دینا کسی برقی جارہی ہے۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ یہ سب کچھ ان دھماکوں کی وجہ سے ہوا ہے جو گورنر عہد میں ہو رہے ہیں۔

ہرکنا ہے۔

پتا نہیں ہوگ کوئی میں اور کیا چاہتے ہیں۔

ختم بربکار۔ شاید تھار ملک کسی انقلاب سے گذر رہے ہوں گے۔

خدا کے لئے ایسا کہو۔ میں نے بہت انقلاب دیکھے ہیں انقلاب کا نام لینے والے یا انقلاب پر شاعری کرنے والے تصور نہیں کر سکتے کہ انقلاب کتنا خون پینا ہے اور فضاؤں میں کتنا دھواں بکھیرتا ہے۔

وہ چندہ میں منٹ منٹ ملک مختلف ملک کے انقلابات کے متعلق گفتگو کرتے رہے تھے۔ پھر بڑھیا نہ دنی جوڑوں کی دھمک سے کرچمک پڑی تھی۔

"شاید وہ آگئے۔ اس نے پکپاتی بولی آواز میں کہا

"آگئے ہوں گے۔ میرا بھائی وہاں سے کہہ رہا تھا میں فرانسیسی بیچ میں ادھر کچری اٹاؤں کی بوجھ رہی تھی۔

اتنے میں ذرا جیڑوں کی آہستہ دروازے کے قریب ہی آرکی۔ مران بڑے میڈیکل پناک پر جہانے پولیس انسٹرکٹر دی میں سامنے کھڑا تھا۔

"یہاں کتنے عزیز گھر ہو دیں سی فوراً؟" اس نے گونگی آواز اور شائستہ لہجے میں پوچھا۔

"اس وقت تو مجھے تھیلی سی فوراً"

"تمہارا گھر ہے؟"

"ہمارا ساتھی اپنے گھر سے میں ہے میرا بھائی۔

"اپنے کاغذات دیکھا؟"

"بہت اچھا میں لاتی ہوں۔ میرا بھائی کہہ رہا ہے کہ اس گھر سے نکل گئی بڑی محنت لے آئیں گے جیسے جانے کی درخواست کی تھی۔

نہیں ٹھیک ہے اس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اتنے میں راجداری سے دوڑتے ہوئے تھوڑی سی آواز آئی اور میرا بھائی پکپاتی بولی اندر داخل ہوئی۔ وہ تو تو میرا بھائی اپنے ہسٹل گیا، گھر میں

اس لئے ان کی خدمت بھی رہنے کرنا چاہتا ہوں وہ تہا رسے چچا کی پڑائیں خراب ہو جاسکتی ہیں۔

وہ کس طرح؟

بحث نہ کرو، تجھ پر اٹھا کر دو۔

وہ بسا کے اڑے پر پہنچے تھے اور پہلے بس تیار کھڑی تھی مرنے پر نشستیں خال تھیں انہیں کوئی دشواری نہ رہی۔

”ہم اس جگہ اتر جائیں گے جہاں تم دونوں پہنچے رکے تھے اور تم نے اپنی حالت درست کی تھی“ عمران نے میرا ہاتھ لے لیا۔

اس لئے مرنے سے پہلے اٹھا اور کچھ بولی نہیں تھی۔

بس اپنی منفرس زندگی سے چل رہی تھی اس لئے جلد پہنچنے کی توقع نہیں تھی۔

پہلے تو ہم نے کسی اور راستے سے سڑک پر اٹھا ایسی باتیں شروع کیں کہ ہمیں نے میرا ہاتھ لے لیا۔

پھر میرے ہاتھ سے غصے کے خیال سے منفرستہ اختیار کیا تھا اور ہم نسبتاً جلد پہنچ گئے تھے۔

اگرچہ سڑک کے ذریعے ہم اس جگہ تک پہنچ سکتے تھے جہاں تم نے اپنی حالت درست کی تھی۔

ایک جگہ اتر کر کچھ دور چل چلا پڑے گا۔

ٹھیک ہے۔

پائیس آفیسر کی ہدایت پر ڈرائیوٹر بس ٹھیک اس جگہ روکی تھی جہاں میرا ہاتھ لگا تھا

وہ اتر گئے تھے تھوڑی دیر بعد میرا ایک ایک پھر صاف کیا جا رہا تھا۔

اور اس طرح کھالی ہوئی رہی تو شاید کچھ دن بعد تبدیلی شکل میں نہ پہنچا ہی جاسکے ہمیں

بوسہ دیا۔

نہیں ہے اس کا سوٹ کس بھی نہیں ہے۔

”اد۔“ آفیسر نے دانت چسکی کر لیں پر پاؤں دھاتھا۔

”ہمارے کاغذات دیکھ لیجئے، ہمیں نے بڑے ادب سے کہا

پہاں نہیں آفیسر خیر! اب تھی میرے ساتھ بیٹھ کر اڑ چلا پڑے گا۔“

”ہم تیار ہیں سہذا، ہمیں پر سکون ہے جی میں بولا پرسوں تک وہ ہمارے لئے بھی نہیں تھا۔“

”کیا مطلب؟“

”وہ پرسوں میں لیجئے میں دلاتا، کہنے کا ساتھ ہی رہیں تو کیا حرج ہے مجھے بھی تنہا

کا احساس نہ ہو گا۔“

”چھ۔“ بیٹھ کر اتر میں ہی تمہارے بیان کی تصدیق ہو گئی۔

جیسن نے انک سے کہا، ”ہم ایک جتنے کا پیشگی کر لیا وہ اگر کچھ بھی ہو گا۔“

”ہاں اُن ٹھیک ہے وہ شخص مجھے مجھ سے حد کا نہیں سلوم ہوا تھا، بڑھیا نے لپکا تو

ہوئی آواز میں کہا

تم اپنے سامان سمیت چلو گے آفیسر خیر!۔

اس کے بعد وہ دھج نہیں ایک ہتھ سے نکل کر کسی اور کو دینے کا اختیار دیا۔ جیسن

نے اس کی سہاٹی کی کہ چڑھتا ہے کہ اگرچہ اس سے بڑا چیل ہے۔

اس طرح وہ سامان سمیت پروردگہ اڑنے سے نکل گئے تھے۔

”اب چپ چاپ اس طرف نکل چڑھیں تمہارے چچا کی لپٹ کی طرف جانے والی

بس مرنے سے عمران نے میرا ہاتھ لے لیا۔

مگر میں انہیں جواب کیا دے گا، وہ اس لپٹ میں عزت کی نظر سے دیکھے جاسکتے ہیں

گو سلوم ہو گیا تھا کہ ہم ان کے ہاتھ میں وہ لوگ کیا جانی کر پائیں والے حقیقتہً کون تھے

اسکی بھی ٹھکانہ برقی نہ مرنے کے کہنا۔ آپ خود ہی پچھلے میک اپ میں آجائے گی
گوشش زراں ہے :

مجھے تو اب وہ ٹھیک ہی یاد نہیں رہی۔

تہذیب و تمدن کا مطالعہ

کوشش کروں گا لیکن دیر لگے گی۔

دیہ سحر کی پہلی راہ مت کر دو۔

پچاس پٹ قریب پہنچنے کی جلد و جہد کے بعد وہ میرپنا کو مطلق کر سکا تھا۔

آئینہ بریک اپ میں تصویر کھینچ لیا کیجئے گا، عمران اسے ٹھہرتا ہوا بولا:

وہ بستی میں داخل ہوئے تو عجیب سماں تھا لوگ انہیں آنکھیں میھاڑ دیکھ رہے تھے

عمران نے دونوں کو سمجھا دیا تھا کہ اپنے حیروں پر پناہ دینے کی بجائے انہیں قتل کر دیں اور خود بھی

ان سے اسی انداز میں گفتگو کرتا ہر اچل رہا تھا۔ جیسے تینوں آپس میں بے حد بے تکلف دوست

جوں — پھر میرا لاکھیا انہیں راستے میں مل گیا تھا شاید کسی نے اس تک یہ خبر پہنچا دی تھی۔

میرانا ہنست ہوئی اس سے لپٹ گئی اور بول سب کہہ ایک غلط نہیں کے تحت ہوا تھا۔ فیض

خاص طور پر آپ سے خطہ خواہی کے لئے آئے ہیں پھر اس نے عمران سے کہا تھا میرے چچا عمران

نے حبیب کو معاف کر دیا اور شرمندگی ظاہر کرتے ہوئے بولا: میرے اہمیت اکب جوتوف آدمی

کے یہاں میں آگئے تھے، بالکل ٹرود خودی مہر مہانت ہوا۔ حکمران آپ کو تحریری معافی نامہ بھیجا

1992

ان کے مزید اکتفا ہو گئی تھی اور مرزا یوسف کے ادنیٰ آواز میں کہہ رہا تھا۔

گھر تشریف لے گئے۔ انسانوں سے باتیں کروں گی، چھائیے کیا

”جیسے“ عمری نے اس طرح گھڑی دکھ کر کہا تھا جسے اسے والیس کی جلدی پر جوہر بیخ کر

کوڑھے نے اپنی بیوی کو یہ خوشخبری سنائی تھی۔

”آخر بات کیا تھی؟ اس نے پولیس آفیسر کو حور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

۱۰۔ غلط فہمی سے گزرا: "عمر بن شعیب سانس بے کر لیا" ایک بے سانس نے حرشات کی۔

”اجازت تجارت کرتا تھا۔ اپنا گردن بچانے کے لئے ایک عورت اور ایک مرد کا ذکر کر کے

اس بستی کا نام لیا تھا وہ میرے ہاتھوں کو ان کی گرفتاری کے لئے ہاں لایا، اتفاق سے میری

دُوزخ دکھاں دیئے اس نے اپنی کھیرت اشارہ کر دیا۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ پولیس کے رہائی

مقام طرہ زیادہ ذہین نہیں ہوتے۔

"اے اہل ایمان! میں نے تم کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اور میں نے تم کو اپنی جگہ پر قائم کیا ہے۔ اور میں نے تم کو اپنی جگہ پر قائم کیا ہے۔"

خود چھاتر آپ کی ہانت آپ کے حوالے۔ اب اجازت دیجئے۔

یہ کیسے ممکن ہے؟ میرا ناٹھری سے بول، ابھی تو آب کو بس بھی نہیں ملے گی کچھ دیر

رام کو لیے۔

۹ میں چاہتا ہوں کہ پوری لیسن کو معلوم ہو جائے کہ یہ سب کچھ غلط فہم کا نتیجہ تھا۔ آپ لوگ

فرزت دار آدمی میں۔ عمرانی پر لا۔

سب کو معلوم ہو جائے گا کہ بڑے نے مرغا کر کیا۔ آپ نے تو اسی لمحے میں رضا مند

اردی تھی۔

”مجھے دھیان نہیں رہتا۔ اچھا خدا حافظ“۔ ان سے مصافحہ کر کے وہ آگے بڑھ گئے۔

ریا مانے اپنے چچا سے کہنا کہ وہ نوبل انعام کو رخصت کر کے ابھرا آتے ہیں۔

پھر وہ دونوں بھی عمران کے قہقہے کیلے بڑے تھے۔

خود نکل بھاگنے کی اچھی ترکیب نکالی۔ میرا ماننا اس کے بارے میں ہے کہ وہ اس

اسی کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں۔ عمران خشک بے میں پورا حب ضرورت

بھروسہ کا خود ہی قسم سے رابطہ قائم کر لوں گا۔

بجے کر لیے چلے بیس لے گا۔

تہیں فی الحال یہیں مشرنا ہے۔ کچھ تازہ دم لوگ بھی پہنچ رہے ہیں۔ وہ تہاری جگہ لیں گے۔

”کیا انہوں میں سے ہیں؟“

”صاف اور جلیا۔“

”کہاں ہیں؟“

”نیشنل ہاؤس میں نہ پڑو۔ اپنے کام سے کام رکھو۔ عمران نے جیسے بچے ہیں

اردو میں کہا۔

”مجھ پر ہی پھرتی۔ میرا بیٹا بولی۔

”میں نے اس سے کہا تھا کہ میرا بیٹا کی مخالفت لی الحال تہاری ذرا جاری ہے اگر اسے

کوئی گونہ پہنچا تو گولی بندوں کا۔“

”تہارے قریب رہ کر میں مطمئن اور بے فکر رہ سکتی ہوں خواہ چاروں طرف خطرات

ہی خطرات کیوں نہ ہوں۔“

”جیت جیٹ ایسا سوچو کہ فی الحال قریب رہنا دولوں کے لئے خطرناک ہوگا۔“

”تہاری رہنی؟“ وہ خرم لہجے میں بولی اس کی آنکھوں میں آنسو چھپک آئے تھے۔

”عمران مڑے بغیر آگے بڑھنا چاہیگا۔“



”الفرز سے اور اس کا منتظر ہو چکا ہوں کہ اسے لے اور شاہینچ چکا تھا اور یوں کی

ڈنگلی چھاپا بلیت نہیں تھی۔ وہ بکرتے اس طرح رہا نہ ہوئے تھے جیسے کوئی بڑا کلمہ نہ اچانک

دے کر رہے ہوں۔

”ہاں گیری کی ام خادیم دی ڈی اوسٹا، لیکن کے اسی پر ادھس میں تھی بلکہ ہر مغز سے

اپنے مکان کو ڈاکٹر لڈیوٹ دینے آیا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ اب وہ ایڈ لڈوٹ کے برٹس کے

پریش میں اس کی نیابت کرنے کے لئے اوشا آیا تھا۔ فرم کے مالکان ٹوائیڈ لڈوٹ کے ادنیٰ تمام

تھے۔۔۔ ۱۔

جینرو کا آفس جو بیڈ کوارٹر کھاتا تھا اور لڈوٹ ہر بین الاقوامی ٹیرازسٹ کا ٹھیکے دار تھا

در اصل محض چپک ریڈیو، آفس کی حیثیت رکھتا تھا مگر اسی کے توسط سے ایڈ لڈوٹ سے

رابطہ قائم کرتے تھے۔ کارکنداروں کے میدان میں پورے ملک میں بکھرے ہوئے تھے لیکن

ڈی اوشا لیکن ان میں سب سے زیادہ خصوصیات کا حامل تھا۔ کیونکہ اس کی سرحدیں فرانس

اور سربٹیز ریڈ سے ملتی تھیں۔ اصل کھیل تو یہیں ہوتا تھا۔ پراڈکٹ فیر بارہ کی تباہی کے

بعد افرز سے اور ایڈ لڈوٹ کے درمیان جو کشمکش ہوتی تھی اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ اس کے

نام کی حیثیت سے برٹس کو کنٹرول کرے گا اور ایڈ لڈوٹ صرف ایک ٹھوڑے والے معاملات

ملک محدود رہ جائے گا۔

”الفرز سے نے یہی سوچا تھا کہ ایڈ لڈوٹ کو میرا بیٹا کی ذمہ داری بھی پرناہیں

تھی لیکن یہ ثابت ہوئی کہ ایڈ لڈوٹ کو ایک سوئے آدھوں کے ہاتھ کی ہے وہ کسی حد تک مرنہ

نظر آئے تھا تھا۔ حالانکہ ایڈ لڈوٹ کا ساٹ چہرہ کسی بھی اندرون کی کیفیت کی غازی نہیں کرتا تھا

بہر حال ایڈ لڈوٹ میرا بیٹا کے سلسلے میں مگر نہ تھا اور افرز سے کے اپنے بیل پالیٹ کی کشمکش

پریشان کئے ہوئے تھے مگر کسی طرح بھی ایڈ لڈوٹ کو اس کی کشمکش کی وجہ معلوم ہو جاتی تو خود

الفرز سے کا کی حشر ہوتا۔

اس کی بھی تصدیق ہو گئی تھی کہ اس دن کی ٹیڈو میں ایک بیل کو پڑا ہوا تھا۔ جیت جیت

ی ٹیڈو پہنچا تھا اور دن چڑھے پراڈکٹ لڈوٹ تھا۔ پھر رات کو بھی اس کی آواز سنائی دی تھی اس

کے بعد کوئی بھی منصب نہ تھا کہ اسے زمین کی مٹی یا آسمان کی ٹھل مٹی تھا۔ اس کے سلسلے میں بس یہی غرض تھی کہ بچا لائے اور نہ گئے پاسے درودِ اللہ سے اس کی نظروں میں لغو نہ ذرے کا ایک قطر کشتے بلکہ جو کرہ جلے گا اسے زندہ مٹی سے زیادہ اپنی حیرت انگیز مینک اور کمرور کی کیا کرنا کہ صحت کے پیرامیٹر دی بھی نہیں گنا رکھنا خواہ صرف اس کے انحصار اور بقا پر ہی مبنی نہ لکھ کر مٹی بنی۔

ادستہ بہنچ کر بھی داسی دشواری میں پڑی تھا البتہ اسمیر کا زندگی جنت تھی۔ اس کے بیٹے اس کا بس جہاں وہاں گون کا خون پل جانا جو اسمیر کی ہی کا باعث بنے تھے۔ دشا کے آئیں میں مردی مرد جسے سے تھے۔ صحت عوام مرد جن کی کا وائی کی سن کر وہ بچہ تو اب بھائی کرنا تھا اور دشا وہ سب بھی اسی سے نصرت کرتے تھے اور کیوں نہ کہ تھے جب کہ اللہ سے کی خوش مزاجی صرف۔ ایسے حقوق کے لئے مخصوص تھی حال کی پوری بھی موجود رہی۔ دوچار کچھ ٹریاں بھی رکھ سکتا تھا لیکن اور شاہیں یہ لیکن تھا کیرنگو لایا اور توئی کو صرف روپیہ مار کے شے تک محدود رکھنے کا نافی تھا۔ خیر اندیش کے آئیں میں خود اس نے جو بیس حد بیکر ٹریاں پل بھی قبض

ٹریسی کی زندگی یاد آ کر اللہ سے کوتاہی رہی اور شاہیں وہ اٹھ لایا کی طرف سے حد سمیہ ہو کر رہا تھا جیسے کہ آئیں میں قدم رکھتا، اس کے اقامت نظر آتے جا رہی طرف تبرستان کا سا نشانہ ظاہری ہو جاتا اور جہاں ساٹھ میں ایک چاندی طوطا مرغیہ کی ایسے فرق کی خوب صحت بیکر ٹریاں جو کسی سودے کے سلسلے میں جیڑا سے لے سکتا تھا گیا تھا۔ وجہ خدمت کا ہم صرف اللہ سے کوئی بیڑہ کارٹر سے اسے صحت کی مٹی

مرد ایک تو تھا اور دو بھائی جو تھا کیوں پر دو بیس نہیں سوچتا تھا ہر جہز کو اس کی جہز کی دھت بھی اٹا دیوں سے ایسے نہیں قبض ہو کر بھی گولی لے بھی اٹھانے لایا تھا کہ وہ میر جو دہلی ہے۔ اس کی بیکر ٹریاں پر نظر پڑتے ہی اللہ سے لے لے دوں گا جس

از میں شہل کی تھا اگر اس کے تھکن میں سے کوئی دیکھتے تو اسے اپنی آنکھوں پر بین نہاتا

مروے کسی انتہائی ذہنی میں کہہ تھا اور اس کی بیکر ٹریاں طاقوی میں اسی کا تر جہل مٹی تھی۔ آئیں شہزاد آپ کے شکر میں۔
"میرا عرض ہے کہ مرگ کے اپنے سوز گاموں کو خوش رکھو۔"

بیکر ٹریاں نے اس کا تر جہاں اس نامعلوم زبان میں۔ تر جہل شہزاد کے خوش گذر گیا سی کے بعد اللہ سے اور بیکر ٹریاں کے درمیان طاقوی میں براہ راست گفتگو ہوئی تھی۔ درمیان میں تر جہاں کے دہت نہیں۔ فیصلہ نہ آئیں میں شہزاد کے شکر کے مصلحت سے سن رکھنا جانتا تھا

اللہ سے کہہ رہا تھا۔ آپ کا مال سوئٹر لینڈ پہنچا جا رہی ورنہ یہ ہے آپ بالکل مطمئن رہیں۔ اس کے بعد طریق کار گفتگو ہونے لگی تھی اللہ سے نے کاروباری گفتگو کے دوران میں طیف میں شہزاد کا رہنے تھے جب وہ دور سے ہستی تو کسی کا بھی بھروسہ نہ کرنا کہ اسے دیکھتے اور دور دوری تسخیر کرنے کا تر جہز شہزاد کر رہی اس بھی جس پر تھا اور بھرتوں ایک ساتھ تھے تھے اگر کہہ سادہ چار دھرتی تو دور کا کائنات خود اسے حیرت کھچا کر رہا۔

پورے ایک ٹھکے ٹھکے واقعات جاری رہی تھی اور آئیں میں شہزاد اپنی بیکر ٹریاں صحت اللہ سے کے گروے دست میں کہ نصرت سے تھے

اق کے جانے کے بعد اللہ سے نے میر پر رکھے سونے مند و ٹیلی فون میں سے ایک کاروبار پر تھا یا تھا اور اپنے شہزاد کو دی ہو رہی تھی کہ کاروبار کر کے کی لینڈنگ سے ملک کی اس کی انجینئرنگ کی تھی اور بوسنی شہزاد کی سکونت تھی ایسا معلوم تو تھا جیسے کسی پتے سے کوئی انوکھا کھنڈ دیکھ یا ہو اور اپنے ڈیڈی

پٹنٹے جاتے ہیں میرے بازوؤں میں آتے ہیں، اتنی قوت موجود ہے کہ اپنے چوں کے پتھروں سے ٹک سکیں؟

اتنے میں اس کی بڑی کمر آگئی اور بڑے سے بڑے پریش پتے میں کہا تھا "میرا پروردگار خوش بر جاؤ میں بڑھاپے میں پھر کب مرے گا ہے۔"

"اور یہاں بات ہے۔ وہ خدایا اللہ ہی کے سام میں ہوں

بڑے سے بڑے جین سے سنی مرنی کوئی دہائی میں نے دیکھ کر پرستش کیا کہ بڑھیا کی دھڑلانی والی آنکھوں میں کچھ ٹھیک سی چمک پیدا ہوئی تھی اور میری طرف ہوئی تھی۔

"تو ہمارے بچوں کے مقدور ہیں کہ کئی قلم و درکھن جتنی تھی بیٹو جان ہم مزدوران کی مدد کریں گے۔"

تو پھر خیال ہے کہ ہم آج رات مکان پر نقل و حال دیں کسی بڑی سی سے کہہ دیں گے کہ اپنے اعزاء سے ملنے باہر جا رہے ہیں؟

"تیار۔ اور جیسا ہوگا۔ ہماری چٹانک پر چٹانکی کتنی مسرت و فخر ہو کہ وہ کئی تھی زندگی۔"

جیسے فطرت ہی نہیں کہ کتنی تھا اس حد تک کہ اپنی بی بی کو۔ دایم آکر اس نے میری فانی کو اطلاع دی تو اس کی آنکھیں میو کی جتنی روٹھیں

"میں سوچ رہی تھی کہ میں کس تھی۔ وہ صرف انا کہہ سکی۔"

"اور بڑی بڑے تو مراد چوہاری ہنگامہ ہو جانے کی زندگی بہت مسرت و فخر ہو کہ وہ کئی تھی دایم دو اپنے دمپنگ کو۔"

کہا مطلب؟

"اس نے مشورہ دیا تھا کہ سب جیسا کہ دیکھنے سے پہلے ہی معنی اتنا معلوم کرنے پر

کہ وہ مجھ کو ہی یاد دلائے کہ غلطی رہ چکے ہیں اس نے کہا تھا کہ کام کو آدمی معلوم کرتا ہے اس سے مشورہ کہہ کے کہیں رہ پشیمان ہو جائے۔"

"وہ اس کے کیا چہرہ؟"

"نہیں میں کہیں بھی خود اس سے پوچھتا ہوں۔ جانتی ہو کہ جواب دینا ہے۔"

میرے ذہن کے مرکز میں پیش ہوئی۔

"کتنے سے جس دن مجھے معلوم ہو گیا کہ میں کب چیزوں میں سی دی ہاں پہلے ہو کر رہ جاؤں؟ اس کے لئے کبھی اس پروردگار میں کرتا۔"

"کیا وہ پتہ پک حیرت انگیز شدہ ہے۔"

"کیا آزاد ہے؟"

"میں محسوس کرتی ہوں کہ اس کے ہر زندہ نہیں رہ سکتا۔"

"وہ ہے تمہارا۔ پتہ نہیں کتنی اچھی کہہ رہا ہے اور دھڑا دھڑا کر کے زندہ گریں کا فانی کے جاری ہیں

"کیا مطلب؟ صاف صاف کہو"

اس سے ٹوک ہو کر دوسرے سے شاید کہیں ادھار بیت فراغی سے بچے جتنے جا رہی ہیں۔

"تم بھی میری تادی شدہ ہو۔"

میرے قہقہے میں ستر سال کی عمر تک پہنچنے سے تین شاہی منور ہے۔"

"تم کو کس کہہ رہے ہو تب ہی کسی ہفت پریشان میں کہ سکتی۔"

"یقین کرو۔ تمہارا ہر سے میرے ہاں کہ وہی مرنی ہے۔"

"درم درم حال میں سے بڑے ہو گئے؟"

"میرے قہقہے میں یہی رہتا ہے۔"

۱۔ تم سب سے کہو۔ وہ نہیں پڑی۔

دوسری طرف ہر سے تیار ہیں شرور مار دی تھیں۔ دونوں میاں بیکریوں کی طرف
ات بات پر ہمیشہ ٹکڑے تھے۔ رسول کی اہل صاف کی گھاریوں کا جائزہ دیا گیا۔ کاندھوں
کے پینٹ بٹائی کر کے کھلے کم، زکیم بیک کاندھ اور ترپ کی دونوں کا کرپٹ دین میں
پہچانے گئے۔ وہ چھرات کے کھلنے کے بعد ان کی سانگہی مرگی تھ۔ پھر جانوری ڈار پر کر رہا
اور اسی نے یسوں کو اپنے قریب ہی بٹھایا۔ قتلہ وہی سرگ پر جا رہے تھے جو انہیں کوست
اس بھونک لائی تھی

رات پڑی خوش گوار ہے۔ بڑا سا چکر مارا سا ہال بیدار میں خوبصورت رات کیسی بونی
ہے کیوں دیر دیکھی بنیال ہے۔

۲۔ مجھے ایسے کئی واقعات یاد آ رہے ہیں۔

دیکھتے تم کہتے کیا ہو؟ بوڑھے نے جیسے کہ سے پوچھا

۳۔ زیرِ قیام ہوں۔ چنانچہ سے تا برس اب مراکشی عرب تھی۔ درج ہو رہی تھی۔

۴۔ آخر ان لوگوں کے گھر میں کچھ بڑے؟

۱۔ آپ جانتے ہیں کہ مادی دینی منشیات کا استعمال کس طرح بڑھ رہا ہے اور نئے
بھی کیسے؟ اس دینے والے۔ یہ نہیں کوئی کوشش میں لائیں۔ ذہن کو بیزار کریں۔ بکری
اور جسم دونوں کو متوجہ کر کے رکھ دیں۔ انہیں کیسے کہیں تو سب اب بھی نہیں پتا صرف قبائلوں
کی بات ہے۔

۲۔ تیار کو چرکائی نہیں چڑھیں۔ میں اسے غدی کا ایک صخرہ کہتا ہوں۔

۳۔ میرا حال یہ ہے جو جوانوں میں زیادہ پھیلی ہے اس میں غلبہ، زیادہ تعداد میں گئے۔

۴۔ مجھے تو یہ کوئی نہیں اگلی سال ساریش میں سلام کوئی ہے

۵۔ اگر کچھ کہوں گا تو کہیں گے میرا حرب خون ہوں رہا ہے۔

۱۔ میں کہتا ہوں! لیکن میں نہیں مانتے تھے نہیں کہوں گا کیونکہ میرا بھی اسی پر ایمان ہے
کہ یہ ساری دنیا کے خلاف مسیحا کی سازش ہے۔ یہودی خود کو اپنے منسوب سے برتر سمجھتے
ہیں۔ یہ ساری دنیا پر اپنا تعزیر چیتے ہیں۔ سہات سے تین اسوئے جنتیت کی دیا پھیل
تھی۔ فرد کو چڑھا رہے تھے۔ ۲۔

۳۔ جی ہاں چڑھا رہے۔

۴۔ جنتیت کے گرد ایسی دیوہالی نقاشی ہو رہی ہے۔ اس نے کہ اس کے دور کے نوجوان
بچے کو گئے تھے۔ اور ایک جرم ماہر ماہیات، اصطلاحات کو اضافی قدر قرار دے چکا تھا۔
جرائی بلکے جانے کے۔ پہلے چاہتی ہے اسے سائنٹفک طور پر، اس دور سے پروٹا گیا۔
وہ زمانہ، اگر وہ جب انگریز میں ڈی اینج لائش کا بنیاد دیکھ کر دیا گیا تھا حالانکہ وہ ایک
مکڑا ناول نہیں تھا کچھ تیس سووی طور پر لکھ کر کہہ دی تھیں۔ میں اس کا کافی غبار کا ذریعہ
تھا جس میں لاتے انداز کی کتابت بھی نہ تھا۔ اس بے چارے پر متدبر چلا گیا۔ یہی صبر ہوئی
"نہ اسی انگریز کو دیکھ کر میرے ملک کے ایک مجھ سے وہاں لوہی امر ٹو موادی کے
ترجموں سے دوسرے باز پر پڑے ہیں۔ اب شہادت کی دہائی سے ایسی پھیلانے
والے مترجم کے ذریعے پڑے ہیں کہ اگر وہ تو طبیعت کی دوری کی گھڑی کی گیلی مھر شروع کر
دیں وہاں شہادت کا چکر چلا دیا گیا۔ پورے جوش میں مھر جا رہے تھان ہوتا رہا۔ انیس
بڑی طرح اگت رہا۔ چاکلہ بوڑھے نے خود ہی چرک کر گھٹکار کا ٹوڑا۔ "میں تم تیار رہا
تھے کہ کس طرح ابلیشے تھے۔"

۱۔ میں نہیں جانتا اب! اب اس میں بھی بھلنے کی گھڑی کی گھڑی میں ان کے
کچھ دندنے سے بھی واقف ہو گیا تھا جس شامت گئی۔ اور میرا بھگت، میرا نامتہ لانات
میں میں کیا تھا کہ یہاں پناہ مل جائے گی لیکن وہ تو میرے بھی تیس کہیں کہیں پھوڑتے
میں میری وجہ سے خواہ مخواہ میری، بھی خطرے میں پڑی تھی بے حد افسوس ہے۔

برداشت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا جاری حکومت اس مسئلے پر کافی حد تک
سخت ہوگی ہے تاخیر کیجئے یہ نہیں ہے۔
گڈری ہو کر ہے ایک ناموراد سے پڑاؤ کی شب انہیں مسلم سمارک کے
ہیچے ایک گاڑی اور بھی ہے۔
"شاید کاتب" ہمیں بتا دیا

"مردری میں کہ نہاد شب درست تھے، وہ راہ پر گاڑیں آتی تھیں نہ رہتی ہیں
ہرگز وہاں کاشت کر کے وہاں کی بھرتی نہیں بنا دھر۔ میرا ملک دین تو میں
تھیں انتہائی خوشوار گزار بھوں پر بھی اپن آدم خریدتے تھے۔
میں کچھ بولا تھیں غلط محسوس کر لینے والی رنگ برابر بچنے کے جو تھی عمر کے
دلائل سے یہ ہیں وہ تھا کہ ہونے کے ٹھیک گڈری میری، کی مدد موجودگی میں بھی ہوتی
دی ہوگی۔ آج گڈری کرنے والوں سے دونوں کی دلچسپی کا شکر بھی دیکھا ہوگا شاید پورے
محسوس کریں گا کہ میں محسوس میں ہو کر سے آستہ سے بولا نہاد سے شے کی تعداد
کے جیتے ہیں۔"

کسی طرح؟

یہی جانب گاڑی رہتے تھے اگر انہیں گے اس طرح جیسے میں کر رہی ہوں
ہوگی ہو پھر نصیحت ہو جائے گی۔

میں میں دیر سے ہی در دیکھ رہی تھی تو کسی نے میں روکے گا۔

"نہاد نہیں لڑے گا!"

"میں مردوں کی وجہ سے کہہ رہی ہوں"

"میں لڑکی کی حفاظت کے لئے کافی ہوں" بوڑھیا نے کہل سیٹ سے کہا۔

"جیسے آپ لوگ کی مرضی انہیں نے کہ وہ کہا تھا نہ میرا بھی کی ادائیگی

ہے گی لیکن وہ تو بالکل غلط تھا یہی بڑے نے انہی کو روک دے کر گاڑی کو بند کر دیا
پھر آثار دیا اور نیچے ہو کر اس طرح ہونٹ اٹھانے لگا جیسے کوئی غلابی و تھوگی پودہ مری
گاڑی تھے جو سخت پہاڑی اور اگلے روز پر جو قریب ہی تھا نظروں سے اچھل ہوگی۔
تم نے دیکھا، بوڑھا جیکب کہ بولا "میرا بڑے کے ہیں تو تھوڑی دیر آرام سے تھوڑی
ہی کر رہی۔"

میں آپ کی مرضی، جیسے کے یہی میں ٹھیک ہی میں تھی۔

"میں مر گئی تھی کبھی کبھی بالکل اذیت ہوتا ہے چاہے تم بڑا مسہ مانا۔ میرا، پیکاری
"میں! یہ ثابت ہوتا ہے اس کی یہ، اور بچے پسند آتی۔"

ہونے سے ہونٹ دوبارہ گرایا اور پھر سیٹ پر آٹھیا، جیلا شیش میں بھی اندر انہی
بند کر دیا، دو دفعہ نے ٹھیک سیٹ لے لے اور ایشیت گاہ سے ٹھیک کر کے کئی پینے لگے تھے۔
"مگر تم لوگ بھی غور کرنا اس اذیت کو کہ میں تو تمہیں اعزاز میں نہیں ہوگا، بڑی بات ہے چیک
کر کہا، کچھ کچھ تم لوگ ٹھیک نہیں جیتے۔"

غور در غور، بچانے خوشی ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا "آج برسوں کے بعد تم اپنے غم میں
افان میں پوری ہو۔"

ٹھیک اسی وقت دونوں کے اذیت راز کر رہ گئے تھے دونوں کی گٹھنوں سے غم اڑنا
آج تھا اور کسی نے اس سے کہا تھا "پاپ چاہے پھر ہر چار کی انہیں شکر ہے اور
سینٹی کیچے سے ہوئے ہیں۔"

جیسے کی طرف دلائلوں سے ولانا اذیت دونوں نے کوئی حرکت کی تو یہ مرد
خبر سے جانیں گے۔

"ابک کو تو تم لوگ؟ میں بولا

"اچھا، تو تم ہی سوال کر رہے ہو جو سائش" اسے جواب ملا



نئے کاموں کے فروغ کے لیے خبردار کر لی تھی لیکن اس شہر پر بہت سختہ و عاز
میں آدمی معلوم ہوتا تھا۔ عام مردم سے کھانا بھی نہیں تھا ویسے اس نے ان دونوں
کی دلچسپیوں میں دخل اندازی نہیں کی تھی۔ پھر بھی دونوں کو تنہا کس نہیں جانتے
دیتا تھا خود ساتھ ہوتا تھا۔ الفروغ سے کا خیال تھا کہ تھوڑی زدگوں دینا کی ذمہ داری
ترین عادت ہے۔ وہیں بھی تھی۔ ان کو بہت جلد چھپٹ جاتی تھی اور پھر دکھائی تھی
حاضر جوابی کے کمال ت۔

الفروغ سے نہ وعدہ کیا تھا کہ پندرہ دن بعد وہ انہیں مل سمیت سوئیڈن لینڈ
میں آدسے گا اور پھر وہ دن وہ اس کے ہمراہ رہیں گے۔
اس شہر نے اسے زیادہ مدت قرار دیتے ہوئے کہا تھا۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ
زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کی بات ہوگی۔

"تین دن کی بھی نہیں تھی" اس نے تھوڑے کے توسط سے کہا لیکن حالات سازگار
نہیں ہیں۔ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ کس پرمانہ پر پہنچے کام کے لوگوں کو تو یہ پہچاننا
موسم کیا تھا کہ نہ دل لگاتے اپنے طور پر بھی سمجھا لے کی کوشش کر رہی ہے۔

جب تک یہ کام ہر کم کم کی ضرورت تھی تو سرخ کر لیں "شدنی نے اس نے فراموشی
میں کہا "یہ علامت بہت خوبصورت معلوم تھی"۔ پس اس نے اس سے بھی اس طرح
ہی میں الفروغ سے سے بات چیت کی تھی لیکن دوسری ملاقات پر الفروغ سے نے

بجائے تھا کہ وہ فراموشی بھی آسانی سے ہل سکتا ہے اس چوڑی نے بے حد خوشی کا بحر
کی تھی کہ جو کچھ فراموشی کو تو وہ اپنی دوسری زبان ہی سمجھتی تھی۔

تقریباً کی تجویز پر الفروغ نے اچھا ہوا اور بولا "میں خود بھی نہیں ارستہ دکھانا چاہتا
تھا لیکن تمہارا دس بجے بے حد پورا آدمی معلوم ہوتا ہے۔

"فریاد آدمی ہے۔ کوئی خاص بات نہیں میری کوئی بات نہیں" اتنا
انہری بات کن مال کے کا اچھی خاتون "تم سے زیادہ خوش ذوق اور ذہین
خاتون میری طرح سے اچھی تک میں گذری۔
سنگری اور شرمیلی۔

الفروغ سے کے قلعے میں "رٹس گاؤں" ان کا دوسرا دن تھا لیکن اسے ایسا
محسوس کرنے لگا تھا جیسے دونوں برسوں کے گئے رہے چلے آئے ہوں اس عادت
نے اسے بے حد متاثر کیا تھا۔ شاید پہلی عورت تھی وہ نہ صرف کھڑی تھا

آج کی شام اور اس کے سب سے شاذ و غیر معمولی گذارنے کا پیکر گرام تھا۔
شہر نے اس تجویز پر پُرمانہ بنایا تھا۔ جیسے اچانک کسی طرف کی ٹیڑھ دیکھنے لگی
ہو لیکن پھر سبیل کی تھا اور نہ یہ نظر کر لی تھی۔

"محض تمہارا ایک متحرک دیکھنا ہی کافی ہوتا ہے۔ سارے ملاقات ٹھیک۔"
الفروغ سے سکوا کر بولا "مخاساں پھر کے ساتھ کیسے وقت گذارتی ہو۔"

"ہر وقت آدم کی عمر میں گذارتا ہے۔ دراصل عمر مابین امریکی بڑی دشوار زندگی
میں گزر رہے ہیں۔"

"آخر تم...." وہ پھر بڑھ کر دال کیوں پہلی گئی تھیں۔ "اٹلی آگئی ہوتی؟"

"تقصیر میرا نہیں والدینی کا ہے میں تو پہچان نہیں ہوئی تھی تب ہی وہ دال پہلے
گئے تھے اور شریعت حاصل کر لی تھی۔"

کوئی اطلاع نہیں ملے اس بار میں نے ہیڈ کوارٹر ہی سے دے دیے آدمی بھیجا دیئے
میں کہ اگر مگر وہ عدوت بیگ اپ میں بھی ہو تب بھی کسی دس عورتا پہچانی جلدئے
پہلے کا اندازہ اور آواز تو نہ بدل گئے گی۔
"ٹھیک ہے" دوسری طرف سے آواز آئی "تم نے مثل مندی کا ثبوت
دیسا ہے۔ اس کا خاتمہ حد ضروری ہے۔"
"ضرور دے گی یاں۔"

"دوسری طرف سے آواز کی آواز آئی۔ "کال ختم ہوئی۔" اس نے رہبر
رکھ دیا اور پھر دیکھ دیا جہاں تیری گوجھوڑ گئی تھا لیکن وہ شاید اپنی خواب گاہ
میں جا چکی تھی۔ تھنڈی سانس لے کر وہ وہیں ایک صوفے میں دھس گیا، اس
عورت نے تو اس کی باتوں کی نیند بھی نہیں لی تھی اور مستقل طور پر اسی ادھیڑ میں
پڑا رہتا تھا کہ کسی طرح اسے لاپرواہی کر کے رہ جانے دے۔ بظاہر یہ مشکل نظر آ رہی
تھا لیکن وہ الغور سے یہی کہ جو متا۔ دیتا۔



دووں گاؤں آہستہ آہستہ چلے گئے تھے کیوں کہ راستہ ہے حد دشوار گزار
بڑا جارا تھا جسے چھوڑنے کو تھی جب وہ منزل مقصود پہنچے۔
جیسے عورتوں سے کہہ رہا تھا "بچے کو توڑھا شکلی سلوم تڑا ہے۔"
پروہ مت کر دیا میںیں جہاں کی ایسی جگہوں سے واقف ہو چا بیٹے پڑھا
میری سلومات میں، مٹانے کا سبب بنے گا۔ میرے لئے ہے حد قریبی ہے۔ ان یہ تو

تھا کہ تم نے کیوں کر بات پٹائی تھی۔ اپنے اندر میرا مال کے تعلقات کے بارے
میں کیا بتایا تھا۔"

جیسے نے سن وہی سب کچھ دہرایا اور عین پرستو بیٹس بیٹے میں بولا اب
کہ کی دہائی پڑے گی۔
"کیوں۔"

"اچھا۔۔۔ میرے بیان نے اسی دواؤں کو اس کی سرحدگی میں پھانسا تھا۔
اور اس کی زبان سے کچھ ایسی باتیں نکل گئی تھیں جو تمہاری کہانی کی روشنی میں
نہ تھیں چاہیے تھیں خبر میں بات برابر کروں گا اور وہ مثل بھی ہو جائے گا۔
"آپ جانیں! جیسے جڑ سامنہ بنا کر بولا "خود بخود یہ بلا گئے تھے ہے۔"
"نہ کا تو خود اٹھ لدا میرے پیچھے۔" دواؤں سے اس کے کسی ایسے باز
سے وقف معلوم ہوتی ہے جس کا خود اسے علم نہیں ہے کہ وہ بہت اہم ہوگا۔
"اس نے بتایا تو تھا کہ وہ حکام سے کسی درمحل میں ملے گا۔"

"یہ بھی اہم ہے مگر کھ سے کچھ اور بھی نکل آئے خود اس سے خود اٹھوڑا کر کے ا
تال رہی ہے۔ میں سولہاں میں عورت کے کرتار تھا کہ اسے اگلا پڑا تھا ابھی اور
میں نہت کچھ لگے گی دیکھتے جاؤ۔"

آہستہ آہستہ رات کی حد چھٹی جاری تھی۔ پھر سورج طلوع ہوا پڑوس
حب سورت ملے تھے اور یہاں تک چائیں اور کئی آدمی موجود تھے میں میں پوری پوری
گاؤں چھپائی جا سکتی تھیں۔

"قریب ہی ایک چھوٹی سی سیٹھی یا نی کی جھیل بھی ہے۔ پڑوس بولا جنگل
مرتا مجرت میں۔ مہینہ میں شکار پر گزارا ہو سکتا ہے۔ تم دیکھ رہے ہو ان ادوی
دہی جانوں کو بس یہ سمجھ لو کہ یہ ایک نہت معبود تعلق ہے تھی آدمی ایک پوری

حوادث و نزاع کا منہ پا کر کتنے ہی اگر کھینچے جائیں۔
 "کسی تو شک نہیں؟" عمران سر ہار کر بولا "غیر میں اب تب کو کسی کہا ہی سنا
 دوسرے پر دانا ہے۔ تب کے دور سے اصل بات نہ بتائی ہوگی۔"
 بوڑھا اسے طرح پر دیکھ رہا تھا جیسے اسے کچھ کہانی کی سرکشادہ صدمہ ہوگا
 دراصل میں مراکش میں ایشیت پرانا دوست ہے۔ عمران کے کچھ در خواہش
 رو کر کہا۔

"برسالت میں آتا ہے اور کچھ دن میرے ساتھ قیام کرتا ہے اس بار بھی

آتا تھا۔ میں اپنی ذاتی لا پائے میں اس کے ساتھ کوڑے کن روں پر تفریح کو رہا تھا۔
 ایک رات ہم نجی لا پائے میں بیٹھ کر طرف واپس آ رہے تھے کہ ایک تیز رفتاری پر
 ہم سے فوراً سامنے سے گذر کر پہلی گلی، اس پر سے کسی کو پانی میں پھینکا گیا تھا
 اپنے پیشے کی بنا پر میری نفس بھی تیز ہو چاہیے اور تھری بھی میں نے جس سے کہ
 کسی آدمی کو پھینکا گیا ہے۔ وہ بولا کہ ذاتی جزئی اور کسی... پھر میں نے
 نجی لا پائے کی رفتار بہت کم کر دی اور وہ لا پائے تو اتنی دیر میں ڈھانے کو پہنچی ہو
 گی۔ بہر حال اب میں واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ڈوب جانے سے بچنے
 کے لئے اٹھ پاؤں اور دم سے بچ رہی تھیں۔ اس کے کہ وہ ڈوب ہی جاتا تم اس کے
 قریب پہنچ گئے اور سے بچا ہوا وہی آپ کی جیتی میروا تھا
 "صدا تھ پر دم کر۔" بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے چلیں گئیں مگر وہ بولا
 "اچھا تو پھر۔"

"کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی نہ دانستگ میں پھنس جاتا ہے۔ یہی حال
 آپ کی جیتی کا بھی برا تھا۔ اسے اس طرح کھینچے کریں تا اس سائنس میں سرگرداں

ہوں کسی تجارتی فرم میں عازمت مل جاتی ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد مجھے معلوم ہوتا
 ہے کہ میں دراصل سنگھار کے جنگل میں بڑی طرح پھنس چکا ہوں تو پھر کیا ہو
 گا۔ کیا وہ مجھے چھوڑ دیں گے۔

نقص نہیں اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ تم سب کچھ جان گئے مراد بھائی پانتے
 وہ انہیں جان سے مار دیں گے۔"

"نہیں یہی کہ آپ کی جیتی کو بھی پیش آیا ہے۔ بہت اچھی خدمت ہے۔ آج
 کل کے دور میں ایسی خدمتیں کم ہوں گی لیکن ناخبرہ کاری کی بنا پر ان کے انھوں
 میں بڑھتی اور ان کے ایک ہیئت ہی اہم ساز سے بھی دانف اور کئی پھر یہ ہوا
 کہ ان لوگوں کو اس کا علم بھی ہو گیا کہ اسے وہ بات معلوم ہوئی ہے جس کا علم کسی
 کو بھی نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ یہ ادارے کے سربراہ کا ایک ذاتی راز تھا اب
 میں آپ کو بتاؤں کہ میں بہت دنوں سے اس ادارے کی نگر میں ہوں کیونکہ
 میرا تھوڑا بھائی بھی ان کا شمار ہو کر رہا گیا تھا۔

"خداوند!..... بوڑھا کارہ رانھا:

"یہ ہے سارا قصہ۔ اب آپ میری امداد ان دونوں کی گفتگو سے کر ہی
 اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کیسے لوگ ہیں۔ ابھی میں نے ان سے پوچھ لکھ نہیں کی
 آپ کی موجودگی ہی میں کروں گا۔"

بوڑھا کچھ کہنے ہی دلا تھا۔ غصہ ہے اس کی ہیری کی آواز آتی، مانتہ تیار
 ہے لیکن وہ دونوں تو ابھی تک برعکس میں نہیں آئے۔

"مگر دیکھیے! اس میں گے نہیں اب یہ گہری فیتند ہے بے برشتی۔ بزرگ
 مقرر بولا۔

انھوں نے زمین پر نریش چھا کر مانتہ کیا اور پھر بوڑھا ایک ایک چوک

کر لولا۔

اسے قہر نے تو یہ بتایا ہی نہیں بھول مات کہاں سے چپک پڑے تھے۔
میں بھی انہی کی ایسی دیکھ کے چپے سے میں موجود تھا۔

وہ کس طرح؟

میرا اعلان تھا کہ آپ کے گھر کی عکرائی ضرور جوری مرگ اس لئے میں نے
والہی کی اداکاری کی تھی۔ حقیقت بستی سے گہ ہیں تھا۔ بحر قنویٰ ہی دیر
میں بعد میں انہیں ڈھونڈ نکال۔ جزیرہ کی حالت آپ وہ گھر ہی میں ٹھہرے رہتے
تو بھی میرا آپ کے اٹھنے نکل جاتی انہوں نے اندھیرا مہلت ہی اپنی
اسٹیشن دشمن آپ کے پھوڑے کھڑی کردی تھی وہ خود وہاں سے سٹ کر
ٹھوڑے ہی مہلت پر مکان کی ٹرائی کرتے رہے تھے بس مجھے ان کی گاڑی میں
چپک رہنے کا موقع مل گیا۔

اگر تم ان لوگوں کے دہسے میں پہنچے جانتے تھے تو پہلے کیوں نہ کچھ
کوئی دھج بھج بھی تو ہو آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ ان لوگوں کا سربراہ
کتنا طاقت ور اندھی اثر ڈی ہے۔ طریق کار ایسا ہے کہ اس تک ہر ایک
کی پہنچ نامکن ہے اگر وہ مار ڈالا جائے تبھی یہ نتیجہ ختم ہوگا۔ قانون تو اس کے
سائے والے جیسے بس بر کر رہ گیا ہے آپ سورج۔ سے جو جسے کہ اگر آپ
کی جیتھی عدالت میں بیان دے ڈالے تو اس کا کچھ بگڑ جائے گا۔ ... مرکز
نہیں۔ اس کا نام سننے پر عدالت میں ایک ایسا شخص پیش ہوگا کہ خود عدالت ہی
اسے ایڈالا تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوگی۔

کہا نام لیا تم نے؟ مجھ کو کب پڑا۔

ایڈالا۔

بڑی عجیب بات ہے لیکن عدالت اسے ایڈالا کیوں تسلیم نہ کرے
گی۔۔۔۔۔

اس نے حکام کے لئے کوئی اور شکل رکھا ہے اور ماتوں کے لئے کوئی
ورنیکل۔۔۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی اصل شکل کیسی ہے۔

تو ایڈالا کب آئے؟

میں نہیں جانتا۔

جزیرہ امریکہ میں جو ایک قوم آباد تھی اس کا بڑا آخری بادشاہ مرتنے زردا
سورج کے علاوہ ایڈالا کا بھی بھاری تھا۔ ایڈالا کا مطلب ہے۔ آواز ہی
کا۔۔۔۔۔ میں آواز نہ دے سکتا تھا۔ اور کوئی مخصوص شکل نہیں رکھتا تھا۔
عجب! عمران جیسے کی طرف دیکھ کر لولا دیکھو! میں نے تم سے کہا
تھا کہ بڑے صاحب ہمت قیمتی چیز ہیں اندھ میں ان سے بہت کچھ سیکھوں گا
۔۔۔۔۔ داتا بول قماری مردم شناسی کی صلاحیت کو۔

میرزا، دم بخود تھی۔ اس وقت جراتیں جوری تھیں۔ وہ اس کے دم و
گان میں بھی سیس تھیں۔ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ بڑے صاحب اس طرح
ایڈالا کا نام لے بیٹھے گا اور اس پر حیرت مئی کہ اس کے چالنے خوراس
سے بھی تک کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

اب سنئے کہ ایڈالا بلا ہر کیا ہے اندھ بول کیا ہے؟ عمران نے کافی
کی چمک لے کر کہا۔ "میں اندھ کی خیر اندیشی کے نام سے اس نے جینووا میں
ایک عبادت گاہ قائم کر رکھا ہے جو برہمنی تاج محل کے مقابلہ کی عکرائی کرتا
ہے۔ اس کی تلافی حیثیت ہے لیکن حقیقت میں اسی ادارے کے توسط سے
اس کی سنگت برتی ہے ایک ملک کے راجہ اگر کسی دوسرے ملک کے انھوں

فرخنت کے جلتے ہیں چوری کا پویشم اور چوٹیم ایڈلا واسکے اٹھ گھنٹا ہے اور وہ سے تڑی پڑی ملک کے اٹھن فرخنت کر دیتا ہے کچھ ملک اس پوٹوٹم سے ناجائز نہ رہا بھی اٹھنے ہیں ایچی دھاک کے کر کے باجوں سوار ہوتا چاہتے ہیں تاکہ ان کے پوٹوٹم ملک ان سے نرنے رہیں۔
 "شب تو بے حد خطرناک آدمی ہے۔"

میں نے تیر کر یا ہے کہ اسے تلاش کر کے مار ڈالوں گا۔ ارادہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔
 میری کچھ میں نہیں تاکہ تم کس طرح اس پر اٹھ ڈال سکو گے۔

دلت تھکے گا۔

اٹھنے کے بعد میرا نامہ مران کو دوسروں سے الگ لے گئی اندر بس چڑی تم آخر چاہتے کیا ہو؟ مجھ سے کوئی دیکھائی سنوائی اور اب کچھ بات کہہ دو۔

تمہارے بپا کو تو اس پر کوئی اعتراض نہیں برا۔ بے چارے نے کب تم سے چھ چاکر نہ لے لیا کیوں کیا تھا سنو تمہاری پہل مالت والی طاقت کی یا پر بچے ایسا کرنا پڑا۔ تم ان دونوں کو پہچان کر کچھ اس شردن کر دیتیں اور اس کی کویت آتی۔

پہچان لینے پر میرے اعصاب تپو میں نہیں رہتے تھے۔

دہنڈا میں نے سادہ براہ کر دیا۔ اب حور سے سختی رہو کہ میں نے انہوں کی تباہی ہے وہ دگر وہ کچھ پچھ پیچھے آدہ تم نے اس سیدھا جواب دیا تو۔
 ہاں بھر کے لئے عاشق سو کر اس لئے اسے قطعی سے سمجھنا شردن کی تھا اور آخر میں میرا زبانی تھی۔ چوتھیک ہے۔ تمہارے پانی میں گرنے کی اس

وہ ہیں تہاں میں تو اسے شردن کی کے خود کشی کر سکتی۔ یکس اگر وہ مجھ سے پانی میں بیٹھنے جانے کی وجہ پچھ پیچھے تو میں کیا تاروں گی۔

وہی مازد سزا دینا۔ میں سے تم اٹھان و اٹھن مٹیں۔ لیکن ایڈلا واسکے ایک مقامی حاکم سے کہ تھا کہ آپ تشریف رکھیں میں میرا کو آپ کی آمد سے مطلع کرتا ہوں۔ پھر کرے میں ایک ایسا آدمی حاصل برا تھا جسے تم نے کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن وہ حاکم اسے ایڈلا واسکے کی حیثیت سے جانتا تھا۔

چل کام چل جائے گا۔ سر ہار بولی۔ لیکن تمہاری کھو پڑی ہے ما۔
 کیا تیروز.....

وہ کھ کھنے والی تھی کہ میں آگیا۔

"وہ حاکم پڑے ہیں!" اس لئے اطلاع دی اور ناشتہ مانگ رہے ہیں....."

آؤ دیکھیں! "عران نے میرا نام سے کہا۔

نہیں! میری موجودگی کی ضرورت بھی کیا ہے۔

یہ بھی ٹھیک ہے۔ وہ جیسے کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ وہ غار شور سے گونج رہا تھا۔ جہاں انہیں رکھی گیا تھا۔ ان کے اٹھ پیر بندے ہونے سے کچھ زانہ بہت تیز رفتاری سے میری تھیں اور پڑھا ان کے سامنے خاموش کھڑا تھا۔ اسی کے جیسے پر تھریٹل کے آثار صاف دیکھ جاسکتے تھے۔

سڑ پولیس آفیسر! انہیں پکھنا پڑے گا۔ ان میں سے ایک عران کو کچھ کہہ دیا۔

پکھنا ہی رہا ہوں تم لوگوں کی حالت دیکھ کر۔ رات ہی ٹھکانے کا دیتا تو بہتر تھا۔

• دوزن کی کھڑیوں میں سر رانج ہوتے اور اپنی جی گاڑی میں بڑے
نظر آتے۔

• کس قانون کے تحت قتلے میں باغ و رکھائے۔

• ڈمپ کے قانون کے تحت۔

• یہ کون سا قانون ہے۔

میرا اپنا قانون ہے جیوں قانون ہے اس نظر آنے لگتا ہے وہاں میں اپ
قوانین مرتب کرتا ہوں۔

• تمہاری لاش کا بھی پتہ نہ چلے گا۔

• فی الحال اپنی غیر شاؤ۔ ناشتہ کر چکے ہو انہیں۔

• میں تو دیر سے کہہ رہا ہوں۔ • جوڑے سے کہا۔ • اپنے ہاتھوں سے کھ

پلا دیتا۔

• لاؤنا مشقہ۔ • دوسرے نے بڑی ڈھائی سے کہا اور بڑا حافار سے

ہا سرکل گیا

• اگر جا پانی یہ رنگ ہو تو میں ٹین کی قتالی اٹھاؤں۔ • جیسمن نے د

سے پوچھا۔

• تم کچھ نہیں جانتے۔ • پہلا تہدی عمران کو گھورتا ہوا جلا۔ • تمہارے شاؤں

پر نظر آنے والے نشان تیار ہے میں کہ زیادہ سے زیادہ کسی نختے سے اسٹیشن

نکے اپنا رخ ہو گئے۔

• کیا نہیں جانتا؟

• اس ہے ایمان حسرت کی سندھی میں مارے جاؤ گے۔ اسنے س

ہزار میرے کاٹن کیا ہے سینور میں اس کے خلاف رپورٹ مدح کر

جا چکی ہے۔

• عمرن نے طویل سانس لی۔ • جیسمن سے انداز میں بولا۔ • بوڑھے کو روک
دو۔ کہہ دیا کہ ابھی ناشتہ نہیں۔ • • • • • میں ان سے کچھ ضروری باتیں کر رہا ہوں۔

• جیسمن جلا گیا۔

• کتاب یہ چال چلی گئی ہے

• کیسی چال؟

• ہر سکتا ہے تمہیں علم ہو کہیں لڈلاوا ادا الفرن سے ابھی طرح جانتے
میں۔ تم مجھے یہی کہانی سنائے کہ یہ ایڈلار کی سیکرٹری تھی جو بین الاقوامی

خرابہ پیش کا مربوط ہے ادا۔ اس کے ضد ہر۔ ہر سے بھاگی ہے۔

• یہ حقیقت ہے۔

• تو ہر تہہ خود کیوں دوتے آسے تھے؟ جیسمن واپس کر مٹھ کر کہا۔

• جیسمن اطلاع ملی تھی کہ وہ اپنے ہی کے ہیں مقیم ہے ہم نے سوجا کہ پیہر خود

تصدیق کر لی تو پھر واپس کر مٹھ کر کہیں۔

• تو پھر تصدیق کر کے واپس کیوں نہیں پتہ گئے س کے ہوا کا ہر وگرام

کیوں پتا نہیں۔

• تم سے کسی عدالت میں بھی ثابت نہ کر سکو گے۔

• اسے قتل کہہ کہ میں کی رقم خود بھیجنا چاہتے تھے۔

• بکواس ہے۔

• سنو! سیدھی طرح تو دو ایڈلار دیکھا جیسا تھا ہے۔ • • • • • وہ نہ تمہاری گھوڑی۔

• کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوا نہیں گی۔

• ہم نہیں جانتے۔ • • • • • اپنی مرضی کا مکسب ہے جہاں چاہے گا۔

اس کمری نہ پڑو میں چھوڑ دو۔۔۔۔۔ تم ہم سے جھگڑا نہیں کری گے۔
 جھگڑے کی جی ایک ہی کھی۔ دو گھوڑے کافی ہوں گے۔ تمہاری گردن
 کی تہریاں توڑنے کے لئے۔
 تم ہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔
 چور سے سی۔ عمارت خراب ہونا چاہو گا کہ تمہیں ایڈلہ دار کے حکومات براہ
 لئے ہیں کسی کے کو سٹ سے۔
 تمہیں اس سے کیا سروکار۔
 سروکار نہ ہوتا تو یہ جہاں۔
 وہ آدمی بڑی حقارت سے کسی کو پر۔ شاید تم ابھی حال ہی میں یہ دم
 ترقی کر کے اپنا رز جہے ہو۔
 اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

بہت فرق پڑتا ہے مجھے آدمی شرافت بھی نہیں مانے کہ سرتی کو
 کس طرح پرہیز۔ یہی جانتے ہے غیر تم بکھی دے جب ہمارے خلاف کیس
 بنا کر عدالت میں لے جاؤ گے دن تو یہ نہ چاہتا کہ ہم ایک گھنٹے سے زیادہ
 حواہ میں گزار دیں۔ کیوں۔ مگر اس کو کسی نادر عدالت تک جلد بھی گیا تو وہی
 ہو گا جو تم کہہ رہے ہیں۔ لیکن تم نے پولیس کو مطلوب ایک ملازم کو نرا ہوجانے میں
 مدد دی۔ سنو: پہلے قانون چلے پڑھو تو اور پھر کارکنانوں کے میدان
 میں نکلنا وہ ہمارے جاؤ گے۔

پھر تو واقعی۔۔۔ کیا اب نہیں ہے کہ گلیوں میں لڑکیوں کے مصلحت تو ہمارے
 دشمن کے مصلحت سے اثر انداز نہ رہتے ہوں۔ عمران کا لہجہ ڈھیلا پڑ گیا۔

کال کے کچھ لم ایک ہفتوں پہلے کے درجے سے سیدھی جست لگا اپنی رچی

تک پہنچے ہو۔ جلد ترقی کا لالچہ کے محافظ اداروں کی ایک جتنی تک جبریت حتیٰ کہ
 وہ تہہ کن بھی جوائی کے دستور کی طرف سے دفاع کی عملی داخلی خود مختاری کے حامل
 ہیں قانون کے محافظ اداروں کی تک غیر کی جتنی کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے۔ یعنی اگر
 سسٹمی یا سارٹھینا کا پس کوئی سلسلہ ہوتا تو تم قطعاً بے بس ہو جاتے۔
 اچھا۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ پیسے تم نا شتہ کرلو۔ پھر باتیں ہوں گی۔
 عمران نے کہا اور دلا تا ہوا اس طویل فار سے باہر نکل آیا۔ نا شتہ ہمارے لئے پہلے
 ہی سے تہیال رکھا تھا۔

آپ ہمیں غم نہ کیے۔ عمران نے س سے کہا۔ ہم دونوں ہی انہیں نا شتہ
 کرادیں گے۔ ان کی گھٹک آپ کے لئے دلی آزار ثابت ہوگی۔

سنو صاحب زادے میں نے اب تک کئی طرح کی باتیں سنی ہیں۔ اس
 سلسلے میں لہذا کچھ اور بھی سنی کیا فرق پڑے گا۔
 انہیں میری بات مان لینے۔۔۔۔۔ اسی میں ہنر لکے۔
 اچھی بات ہے جیسا تم چاہو۔

وہ دونوں نا شتہ کر فار ہی داخل ہوئے تھے اور ایک ایک کو تہیال
 لیا تھا۔

بھئی اس کی کیا ضرورت ہے ہمارے ہاتھ کھوں دو۔ پیر چندھے
 ہوئے ہیں۔

نا شتے کے بعد ہی اس کی بات میں کرنا۔ عمران ہلکا۔

اچھا۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ تمہاری مرضی!

جمین کی خوش مزاجی مدد کر آئی تھی لیکن عمران نے اشارے سے اسے

خاموش رہی دھن کو کہا تھا۔

دونوں انہی کے دھنوں سے کھانے رہے۔ اٹھتے سے نہ رخص ہو جانے پر انہوں نے دوسری طور پر گفتگو کرنی چاہی مگر ایکس مران اچھا اٹھا کر بول نہ کچھ اور آرام کر کو۔ تم میں سے کوئی سگھٹ تو نہیں بیٹا۔

”ہیں...“ جواب دیا۔

”شراب؟“

”بس یہی ایک تکلیف ہے۔ کھا شراب بھی پلاؤ گے۔“

”فور...“ اٹھتے کے بعد ہی ہو گئے۔

”شاید ضرورت محسوس کر رہے ہیں اس لئے کوئی منع نہیں۔“

”جاؤ...“ دو گلاس بناؤ۔“ مران نے بیسن سے کہا۔ وہ اٹھ کر بیٹھا۔

کچھ دیر خاموش رہی مگر ان میں سے ایک بولا کہ شراب بھی خود ہی

پلاؤ گے۔

”بکرتو میرا تا سے پرا دوں؟“ مران اسے اکھڑا کر کہہ سکا۔

”بس بس...“ اس نے منہ بند کر لیا۔ اس کی شکل نہیں بچنا

چاہتا۔“ سبہ ایاں حوصلہ...“

”غیر تو تم دونوں ہی سال گری کے فرائض انجام دے چکے ہو۔“

”اب اچھا کھول دو...“ قربت قربت مصافحت ہی ہو گئی ہے۔

”شراب بھی اسی طرح پلاؤ۔“

”نہیں ہم شراب نہیں پائیں گے۔ دوسرے نے ضحکہ کر کہا۔“

”کیوں...“

”بچل رات کی زبردستی سوئی! وہ ہے۔ میں نے کسی پولیس آفیسر کے پاس

ڈاٹ مل نہیں دیکھی۔“

”ذاتی شوق کی چیز ہے۔ خواتین کی موجودگی میں کیا ڈیگہ بستہ نہیں کرتی۔“

”تھری ری ہو حرکت بھی غیر قانونی ہے کہ تم ڈاٹ مل استعمال کرتے ہو۔“

”وہی سزا استعمال کر سکتے ہو جو تمہارے حکم کے قاعدہ مضابطہ کے مطابق ہوں۔“

”پھر تو غلطی ہو گئی۔ اچھا میں وعدہ کرتی ہوں کہ شراب پلانے کے بعد بڑی دیک

دونوں کے اچھا کھول دوں گا۔“

”بھی تم میب آدمی ہو۔“ آفرنی کیا کہتا ہے۔

”شراب ہرگز دینا۔ دوسروں پر اب میں دوبارہ بے ہوش کرنا

چاہتا ہے۔ شراب دینے کوئی خواب اور پھر شامل ہوگی۔“

”بے ہوش تو میں چپٹ لگا کر بھی کر سکتا ہوں شراب اور خواب۔“ آفرنی

کیوں ضائع کر دوں گا۔“

”ہے دونوں کی بات مت کرو۔“ تیدی نے اپنے منہ سے کہا خواب اور

چیز ہی دہلی موتی تو کالی ہیں دی جاسکتی تھی۔“

”کچھ کچھ سنئے...“ مران دوسرے تیدی کے جیسے کے قریب

انگل پنا کر ہوا۔ اتنے میں میس داس گیا۔ دونوں دھنوں میں گلاس تھے۔ ایک

اس نے مران کو ہتھکڑیاں اور دوسرا جڑ جڑ سے تیدی کو پلانے بیٹھ گیا۔

”میں تو ہرگز نہیں بیٹوں گا۔“ وہ بیٹھ کر بولا۔

”سر پر اٹھیں دو۔“ مران نے میس کے کہا اور اس نے تکیہ بچ کر بکھڑا لیا۔

تیدی کے منہ سے سنگت کا لہران اٹھ پڑا تھا۔ دوسرا تیدی ہی ہنس رہی تھی۔

”چڑچڑائی اس پر برس پڑا۔ لیکن دوسرے نے لے کر مران کے دھنوں کو گھونٹ

کھوٹ کر کے پیار دے برخواست پر آسوں گی گہری سانس لیتا تھا بخالی
گلاس ملوان نے جیس کی طرف بڑھانے ہوئے کہا " روز کر گلاس دے آؤ گئیں
ٹوٹ بھوٹ دیا نہیں؟ "

" اب کھول دیا تھا۔ قیدی ہوا "

" اتنا دراصل یہ تہ دستہ کر میں کھانے پانے بغیر نہیں مارتا "

" کیا مطلب؟ "

" اگر تم مجھے وہ اطلاعات ہم پہنچاؤ گے جو میں چاہتا ہوں تو تم ہی غور سے
کے پہلے پیٹ دیکھ کر غائب ہو جاؤ گے۔ "

" کب کیا مطلب؟ "

" مطلب صاف ہے کہ میں وہ نہیں ہوں جو تمہیں نظر آ رہا ہے۔ "

" لیکن ... لیکن ... "

" میری بات میں نے کیا کیا تھا۔ غور سے کوڑیسی ڈاک میں ملکا کر اتنی دیر
تک میں نے ہی الجھائے رکھا تھا کہ شیریں تباہ کر دیا جائے۔ "

" حق پرانی غالب علم۔ "

" درست ہے۔ "

" آخر تم لوگ چاہتے کیا ہو۔ "

" اچھا لاکھ موت۔ "

دونوں میں سے کوئی کچھ نہ بولا خوفزدگی کے آثار ابھی آنکھوں سے جھپٹنے
لگے تھے چڑچڑے قیدی کی انہیں غالب ہو چکی تھی اور بار بار اپنے منہ
برائوں پر زبان پھیرنے لگا تھا۔ حوران بھی کہہ کہہ سے بلیا اٹھا تھا اور بار نکلا چلا
آیا تھا۔ بڑھا چپے ہی سامنے پڑا تھا۔

" انہیں سوچنے اور آپس میں مشورہ کرنے کا موقع دے آئی ہوں، ملوان
نے پوچھنے کے سول کا جواب دیا۔

" کیا سوچتے کا؟ "

" کہ جو کچھ میں ابھی سے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اسے بتا ہی دینے پر کثرت
دیکھیں گے۔ "

" اگر بتا دیا تو؟ "

" میں بھی کھوں گا کہ وہ لایم ہیں۔ "

" پھر کیا کرو گے؟ "

" انہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ "

" لیکن اس کا خیال رکھنا کہ انہوں نے یہ جگہ دیکھ دیتے۔ "

" جے رٹس آئے تھے اور جے رٹس ہی جا رہے تھے۔ کچھ کھنے کے بعد سے

تاکہ محدود رہتے ہیں اس لیے ان کے ٹرنے بھی یہ جگہ دیکھ دیا نہ دیا نہ
رکھیں گے۔ "

" ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ "

" یوں دخلی مرض کا شکار بھی ہو جائے بہت دنوں سے سلا کر گوشت

نہیب نہیں ہوا۔ "

" ضرور ... ضرور ... پوچھنا چاہتا۔ "



الفرزد سے نہ سروہ تھو آہستہ آہستہ راہ پتہ پتہ ہی نکلی بیگم ساتھ
 ہی وہ یہ بھی محسوس کرتا تھا کہ ہر معاملہ وہ عام عورتوں سے بہت مختلف ہے
 مگر طریقہ کی بے تکلفی پر دشت نہیں کر سکتی اس سے وہ میں معاملات میں بے حد
 متنازع تھا تھا وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ اپنے بارے میں اس کے ذہن پر کوئی
 نگار نہ ڈال دے۔

آج اصول نے اس کی تاریکی عمارت دیکھنے کا ارادہ کیا تھا نہ وہی
 جوتوں کی نظر سے اٹھانگی جس کی اس کا پاس تو کبھی قسم کی تفریح سے
 سے اٹھایا گیا یا سا نظر آتا تھا۔

تاریکی کی عمارت کے بارے میں وہ کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا اس کی
 دانست میں ہر دور کی تاریکی عمارت کی پر آؤں کے مسرے کی کہیں سناٹا میں
 یعنی کوئی ایک فرد، سادہ دولت مند تھا کہ اس نے ہزاروں کیڑوں کوٹوں سے دو
 وقت کی روٹی کے حصول کی خاطر ثبت فدیہ زندگی بھر اٹھوائے ہوئے تھے۔
 "بہت بچہ بچل سلوم جرتا ہے۔" الفرزد سے اس کے خیالات سے گہرا گہرا
 بولا تھا۔

"فلسفی بھی ہے: ٹوٹی کا جواب تھا۔ آدمی آدمی کی ہر ہری کا تالیاں
 سر بڑی اور شاندار عمارت کو دیکھ کر کہہ اٹھتا ہے کہ اگر اس کو نوڈر اس
 کی، بیٹوں سے و قدامد جھوٹے چھوٹے کھاناات نما دیئے جائیں تو کتنے آدمیوں
 کو یہ جواب دے کی بیکار جانے گی لیکن یہ سوچس مارتیں خالی بڑی رہتی ہیں۔
 اور تنہا اسی وقت سرورس جھوٹوں کو کوئی بڑا طوفان اڑا سے جاتا ہے وہ
 ان کے کہیں بے بسی سے کھڑے جیسے رہ جاتے ہیں۔
 سوال یہ ہے کہ آخر میں کیسے سلوم کہ ہم تین سرسار پہنچے ہوں تھے۔

"الفرزد سے وہ اس پر ڈولی نے کہا: "مختصر وادیں اس سے جا کر پھنس
 جوں اور اس کا رتبہ تم تک پہنچا دوں گی۔
 "اوسے چھوڑو۔"

"نہیں! تمہارے سران میں خاصی اہمیت رکھتا ہے اگر تار تار مہم نہ رہنے
 تو میں کیوں کر سلوم کو کم میں رت کہیں کھڑے تھے۔"

وہ بیچ پر عمارت کے اس حصے کی طرف دوڑ گئی جس میں ان کا قیام تھا
 الفرزد سے شاید نہیں جانتا تھا کہ وہ اٹھ کر چلے جانے اس لئے اس کا منہ بگڑا
 گیا تھا۔ تنہا اس وقت ایک خدامے بڑے گھوڑوں کی کار کی طاع دی سن
 کچھ درگاہ کی عمارت کو ڈال کر فون کے قریب پہنچا تھا۔
 سید کو اڑو! دوسری آواز آئی۔ "ت کیجئے۔"

"سید!"
 "میں شکوہ دل رہا ہوں چاہتا ہوں۔ وہ دونوں واپس آگئے
 ہیں۔
 کیا خبروائے۔"

ابھی تو سہستان میں بے پرش پڑے ہیں۔ پرش میں آنے پر تیار غیر
 بھی دے سکیں۔
 "یہ کیا کھاس ہے۔" الفرزد سے دعا تھا۔

"آج صبح دھڑکے سامنے قش باقہ پر بے پرش پڑے ہائے گئے۔ ان کے
 پاس نہ تار تھتے۔

سلوم کہے کی کوشش کی گئی کہ وہ اس حال کو کیوں کر پہنچے۔
 "کچھ سلوم کہنے کی کوئی صورت نہیں ہے ناؤ تنہا وہ خود ہی سوچ میں آکر

ذاتی کی۔

اچھی بات ہے، اگر غصے نے کہا اور جھٹکا کر لیں گے پرنس۔
شعریہ غصہ آیا تھا یہ سمجھ گیا کہ وہ داپس آنے والی ہوگی۔ ایک بات ہی تو
پوچھنے لگی تھی اپنے پاس سے۔

اس کی تنبیہاں تنہی سے پہنچا ہوئی تھیں ایسا مسلم ہوتا تھا۔ جیسے دیواروں
پر کچھ برس کا شروٹا کر دیا گیا۔ ایسا کیفیت میں وہ نشست کے کمرے میں داپس
آ گیا۔ پہل اس نے ان دونوں ہی کو اپنا منتظر پایا۔ ... غوری عود پر
اپنا موڈ سماں کرنے سے قاصر ہوا تھا۔ اس لئے اس نے ان دونوں پر غصہ آگیا
تھا۔ یہ بھی کوئی ایسی بات تھی کہ اس سے پہنچنے دھڑی لگی تھی۔ ادب آئی ہے
تو اسے بھی ساتھ لگا دیا ہے۔

۱۔ یہ کوئی ایسا ام سال تو نہیں تھا مستعد۔ اس نے غرضی گراں لیا ہے کہ
ڈول نے کھٹاک سے اس کا دیوہ ڈول زبردستی مارا شہر تو نے جواب میں
کہہ دیا تھا اور ڈول انظرور سے نے فرانسس میں بولی تھی۔ اس نے غصہ
جملے کے جواب میں کہا کہ جب ادا آ رہی تھی تو وہاں موجود نہیں
تھے۔ آج تم حوت میں تیر کر اٹے والے میں میں۔ وہاں کھڑے تھے۔ یہاں
کھڑے ہو دوں گا دریا کی غاصلہ۔۔۔۔۔

۲۔ بچے کوئی دلچسپی نہیں۔ اگر غصے پوری بات سے لیزا تھا اٹھا کر بول۔
۳۔ اوروہ، جاگت تھاری طبیعت اساتذہ کوئی ہے۔ وہ سنبھیدگی اختیار کر کے
بولی۔

۴۔ ان میں سناٹی چاہتا ہوں۔ کہہ کر وہ واپسی کے لئے مڑنے ہی والا تھا۔ کہ
اچانک اٹھا پرنس غریبی حرا میں جانب دالے دروازے میں کھڑا انہیں غور سے

دیکھ جا رہا تھا۔ آدھنہ متوجہ تھی اس نے انفرادے پری طرح بکھلا گیا۔ اس کی
دلکشت میں اٹھا۔ آج ایک آپ کے پیر ہی پنی، مل شکل میں اس تک آ پہنچا تھا۔
یہی اس شکل میں جس میں وہ اس سے اسٹیر پکھڑا تھا۔

۱۔ آپ۔۔۔۔۔ یہ میرے یہاں میں۔۔۔۔۔ اور یہ نرم
کے سبک ڈانٹر کھڑے۔

۲۔ دلی نے خیراوس نواں میں اپنے بس کو تباہ کیا کہ وہ کوئی ہے اس پر اس
کو کچھ کہتا تھا جس کا ترجمہ ڈول نے یوں کیا۔ بڑی خوشی ہوئی لیکن ہمارا وقت
تحت صاف ہو رہا ہے۔

۳۔ بلا دانے ان سے صاف نہیں کیا تھا صرف مرکز حیفیت میں بخش دی تھی۔
۴۔ برنس کی باتیں صرف مجھ سے کی جاتی ہیں۔ اگر وہ لے جلدی ہے تو بلا
اور ان سے صلہ دست طلب کر کے اٹھا داکے پیچھے جیسے تھا پر کچھ بچے پیر در سے
کمرے کی طرف مڑا تھا۔

۵۔ میں آپ کو رپورٹ دینے ہی جا رہا تھا اس اس۔
۶۔ میں رپورٹ؟ اس نے سر دلیجی میں پوچھا۔
۷۔ وہ دونوں؟

۸۔ بچے ہم سے اور بھی اس طرح ڈانٹ رہے ہیں جیسے ایدلی دے سادان
لی تھی؟

۹۔ میں اس حکم کو علم نہیں رکھتا۔
۱۰۔ میں بھی جان رہتا ہوں۔۔۔۔۔ تم بچے کیا سمجھتے ہو؟

۱۱۔ بلکہ۔۔۔۔۔ بالکل۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہو تو ہم سب جنم رسید ہو جائیں اس
لگتی ہے کہ مناسب تھا کہ آپ اپنی اس شکل میں شریف لائے ہیں۔

میری کرنی اصل شکل میں ہے۔

الفرز سے کی آنکھن حیرت کے آثار نظر آتے تھے لیکن زبان میں کسی چیز کی کوئی جھلک نہیں گونجتی تھی۔

اس گدھے سے کہہ دو کہ چوڑی سہمی کھیل نہیں ہے۔ انتہا کر رہی

گا۔۔۔۔۔

”وہ تو میں بیٹے کی کہہ چکا ہوں پاس“

”اور وہ دوسری بات جو اس لکچر پیغام میں میں کی جا سکتی تھی۔ وہ یہ کہ

دل ڈی دھڑک رہا ہو گا کوئی تجربہ نہیں ہے اس لئے ایک تجربہ کرنا

تھارے ساتھ جانے گا۔

مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے اس“

”چونکہ ہم جتنے دلی گاڑی وہ خود ہی ڈرائیو کرے گا اور اس میں تو یہ سب کچھ

کے نیچے کا بھی انتظام ہوگا۔“

”تمت بتیر۔“

”کس اب ان کے پاس واپس جاؤ۔“

الفرز سے واپس کے لئے سو گیا تھا۔ یہ پوچھ پچھ کر وہ مندرے گا۔

چلا جائے گا۔ ایڈ لاوا اس طرح اپنے انتظامات کی میں چاہتا تھا

وہ دونوں بھی ایک دوسرے سے ملنے کے لئے آتے دیکھتے ہی رو رہے تھے

خوش مزاج و ہنس مٹا ہوا تھا۔ ڈرائیو کر رہا تھا ہے

بائیں پر رہا ہے اور بیکت کم ہوتے ہی۔ لہذا وہاں کوئی دن تک

دیکھتے تو رہتے ہیں لیکن ان دنوں میں پاتھ۔ بہر حال انہوں نے کہا ہے کہ

گئے گی بڑی ٹیم جتنی کھیل نہیں ہے اور اس کی نقل و حرکت بھی آسان

اپنے پاس کو بتا دو۔

تو دونوں کی۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تمہارا موڈ ٹھیک ہو یا نہیں۔ شاید میرے ساتھ

کچھ نہیں گونجتی تھی۔

یہ بات تھی۔ الفرز سے جدی سے بولا۔

یہ میری لطف تھا تم تو زبانی سناتے ہو

الفرز سے مسکرایا تھا۔

”تمہیں دور سے جسا چاہیے۔۔۔۔۔ اس لطیفہ پر۔۔۔۔۔“

یہ سوس کا تو یہ بھی کچھ کہے ہوئے ہیں جس پر سے گا۔ وہ مجھے اس کی آنکھیں

میں سے نکلتی تھیں۔ ”تجربہ میں تمہارا سا آرام کروں“

”کر دو۔“

”مزدور۔“

”مزدور سے وہ باہر اس کمرے میں داخل ہو کر تھیں اور ایڈ لاوا کو پوچھ رہا تھا

کچھ نہ ہو رہا تھا۔



”بائیں پر رہا ہے اور بیکت کم ہوتے ہی۔ لہذا وہاں کوئی دن تک

دیکھتے تو رہتے ہیں لیکن ان دنوں میں پاتھ۔ بہر حال انہوں نے کہا ہے کہ

گئے گی بڑی ٹیم جتنی کھیل نہیں ہے اور اس کی نقل و حرکت بھی آسان

اپنے پاس کو بتا دو۔

”بھر روم کی آب و ہوا مجھے تیرنوریناٹے سے رہی ہے۔ اگر زیادہ دیر
 درختوں پر نہ صرف کرتا رہتا تو اسی سحرانوں میں
 جیسے بھی کہہ دو چھپنے کے لئے بے چین تھا جب طران کچھ مہولہ تو
 جرن کو آنکھ مار کر کہا۔ ”مس مگر کی صحت بھی خدا کے نفس سے اچھی
 میں کیا جانوں؟“ جرنٹ صحت پر بولا۔
 ”کیوں۔۔۔ کیا اب نہیں اٹھتی بغیر تھارے پاس؟“
 طران نے جیس کو گھور کر دیکھا تھا۔
 ”کیا یہ قیام خانہ ہے؟“ اس نے غرا کر پوچھا۔
 ”یہ نہیں سمجھا اور جیستی“
 ”کسی کے باغیر پہنچے تھے روم کے دونوں۔ نہیں سلفہ سندرہ مہار
 حوسہ کو دیکھا تھا۔“
 ”اسی سے یہ خود کو لارٹ محسوس کر رہا تھا اور بات آپ کے کو
 پھر تم نے خبردار شہر دا کر دیا۔ کہیں نہیں سنی اخبار سے۔ دو چار سو
 ارے باپ سے اب جیس اپنے دروں کا اور آنکھ کھتا رہا
 چر عمران انہیں سی کر سے میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔
 ”کیا کیا گذری کہیں کہاں رہے۔“ جرنٹ نے پرستیاہی سے پوچھا
 ”کچھ نہ پوچھو اتنا۔ پاس وانی ہے جد جب عیب جرنٹ سے مرمر پوچھو
 راک کی اس کے لئے باگل سحران سے ایک نے تو بہت باسے پدے وہ سحران
 کا گوشت کھا کر اس کا انکار کرے گی ایک روم میں جھک رہی تھی
 ان صفحہ اور جیہ کہاں ہیں؟“
 ”میں کیا جانوں۔۔۔۔۔ وہ میں کہیں۔۔۔“

میسافیل ہے کہ پوری تم میں موجود ہے اور کبھی کہیں نہ کہیں معروف
 کہیں۔۔۔“
 ”سحرانک آدمی کا کیا راز؟“
 ”میں تو تم اس کے انکوں می سے کڑتے پھر۔ سے میں مجھے نو لیا سحران
 بتاتے ہیں۔ اس نے اس کھک میں ایک باغی حکومت قائم کر رکھی جو جس کا سحران
 صورت حساس تو دیکھیں ہر ملک کوئی واسطہ نہ تھی۔ مگر کسکی رہنما اس سے پیشے کے
 سحران فری فوج چاہیئے۔ سحران فریڈیل اس کا بھلا میں گی۔
 ”سحران بھی مت کہہ۔“ جرنٹ نے ناخوش گرا بیٹھ میں کہا۔ ”میرا اس سحران
 یہ بار بار برعیندہ ہے۔“
 ”جس سے لڑہ پانی سرزیا کرتی ہیں۔“
 ”اسے سحران با جرنٹ اسے کہہ دکھا انا بولا۔ حد اور سحر کے بعد اس
 میں نہ رہے نہ سب کچھ۔ لہذا اپنی زبان کو گلام دو۔“
 ”بس۔ میں۔“ کچھ دبا کر ہوا
 ”مجھے ہند پھر طران سے ذات جرنٹ وہ۔ میں نے نفس کو گھٹ سے جا کر
 میں اس عمارت سے نکل چلا ہے۔“
 ”ہاں۔“
 ”بدلت کو سحران کا بڑی کاغذ سے جس کے ذریعے میں پوسٹ بزر
 ”میں جی تھا۔ طرف سے کا بات بھی نہیں نظر بند ہے۔“
 ”میں سحران کو کچھ دیکھا؟“
 ”نہ۔ دست کر دیا اب پھر سحران بنے گا آدم سحران اس کے خادم ہیں۔
 ”میں سحران کا بڑی کو دوسرے در بدری ہوگی؟“

پھر کریں دہم اسے جھگلاؤ شاہ بنادیں۔
کیا مطلب؟

اسے بھی دہیں پہنچا دیں جہاں وہ آپ کا انتظار کر رہا اس کا پیچہ نکلیں بھی
حادثہ ہے لہذا دونوں ایک دوسرے کو چپے پتے کا رشتہ بنا کر اچھا رشتہ بن گئے۔

میں تو فی الحال حیدر آباد میں چھوڑ سکنا۔
میں جاتا ہوں وہاں وہاں چھوڑ کر دوں۔

عمران نے اسے غور سے دیکھا، ان کا کہ وہ تڑپے ہوا۔ جنگی سرحدوں کا رشتہ
بچے آزمائیں دے رہے ہیں۔

زیادہ دھمپاؤں نہ کالنے کا۔ میرا ناظرانہ پن ہے۔

اور سے لاپرواہی۔ جو آپ پر نظر رکھتی ہو وہ مولیٰ چیز تو میری
میں نکلتی۔

درقم صرف بند ہے۔ ہذا مختار ہے۔

اور سے تو کیا پیسہ پڑھے جانچا ہے گا۔

تجویز معقول ہے اور سونے کو کسی طرح بچے بھرواں پہنچا کر سے کیوں کر
بچے مزید سہولت حاصل کر کے میرا سے ان کی تصدیق کرنا پڑے گی دراصل
اس کے ذہن کی بناوٹ ہی کچھ ایسی ہے کہ جب تک کسی خاص پیمائش سے دوچار
نہ ہو پس باتیں وہی نہیں آتیں پہلے میں سمجھا تھا کہ وہ تیسری باتیں چھپا گئی ہے۔
لیکن یہاں سے اس کو کیسے نکالوں۔

اس کا بھی انتظام ہو جائے گا۔ تم غور کرو۔

اں کیونکہ علی بیلی کا بیڑا سناں نام نہیں ہیں۔
مگر ہاں سے ساتھ تو ایک قیدی بھی ہے۔

قیدی نہ کہو۔ اب اسے بھی دوست نہ کہو۔

وہاں ایک خداداد سی کے بعد بھی۔

وہاں ایک کے اسام نے ہی واس کی، بھینس گھوڑی میں پرائنٹ کی کے یوں
خود کا مشین کر رہا تھا وہ اچھی طرح جانتا ہے۔

کر چکا ہے گا۔ میں ہی نہیں ادا مارا گیا۔

سوال تو یہ ہے کہ اس کے۔ کینٹ کیسے میں جو جس حد تک میں۔
تھک نہیں کر سکتے۔

دوسری قسم کے کینٹ ہیں۔

میں نہیں سمجھا۔

ساری دنیا میں ایکسٹو کے دو طرح کے ایکٹ ہیں اور معادن ہیں۔
اور لے یہاں اس کا عمل ایکٹ تھا کسی طرح سمجھاؤں AGTIV سمجھو تو

وہ صرف معادن کرتے ہیں۔ عمل عقد نہیں بنے۔

سمجھ گیا۔

سے لئے ان کا تعلق کرنا بھی ہم پر واجب و لازم ہے۔

تکین میز خیار اس سلسلے میں کچھ ادا ہے۔

کس سلسلے میں؟

جو رت کے سلسلے میں کہیں کہ اس کی شراویں بھی شستہ سر ہیں۔
میں خواہ مخواہ ہی شراویں سمجھ گیا تھا۔

اں میں ہی غلط تو ہے۔

جنت مراکش :-

بھرتیرے سے مجھے پٹ آئی تھی اور اپنی سوتی پوتی تھیں اس کے ساتھ ایک ساہنہ دی بھی ہے :-

”تھیں تھیں سے کہ مراکش میں ہے :-“

”ہاں بھگیا بابا میری نظر مکر رہا ہے :-“

اور بھیرہ وہ دونوں ملزدار ہوئے تھے۔ جوزف نے بڑے دوست سے بڑی سلام کیا تھا اور سر ہانک کر مزاح پر کسی کی تھی۔ جس نے دھڑکی میں اس کی بیک فرمائش ان دونوں کو پہچانی تھیں :-

”پاکر سے ؟“ ”بھریا نے پوچھا

”اے آفسر کا دم خصوصی اور ان کے لئے جانی پر کھیل جانے والا ہے

کہاں میں ؟“

”آج جتنی ہی نکل میں سے نکال سکے“

تھری ہی رہی رہی اس سے تھانی میں ملی تھی اور بڑا دھچپ کی باجی سر ہانک

دی تھیں

”ذکر نہارا ہی رہتا ہے بیکھا :-“ ”تانا شکل ہے کہ کس صلب کے تحت

ہو گا :-

”بکی نہ اسے سمجھ سکے ہو گا“

”اچانک انہوں نے کسی کی چیخ سنی اور اچھل پڑے۔“ ”وازدور کی تھی

کا ناز و بھی ہو گیا تھا۔ دونوں نے اس سمت دوڑ کر شرجا کر دیا تھا اور میر

نے بھگیا کر پڑھی اور جوزف بھی اسی سمت دوڑنے جا رہے تھے۔ اگر تھیں

تھیں تھیں۔ میرا بھگیا مسلسل چلتے جا رہا تھا اور ”رہیں“ کی طرف سے آتے

میں چھٹائیں مارتا اور جوزف کے برابر جا پہنچا تھا

”یہ ڈک کے بھگیا کی آواز ہے۔“ ”اوسے ڈکٹور ایک طرف مڑا ہوا

دو دونوں تھیں تھیں وہ نہیں تھیں

انہوں نے دیکھا کہ بڑا دھچپ ہوا ہے۔ کنا رے غصے کے پاس میں اکوڑ

تھی بڑی طرح میں راہ سے اس نے دانے ڈالتے تھے کوئی چڑکچڑا رہی تھی قریب

”جنت کرجوف میں پر بھگیا پڑا تھا بڑا سا ہے دیکھ کر اندر سے چوڑا

”بچی... بچھا...“ ”اپنی دی ہے“ ”کی بات ہے“

لیکن وہ جواب دینے کی بجائے چھٹائی رہا

”کوئی شرف“ ”جوزف مرا کر جی سے ہوا اس سے کہو میں بڑا دھچکا

گر اندر کی ٹوٹ گئی تو یہ دیکھتے ہی دیکھتے مڑ جانے لگا جس کپڑے کے

جیسے۔ میں بھگیا کر دیکھا۔ سر نہرنگ کا ایک کپڑا تھا جس کا کچھ حصہ

نہ دیکھیں بیڈ کی گڑھتوں پر جوت ہو گیا جس سے دھڑکی میں جوزف کی ت

دھڑکی میں بھریا دھچکا کر دھڑکی سے بھگیا گیا

”نہیں لگتا۔“ ”بڑا دھچک رہا ہے“

”میں آری میں انہیں ملنے جاؤ۔ تم بھی ادرہت آ جاؤ کرو۔

”کی نہ کی خطرے میں ہے۔“

”میں بھرا ہوں۔ تم کچھ سے اتار کرو۔“ ”بڑے سے بھریا میں کی

”یہ تھیں اچھلے سڑا جوزف نے کہا۔“ ”میں اسی طرح کچھ سے رکھو کچھ

کے لئے رو رہا ہوں۔“

”جیسے عورتوں کی طرف دوڑ گیا تھا۔ اپنے دونوں ہاتھ بھلا کر نہیں آتے

رہنے سے روکتے ہوئے کہا۔“ ”ادرہت جاؤ۔“

”ہمارا... کی بات ہے؟“ بوڑھی بوٹی ہوئی۔

”خاص بات نہیں کوئی۔ آپ کو اچھا لگا ہے۔ شاید بچوں میں ہمارے تھے جوتھ انہیں سنبھال لے گا۔“

”لیکن ہمیں کیوں نہیں جانے دیتے؟“

”میں نہیں جانتا... جوتھ نے یہی کہا ہے کہ عورتوں کو کسی طرف نہ دینا۔ دراصل اس کیڑے کو دیکھ کر نہادی بھی انہیں نکل جائیں گی۔ کوئی خطرہ ہے کہ بات کر نہیں؟“

”مگر ہمیں جوتھ کی مساعیات کا سامنا ہے۔“

”میں دوسری سے دیکھ بیٹے دور۔ میرا بھائی نے جہاں سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ تنگ راستہ تھا اور ہمیں نے اب تک اتنا جھوٹا ہے۔ بوڑھی اتنا غور سے دیکھتی رہی پھر وہ دوسرے جہتی تھی۔ دیر ہو گیا تم میری آواز سن رہے ہو؟“

”اں... اں... سب ٹھیک ہے۔“ چٹان کی دوسری طرف سے آواز آئی۔

”اب اطمینان ہوا تھا ہا۔“

”کیا ہم آجائیں؟“ میرا بھائی نے جیت کر پوچھا۔

”اں... اں... اب آ سکتی ہو۔“ جواب ہا۔

”شو... جھوڑا راستہ۔“ بوڑھی ہمیں کو دھکیلتی ہوئی آگے بڑھتی۔ قریب پہنچ کر جوتھ نے وہ کیچہر دیکھا سات آنکھ ایچہ بارہو گا۔ گہری سرخ رنگت تھی۔

”کیا یہ زہنہ ہے؟“ میرا بھائی نے پوچھا۔

”نہیں مچھا ہے۔ اس غریب آدمی کو درشت رحمت سمجھو جہاں تک اس

فرج وارد ہو گیا۔ درد جاتی ہو کی ہوتا۔ بوڑھا اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر بولا اور میری موت بھی واقع ہو سکتی تھی تو جہاں تک بچہ قسمت میں آتا تھا میں جس کاٹنے کے لئے دور لگا رہا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ اس فرج موت کو دعوت دے رہا ہوں۔ آخر میرا ہاں دیا۔ اس نے اس فرشتے کو پہنچ دیا اور اس نے کیڑے پر

میری گرفت ڈھیل کرادی وہ نہ اگر اس کا وہ حصہ جو قسمت میں ہوتا تھا مچھا تھا۔ دوسری ٹوٹ جاتا تو میری موت واقع ہو جاتی۔“

بوڑھی سسکیاں پیتے گی تھی میرا مانے آئے مگر کمرے اپنے بننے سے پہنچ

لایا۔

”خیر اہلے صاحب! ہمیں نے جوتھ کو اندام میں مخاطب کیا آخر مجھے

کیوں جھگڑایا تھا؟“

”جب راؤ... بناؤ... ڈرنی ٹھیک!“

”جوتھ نے جہاں تک کہ میرا کیڑے لے اس کا کوشش کس طرح پھوڑا

تھا۔ میری اور بچہ تھیں کے استعارہ پر کسی قدر ترسنگ کے ساتھ بولا۔ اس نکل

جی تھا کس طرح۔“

”ہمیں کا جوتھس ڈھکیا تھا لیکن خاموشی رہا

جوتھ اسے چھو گیا میں بھی وہ تیرا تھانے سے گزرتا رہا تھا میں کی

نہا پر بوڑھے کو کہو سے نہایت ملی تھی

”تم بچہ کو نہیں چھوئے۔“ ہمیں بھینپا کر بولا۔ اگر تھادی عدم موجودگی میں بھی

حادثہ کسی اور کو پیش آگیا تو کس طرح بچایا جائے گا۔“

جوتھ شرماتا ہوا بدقت تمام بولا۔ ”جس بچہ اس کیڑے سے اپنا سر ڈال رکھا

تو یہ لاوا کو کسی مذکی شکل میں دیکھتے ہی رسے ہو، ہم حرف آواز سنتے ہیں اپنے
باس کی ۔

وہ کہاں ہیں ؟

پتا نہیں لگوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے اور کوئی ہے ؟

کچھ کتنا تو مرگا ۔

کچھ بھی نہیں حرف دس کھانا ہے ، عمران ٹھنڈی سانس سے کر بولا

تم کہاں تے کہے ہو ؟

وہیں سے جہاں کے سنے اسو اسکل کیا جانے داتا ۔

م م میرے کسی کو بھی مگر میں تو کہ مال کا رکے سے بہ تباہ ، غروہ سے

جافا مر ۔

میں تو پھر معلوم کر کے کیا کر دے کہ کہاں سے آئے ہیں ۔

کچھ بھی ہو ، تم دونوں کو حیرت انگیز طور پر مڑ دیتے ہو میں خود کو خوش نصیب

تصور کرنا سوں ۔

اور پھر عمران نے اسے اس طرح " میٹش " کر اسے تھے کہ اس کے خواب دہنوں

میں بھی ممکن نہ ہوتے تیرے جیسا کہ ایک گھڑی میں میں ان کا قیام تھا ، اور نہ ٹھٹ

مادہ کو تک سمجھ جاتے تھے

پہلی حرف سیکھوں سے معلوم ہوتے تھے وہ نہ مخالف تھوڑی کے معاملے میں ان

کا جواب نہیں تھا ، جس حرف سے بھی گزر جلتے یک مخصوص قسم کی خوش بے نفا

ہلکب اسحق ، عربی انیس گھوڑ گھوڑ کے دیکھتیں ، ٹھنڈے دے بالوں اور جوتا

ڈاڑھیوں کی وجہ سے غما د و عروہ کی لوجہ اسی حرف منہول کو لاییتے تھے ۔

لیکن آج وہ پیدل ہی نکل کھڑے ہوئے تھے ، جیل پائیت نے عمران سے کہ

جنگی وجہ نہیں پوچھی تھی ، پھر خود عمران ہی بولا تھا : بڑا دکھ ہوگا اگر مٹی آکر

بیاں کی سریر کی جائے ، بڑا خوب صورت ملک ہے ، ایسے سین قدرتی مناظر

بجے کو کہیں اور نظر نہیں آتے ، نفا میں اپنا تپ سے محسوس ہوتی ہے ۔

ٹھنڈی : " سبیل " دیکھتے ہوئے سانس سے کہ پوچھا : کہاں سے جوں ؟

بیس اس بڑے گھڑی تک گلیوں اور نفا سے عروہ کو دیکھتے پھر رہ گئے ۔

بجے تو دگر یہ پھر جو یک وقت ساحل اور پٹاری دونوں طرح کا تمام سے کتا قدیم

ہو سکتا ہے ۔ ؟

" قدیم تری " ۔ ۔ ۔ انگیر میں چرواہے کاں منہا نے ساحل ملاؤں میں دیکھ

ڈالے تھے حیدر بابا : " سہ سہ " ایک دس مٹی بنا ، جس پر قرعوں کے مجھے

موتے رستے تھے ، ہر ترانہ ایک نو شمار اور آواز دس مٹی اسٹیت میں تبدیل ہوا

مٹی " ۔ ۔ ۔ " ۔

اس کی تنگ گلیوں اور وہی وہی عروہ میں بجے اپنے کے ایک شریک یاد

دلانی ہیں کیوں نہ ساحل کی حرف نکل نہیں ، لیٹر ٹانگے اس پاس کے خاطر سے

حیدر ہیں ۔

" کوئی خاص بات معلوم ہوتی ہے دوست " سبیل : پائلٹ سکواڈ " تم بعض

نسخہ کی خاطر کہیں نہیں جاسکتے " ۔ ۔ ۔ لیٹر ٹانگے " ۔ ۔ ۔ سبیل

کہا کچھ ؟

" ساحل کی زبان کے قریب ایک قدیم عمارت ہے ، جہاں نیرنگی ہی بھرے دتے

ہیں بڑی دیوار جگہ ہے ، دم ٹھنڈے تھا ہے " ۔

" ہیئت شیز جوتے جا ، بجے سو " عمران نے جس کر کہا : " میں تہا کی ناک کے

نفسوں پر ایک ، ایسے مول مٹی ، ماش کردہ لاکر تہا دل مشیات کا دھواں تہا کی

خوشی ذاتی پر محض اور نہیں ہو سکے گا۔ اور نہ تم اس دھواں چار فضا میں شخصی
فکرس کر سکو گے۔

اس کی پردہ بندی ہے جنم میں بھی لے چورے تو انکار نہیں کروں گا۔
انہوں نے ایک ٹیکسی رکویٹی بھی دے دی ہے۔
"الفرزے کو ادشتا میں ہے۔ عمران بولا۔

۱۰ ادشتا میں کیا کر رہا ہے۔"

۱۱ چاہ نہیں۔"

۱۲ وہ فرار کین ادشتا ہی میں واقع ہے لیکن الفرزے کو اس سے کیا سروکار
۱۳ جب سے تہا بڑا آدمی مد پڑھیں ہوا ہے۔ وہی اس کی عالم متھی کر رہے
شاہد نہ

۱۴ ممکن ہے وہ الفرزے پر دست زدہ افتاد رکھتا ہے۔"

۱۵ کیا کہیں تم لوگ اپنے استہر پر پوٹو نیم بھی لے گئے ہو؟

۱۶ اگر یہ ہوا تو مجھے اس کا علم ضرور پتا کیونکہ غریزے بھر پر اسی طرح
افتاد رکھتا تھا جس طرح بڑا آدمی اس پر رکھتا ہے اگر یہ بات روبرو تو وہ مجھے
تہا رہے ساتھ کبھی نہ بھیجتا۔"

۱۷ تو پھر پوٹو نیم کدھر سے جاتا ہے۔"

۱۸ سوئی تو یہ ہے کہ جس پوٹو نیم سے لگا کس سے ہمارے بیاں تو نہیں بنتا
اور جہاں بھی اس کی ٹائڈ سٹری ہے سرکاری توہین میں ہے۔"

۱۹ اس سلسلے میں تمہاری مطوشتہ آغوش میں راکھ میں ایٹمی ایندھن کی
چوری بھی کرتی ہے وہ تو کینپوں کی پوٹو نیم تیار کرنے کی ہارت ہے یہ نہ
صرف لے تیار کرتی ہیں کیباں کا اختیار بھی رکھتی ہیں کہ اسے ایٹمی اداروں کو پہنچانی

کریں۔ انہیں کینپوں سے چربا جاتا ہے اور دوسرے ملک کو اسٹیل کر دیا جاتا ہے
۲۰ یہ تو بڑی خطرناک بات ہے۔"

۲۱ تہا رہے پڑوسی ملک کے ابتدائی دھماکے ایسے ہی پوٹو نیم کے رہیں نہت
تھے۔"

۲۲ میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا۔"

۲۳ وہ اسی طرح ایٹمی طاقت بنا رہے۔ عمران سر ہا کر بولا۔ "مرکی مستوں کا ملک
ہے۔ اسے وہاں تو جہاں پتہ وہ بھی پوٹو نیم حاصل کریتے ہیں دوسری ایٹمی طاقتیں
اس سلسلے میں نسبت تمام دنیا میں عام آدمی کو پوٹو نیم یا پوٹو نیم کی بجائی ہیں گئے ہیں
خود امریکہ کے اخبارات بھی اس سلسلے میں گت شہر ہا رہے ہیں۔"
۲۴ خدا رحم کرے۔ میں تو تھوڑی بھی ہیں کہ کتنے تھیں۔ میں نے کہ بڑا آدمی
اس کی اسٹیلنگ میں بھی ملوث ہے۔"

۲۵ اسی طرح جیسے اسٹیل کی اسٹیلنگ پر یقین رکھتا تھا۔"

۲۶ بڑی جھانک بات ہے۔ تب تو پڑوسی ملک کو کس کے توسط سے پوٹو نیم
طاہر ہوا۔"

۲۷ ماننے پر وہ محسوس ہوا ہے۔ ایٹمی طاقت بنا رہے۔ کیا کچھ جگہ میں
سوسلینی نازیوں کا سامنی تھا صرف ہمارے لئے۔۔۔ رور دوس کے مقابلے
میں وہ آج بھی پتی ہی ہے۔"

۲۸ اسی سے اندازہ کرنا ہوا۔ آدمی کتنے بڑا غدار ہے۔ میں ٹھیک یاد آ رہا
وہ اسٹو ہی ڈی ٹرائل میں سرحد پر کھڑا تھا۔"

۲۹ ان یہ درست ہے۔ رہے بریگیٹ کے دلے پر ہمارا کام ختم ہو جانا
تھا۔۔۔ اس سے ستر چھوٹی چھوٹی لائبرس پر ہر کر کے دیا میں سے جایا جاتا تھا اس

تیسری کی قیادت وہ خود ہی کرتا تھا۔

”تو پھر چوتھم کے سلسلے میں بھی یہی کرتا رہا لیکن سوال تو یہ ہے کہ پلوٹو نیم گز سے جا رہے؟“

خدا کی پناہ! ”ذندہ“ بیلی پٹیت اچھل پڑا

”کیا بات ہے۔“

”ایک خیال آیا ہے لیکن ابھی مجھے سوچنے دو منزل مقصود پہنچ کر تاروں کا۔۔۔۔۔!“

”اچھا۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔!“

”وجہ یہ تھی کہ پہلی ہی ایک طرف روانہ ہونے سے تو پہلی پٹیت بولا تھا۔“ آخر وہی گیری کی اس فراڈ کپڑی کا صدر دفتر ڈی اوسٹارنگن میں کیوں بنایا گیا ہے؟“

”میں سوال میرے ذہن میں بھی تھا۔ مرن پتچہ چلتے رک کر پور

دوام ترین ملک کی سرحدوں پر وہاں سے کام ہو سکتا ہے۔“

”گڈ۔“ ایمل نے بھی یہی سوچا تھا۔ مرن تڑ سے ہوتا لیکن شاید میں یہ نہ

سوچ سکوں کہ پلوٹو نیم کس ملک کی سرحد سے چڑھ کر جائے گا۔“

”دیکھو درست اب تم جن رستے میں بیٹیت اٹھل اٹھا کر بولا۔“

”یقینی کرو! کالٹ اسن اڈل درہے کا احمق ہوں۔ میرے ہاتھ رکا جاو

تو اس وقت جاگ رہا ہے جب خود کو کسی خطرے میں محسوس کرتا ہوں۔“

”اس ملک کی سرحد کے علاوہ اور کس کی سرکشی ہے جیسے اسٹیل کی ہو یوٹو

پتچہ بھی فریم کرچکا ہو کیا وہ ملک اسے اتنی بھی رعایت دے گا کہ جہاں آئی تو

اور کسے کام بھی آسکے۔“

”یار اس وقت تو تم میرے بھی کان کاٹ رہے ہو۔ مرن اس کی ٹیٹھ ٹیٹھ

سو رہا ہے اب ایک ہی سرحد رہ گئی۔ فارڈ گولی اسلخوس چھوٹی کو۔ اڈے پر کون

جائے کھلی چوایں تفریح کریں گے پلو سائل کی طرف۔“

”اب کونسا سرحد بتا رہا گیا۔“

”اس ملک کی سرحد پر وہ پرائیٹ میں سے مال گزر رہا۔“

”اس کا علم شاید انفرارے کو بھی دو پڑے آدمی کے علاقہ اور کوئی نہیں جان

سکتا کہ وہاں میں بھی وہ ریگ کیا اسکے دلہنے پر سے کھینٹے نہیں بڑھا تھا۔ وہاں

سے کاٹو خود بنا آدمی سلجھاتا تھا۔“

”نہر۔۔۔۔۔ سوچیں گے۔“

”دہشتے ہونے اس ڈوک کے قریب بیٹیت تھے جہاں وہی یونی نامی لاپنج ٹنگر انداز

رہتی تھی۔ لیکن یہاں بیٹیت یہ اس کا کوئی رد عمل نہ ہوا

وہ محتاط کے قریب جا بیٹھے۔ اس نے نہیں تھراؤ نہ نظروں سے دیکھتا تھا

آخر پہلی ٹنگر ملاز ہوئی۔ مرن بھی جھجھکا رہا تھا کہ محتاط ہاتھ مار کر

بولا۔ جاک جاؤ۔ ادھر ٹنگر سمٹ کے روگ بھی۔ نے لگے ہیں۔ میں تم کچھ کرنا

ہو کر سکے۔“

”پوری بات مجھے تو سنو یہاں سے جہاں اس طرح جاک نہ ماضی کیوں نہ

لگے۔ انٹروئے تھا تھا کہ سارے محتاطوں سے میری ٹھری درست ہے جس سے بھی

کہو گے۔ مجھے جواب دے گا۔“

”اچھا۔۔۔۔۔ وہ ٹنگر والا۔“ محتاط کا مدیہ بد لگ گیا۔

”ہم ڈوک بڑھ رہی ہیں دھبے گئے۔ تم سے سبنا تا کھلاؤ اور کہتہ رہے

دوست جتن کر گئی ہے کس کو بھیج رہا ہے۔“

رکھ دیا تھا۔ (اور یہ بات تھی) : اب تباؤ۔ میرے پیرے دوست کا کیا کام ہے :

”بہاں سے تقریباً دس میل تک جا، پھر اے محلہ۔“

۱۱؎ کے لئے دس ہزار روپے تک جادوں کا۔ رقم پر دھانت کرو۔

۱۰ اہل دین ہر ایک کو کم از کم دو ٹکٹوں کے نام پر پولیس کا انتظار کرنا پڑے گا۔

دوہڑا: "مٹھنے بھی قبول، بتم بناؤ کہاں جینا ہے"

عمریں، ہے اس سفر کے شعلہ تپانا، رہا تھا اللہ، رہا مرزا کو سب کہ وہ جن نہیں

21/12/74

پھر عمران میں پانیٹ کے پاس مٹھیا تھا اور دیرِ دُک جھوٹے گل تھے۔

”اب کہاں؟“ ریل ٹیٹ نے پوچھا۔

۱۰. قلوڑی سی سندھ کی پیر۔

۱۰ میں ابھی تک پڑھ کر نیم میں ابھا ہوا ہوں۔

”کونٹے خاص بات؟“

”میرے دسم دنگان میں بھی نہیں تھا کہ انہی دھماکے کسان چوری چھپے دھ

اُدھر ہو سکتا ہے :

عمران کے ذہن لا کسی گہری فکر میں ڈوب گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لایچ ایک تنگ

2000年12月29日

ہمالیہ کے دریاں سے گذر رہی تھیں۔ دونوں اطراف میں اور بھی یہی

اگر آپ کو یہ سب سنا کر ہنس پڑے تو یہ سب کچھ سچ ہے۔

میں نے لوہیں آپس میں مل کر دھڑک رہا تھا

دکی مزید سکی، خیدر لکری جا رہی تھی۔

”عیب مجھ سے۔ اٹھو نہ بڑا۔ یہاں تو ادھر کبھی سے آتا۔“

۱۰۔ اسی سے جتن نے تمہارے بارے میں سوچا تھا۔ کوئی اور ادھر آنے کے لئے

۴۔ جی ۔ مہتمم

تم ملد سجے! میں تنگ و نہیں کر رہا تھا، بلکہ اپنی لاعلمی کا اظہار کر رہا تھا جن سے

ستروں کے لئے نومیں جان تک دے سکتا ہوں "

ارد چھرتوڑی ہی دیرپدا شونیر، مچھل شینھا اور اس نے لایج کی رنٹار،

لحنت مثبت کم کردی غرض

۱۰۔ آگے راستہ نہیں ہے۔ اس نے سامنے لکھ چائے مجھے عمران سے کہا۔

• بس اسی محکم میں ملا دینا اور نگر ڈال دینا •

۱. بُتِ اچانہ... آہ... بُتِ بُتِ تکریرِ اُمی میاں کہاں شذہ مول

ایسے غریبوں نے اس پر ڈاکوئی کر ڈالی تھی۔

مکمل کے ادیر کی سرسبز چڑھائی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

• ایک آٹھ ہے۔ عمران آسمان سے ہوا مجھے دہاں تک کام سے رشتاں

ضرورت نہیں تھا، ابال بھی کیا دھڑکا کیونکہ وہ اڑہ دراصل ایک سرکاری آدمی

حیثیت ہے؟

نہ ہوتا تب بھی کیا فرق پڑتا ہے میرا پاس بھی معمول آدمی نہیں اگر ایک آدمی

میں کر دوس تو مجھے صاف جیسا لگے گا لیکن میں ہرگز نہیں مڑائی بھڑائی وال

1994

”یہ ماہِ ذِکْرِہ... ہم طبعِ از طبعِ والیں آئے کی کوشش کریں گے۔“

بے غور کر جاؤ دس مختے ہی انتظار کر سکتا ہوں !

عمران ہسپتال کو ساتھ لے کر اتر آئے، دروازے پر ٹھکرائے گئے، پھر چلے گئے۔

اس کے بعد وہ بائر نکل آیا تھا۔ دور دور تک چکے کیا کیس کیس میں کوئی خبر ہی نہ کھن
 بد دبا اور کوئی ایسا ہی نہ نظر آیا جو پدر کی جھوٹری میں دلچسپی لے رہا ہو۔
 پھر ہلٹ گیا۔ اجنبی اعلیٰ اس اب بھی بے سدھ پڑا تھا۔

آخر بغل پستول یا سیل اینٹ اس کے ہتھل کو اتھ میں لئے الٹ بیٹ
 رہا تھا۔

"اگر کبھی کھوئے فروش بے حد فروش مرزاں واقع ہوئے ہیں۔ جوں کے سنے
 ایسے ڈراؤنے اور جہان عجات کے پستول نادر ہے یہی نہیں دیکھ کر دوسرے
 مالک کے والدین کا دم نکل جائے۔ بڑی ماؤز کی نقل ہے۔"

"ہے کون؟"
 دھمکدھمک اسے بھی ساتھ لے چلا ہے۔

"عمران نے اپنے تئیں سے ایک چھوٹی سی انجیڈرک سیرنگ نکال اور پڑ پڑ
 نظروں سے بے ہوش آدمی کی طرف دیکھ لگا۔

"اور تم دقت وہ یاد کر کی طرف مر کر بولا۔ لڑ جا کر اچا صاحب
 نے ہاتھ کر دے اور جیہر رنگ سائیں نکل جاؤ

"جگہ کیوں؟"
 اس کے بعد وہ تئیں مار ڈالیں گے۔

"م میرا حق تصور؟"

"پادر: اگر زندہ رہتا ہے تو وہی کرو جو کہا جا رہا ہے۔ اور اب یہ جنگ بھی
 صاف کا دوتا کہ آسانی سے پہچانے ڈھا سکو باؤ صاحب بے وقوف کو آؤ

وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں جھڑپ سے بائر نکل گیا تھا عمران سے بیہوش
 دمی کے ہاتھ میں کوئی سیال انکیت کر کے سیدھے کھرت سے گئے تھے یا یہ

ساتھ ہی چلے گا۔

یہ بھی لاد بچ ہی سے آدھا کلا۔ اور ادھر ہی ٹھہری ہو گی۔

"سولہ ہی پیدہ نہیں ہوتا۔ جدھر سے ہم آئے ہیں۔ اوھر سے صرف ہتھ زون
 جو رہنمائی یہاں آئی ہیں۔ عام راستہ نہیں ہے یہ بجلی جانے والی سڑک سے
 آدھا کلا۔"

"اں آں تو کیا یہ جگہ جس سڑک سے قریب ہے؟"

زیادہ سے زیادہ چار فلاگ دور ہو گئے۔
 پار کر ابھی پانچ نہیں تھا کہ اعلیٰ کو پریش آگیا وہ اٹھ بیٹھا تھا۔ اور اس طرح
 نکلیں بھاڑ بھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا جیسے کچھ کچھ ہی ڈر ہو۔

"مروپ؟" عمران اسے گھورتا ہوا بولا "تھرا نام مروپ ہے نا؟"
 "ہر ہر ہاں سی نور۔" وہ اٹھا اور بڑے ادب سے

بولا

"دھری چو؟"

"ہاں سی نور؟"

"تھرا باپ گدھا تھا؟"

"ہاں سی نور؟"

"تم کہتے ہو؟"

"ہاں سی نور؟"

"چرا اٹھ میرے ساتھ؟"

وہ چپ چاپ اٹھ گیا تھا۔ اور پہلی پانٹ کی، تکیوں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔
 مردہ پادر کا انتظار کئے بغیر نکل کھڑے ہوئے تھے عمران خود بھی تیز چل رہا تھا

در انہیں بھی چار ہاتھ تھا۔ اعلیٰ صلیبی قی نامہ تھا عمران جو کہ کہتا اس کے خلاف سرگور کرتا اس طرح وہ لڑائی تک پہنچے تھے۔

نٹو نیسے تیسرے آدمی کو دیکھ کر پوچھا نہیں تھا۔ عمران اس کا نام پوچھنے سے کہیں نہیں لایا تھا۔ اور اس سے پوچھا۔ "مرو! تم بہت شکے ہوئے ہو"۔

"ہاں... ہاں... شادی میں تھا مجھ کو"۔

"اچھا تو یہاں بیٹ کر سو جاؤ"۔

بہت اچھا سی ذر۔

لاہر حرکت میں آکر اٹی جیتی مونی ائی کشادہ جگہ پہنچ چکا تھی جہاں سے اسے دلچسپی کے لئے مڑا ہوا تھا۔

اسی پائینٹ وہ مڑا تھا۔ کبھی عمران کی طرف دیکھتا اور کبھی اس اعلیٰ کی طرف جو ایک دھندلا اور بالک سے بہت کرے دے دے کے کی طرح سرخیم کی سیل کر رہا تھا۔ اسے وہی یاد پڑا کہ عمران پیل پائینٹ سیت مرثیہ پر دلچسپی گیا۔
"یہ تو میرت کے در سے پگل بر جڑن کا کہہ رہے ہیں پیچا تھا ہے؟" اس نے عمران سے پوچھا۔

"آج سے پہلے یہ میں نے کبھی اس کی شکل دیکھی ہے اور نہ اس نے میری دیکھی ہوگی"۔

"تو پھر وہ... مرو!"۔

دیکھا تم نے سنا نہیں تھا کہ اس نے اپنے وھوہ اور باپ کے گدھے سونے کو پی قسیم کر لیا تھا۔

"اوہ... ہاں"۔

"اس کے بازو میں دھانچے والا ہتھکڑی برائے نزلہ و زکام نہیں تھا وہ در ہتھکڑی کے لئے اپنی یادداشت کھیٹھا ہے۔ اس وقت اسے قلعہ پر مش میں ہے کہ وہ کہتا ہے۔ دھلی کیوں آیا تھا۔ کس کو جواب دہ ہے؟"

"خدا کی پناہ!"۔

"یہی اس قسم کی چیزیں ہیں درجہ چوری استعمال کرتا ہوں۔ اسے وہاں سے ساتھ لانا تھا کسی پہلے کے لئے پھر"۔

"نئے کون آخر؟"۔ وہ نہیں کس روٹی کی تلاش تھی۔

"ایک انگریز نوک ہے اس کے دو ساتھی اور ہیں۔ ان کی قومیت نہیں معلوم ہو سکتی۔ چوٹی غم بھی لوگ اسلگ کر کے لئے ہیں۔ روٹی سپر کے روپ میں تھی۔ اور ان دونوں نے پتا نہیں کون سا طریقہ اختیار کیا تھا۔ بہر حال وہ اس کے ساتھ آدھار گروں کی طرح اٹلی میں داخل ہوئی تھی؟"

"اور تھوڑا یہ مری... میں نے یہی سے تھوڑی باتیں سنیں تھیں مجھے۔ غرض بہت انگلیش آتی ہے۔ تھوڑے دنوں میں غیر سے آگاہ ہو گیا تھا۔ تو مری اس روٹی کا چھوٹا برا بھلا دیکھ لیتے آیا تھا۔"

"ہاں! اور جس چیز کے لئے تھوڑا آیا تھا وہ میری جیب میں ہے۔"

"وہ شاید تم نے کوئی منہ سی نوٹ بک لگاں تھی؟"

"جہاں خیال درست ہے۔"

"تو پھر اب اس کو لے کر گیا ہو گے؟"

"یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں میں سے ایک یہ خود ہی جوہر جن کے بارے میں مجھے اطلاع مل تھی اور روٹی تو پہلے ہی سے جانی پہچانی ہوئی ہے۔ بہر حال ان سے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ پوٹیم کب کہاں لے جایا گیا ہے؟"

اگر ایڈلارا کے آدمیوں میں تم جیسا کوئی پھرتا اور زمین آدمی بھی جوتا تو شاید
اٹلی پر ایڈلارا کی حکومت جوتی میرا مطلب ہے
"کچھ گیا خواہ مخواہ میری تعریفیں کر کے میرا دانا ڈال دیا۔"
عمران اٹھ اٹھا کر بولا۔



الفرز سے ہے حد پریشان تھا۔ کیونکہ باس نے بھی رونی میں دلچسپی لینی
شروع کر دی تھی کسی دیکھی بھلے ریزی نہیں لگا تھا لیکن بھلا میری کہاں کہ
تھا کہ وہ الفرز سے کو جیت زیادہ جو کس رہنے کی ہدایت دینے آیا ہے۔
الفرز سے عورتوں کے سلسلے میں اس کے راز سے بھی طرح واقف

تھا !

چوبیس عدد بکریوں پر یہی نہیں پال رکھی تھیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس
کے انداز میں پھیرا پان درہا ہو۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا تھا کہ ایڈلارا سے حد
خشک آدمی ہے۔ اتنا کیکڑیاں رکھ چھوڑنے میں کوئی مصلحت ہوگی۔ کسی
خاص مقصد کے لئے یہ فوج تیار کی گئی ہے

لیکن الفرز سے ان لوگوں میں سے نہیں تھا۔ ایڈلارا سے
"قرب رہنے کے جتنے مواقع تھے تھے شاید کسی دوسرے اہل حق کو نصیب
ہوئے ہوں۔"

اس وقت بھی ایڈلارا اسی عمارت میں موجود تھا اور الفرز سے سے

دونوں کے بارے میں گفتگو جو رہی تھی۔

"تم اچھی طرح ہوشیار ہونا اس پر خاص طور سے نظر رکھنا کہ انکی نگرانی
کون کونسی ہو رہی۔ ایڈلارا نے کہا۔

"نہیں باس! میں پوری طرح جو کس ہوں یہ عمارت سے باہر نہیں نکلتے
جب تک میں ان کے ساتھ رہوں انہیں بھی اپنی ہم کی اہمیت کا احساس ہے"
الفرز نے نے مضطربانہ انداز میں کہا۔

"ان شیر ڈو ڈال دے جیسے کا اچھی معلوم کرتا ہے۔"

"وہ کونسا ہے کہ جیت مقلد ہے اور کب کے مانے ہوئے سبب ان میں اس کا۔
شاعر جوتہ ہے؟"

الفرز کے کی ہے یعنی پڑوسی جا رہی تھی۔ ایڈلارا اسے بہت خدمت دیکھ رہا
تھا اور الفرز سے کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے خود اس کا زمین پر چلنے کا پہلا
کی آنکھوں کو یہ سب کچھ تھانے دے رہا تھا۔

دفتر، ایڈلارا۔ میں ان دونوں کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں۔"

"کلب کیوں باس؟"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں ہیں۔"

"میک اپ گرگ نہیں باس سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"کیوں ہیں پیدا ہوتا؟"

"تقریباً سب سے دیکھتا ہوں انہیں۔"

"کتنے قریب سے۔۔۔ کیا کبھی ان کے گاہوں پر اٹھ پڑا ہے؟"

"سوالی حق میں پیدا ہوتا ہوں۔"

"میں انہیں چیک کرتا ہوں۔ رات کے کھانے کے بعد والی کانی میں

عمرانی میرین

جزے بکھنے لگے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اگر اس طرح ایڈلارا کی رسائی توڑی تاکہ
رسکتی ہو وہ کافی میں خواب آور دوا دینے کی تحریکیں پیش کرنا پیسے ہی ملازمہ لگا
چکا تو اگر وہ ایک اپ میں تو نہیں ہے۔

مڑے حد خواب ہو چکا تھا۔ رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی اور وہ دونوں
بہن خوب گلاب میں مچا بیٹھے تھے آج سے پہلے کبھی سنا نہ لایا کہ لے
خیرت محسوس نہیں کہ ایک دوا دار کہنے کی طرح اس کے پیچھے دم ہڈا پھر اٹھا۔
لیکن یہ معاملہ اگر وہ ردلی پر نظر رکھتا ہے تو اسے کھانا چڑھے گا۔ اسے اپنا
دادا ڈان الفریڈو یاد آگیا جو ایک عورت ہی کے لئے ایک سینی شہزادے کو
قتل کر کے اٹلی جہاں آیا تھا پھر یہیں دوسری عورت سے اس کا باپ پیدا ہوا
تھا۔ اور یہ خاندان اٹلی کا کبھی نہیں گیا تھا۔ پچھتاوے کا ایڈلارا اگر اس نے ڈان الفریڈو
کے پوتے کی عورت پر مدھڑ بٹنے کی کوشش کی ہر حال اب اسے خاموشی سے
حفاظت کا شاہہ کرنا چاہیے۔ دماغ ٹھنڈا رکھ کر۔ ایڈلارا اسی پہلے
یہ دروازہ بلبے کے اس کی کھوپڑی میں ہر طرف کی سل رکھتی ہوئی ہے پھر سے وہ
اعلیٰ ترین فی صاحب علم بھی یاد آ رہا اور وہ شدید مٹنے کے باوجود بھی سکڑ پڑا وہ
تو یہ ایڈلارا سے بھی زیادہ ٹھنڈے دماغ کا دمی معلوم ہوتا ہے بھی تو
ایڈلارا بھاگت پھر رہا ہے دلیا معلوم ہوتا ہے جیسے پوری فوج لے کر ٹہل میں
گھس رہا ہو۔ حلاکو پولیس بھی اس کے نیچے ٹھہرا۔ اسٹیر کی تباہی کے بعد پوسٹ
بھی حرکت میں آگئی تھی لیکن شاید کسی کی ریشہ دواں اب بھی جاری ہیں۔
اسی لئے ایڈلارا کو یہ خیال کہ یہ ٹھکانہ اصل ہی میں یا نہی کے آدمی ہیں۔
جوں توں کر کے الفریڈو نے وہ رات گذاری تھی اور نائٹ کی میز پر
ردلی سے پوچھ بیٹھا تھا کہ آرام سے سوئی ہے یا اسے بہن کوئی تکلیف ہے پھر

خواب آور دوا ملا دیتا ہے۔

یقیناً کہ...

یہ کیا کجس نگاہی ہے! ایڈلارا میرین شیخ محمد ہمارا

انگل۔۔۔ کہ نہیں باس! دراصل اسی وقت میرے پیٹ میں تکلیف
ہے۔ اور اردن میں اس طرف شوجہ ہو جاتا ہے۔
"اچھا خواب تم آرام کرو" ایڈلارا اٹھا جواہر لالا یاد رکھنا کافی میں خواب
دوا۔۔۔۔۔

"بہت بہتر اس" الفریڈو سے ہوا۔ اور شاید یہی دوا ایڈلارا کے نون
کے ساتھ ہی نون کا احساس بھی اس کے ذہن کی گڑبگڑ سے اٹھ آیا تھا
ہی وہ کمرے سے باہر نکلا میرا دی طور پر الفریڈو سے بھی اٹھ گیا تھا اس سے قبل
کبھی اس نے جاننے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ کدھر سے آتا ہے۔ اور یہ
رد کیجئے کا قیل کی آواز کدھر جاتا ہے۔ لیکن وہ دوہرہ پوچھ سکا شاید اسطوری طور
پرے توں سے سرزد ہوا تھا کہ وہ کمرے سے باہر نکلیں ایڈلارا لوہی دھڑکی
میں آستہ آستہ آتے پھر جا رہا تھا اس کی پشت الفریڈو کے طرف تھی
اور پھر ایک ایک اسے زمین ٹھک گئی الفریڈو سے لکھ کر بھیجے ہٹ آیا اس
کے درم درم دکان میں بھی نہیں تھا کہ جس رات میں مقیم ہے اس میں کوئی ایب سیکان
نظام بھی موجود ہو گا۔

وہ کمرے میں بیٹ آیا اور بے خیالی میں ٹھہرا تو اس عمارت میں سے سب کچھ
بھی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہر کمرے میں ایڈلارا کی رسائی ہو سکتی ہو خواہ اس کا دروازہ
متعلق ہی کیوں نہ ہو اور اسے ردلی کا بھی خیال آیا۔ میں اس کمرے میں بھی۔۔۔۔۔ الفریڈو
کی منجھلیاں مٹتی تھیں۔ اس شدت سے دانت پر دانت حمائے تھے کہ

خیال کیا کہ ایک جفتے کے بعد اس قسم کا سوال اٹھانے ہی کب نہ لگا۔ تو وہیں
رات گزارنے کے بعد ہی پوچھنے کی بات سمجھ کر وہ لے کے جبرے پر پہن کر حیرت
کے آثار دکھائی دینے پھر وہ سس پڑی اور بولی کیا یہ کوئی لطیفہ ہے؟
"ہیں۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔ "واصل ہیں کی آپ دہرا۔" اچانک ایسی پوچھتی
سے کہ آدمی نفع میں مبتلا ہو جاتا ہے پھل رات میری یہی کیفیت تھی میں نے سوچا
مکن ہے۔
"ایسی کوئی بات نہیں۔ میں گہری غیند سوئی تھی۔"

دن بھر وہ اسی قسم کی اگھڑی اگھڑی باتیں کرتا رہا اور بعد میں پچھتا رہا تھا
کچھ سمجھ ہی میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کی ذہانت اور بدلتی کب کب غائب ہو گئی ہوگی
ذہنی کیفیت سے تو پہلے کبھی دوبار نہیں ہوا تھا۔ "وہ۔" یہ پیدا "وہ ذہانت
پہیں گم ہو گیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کتنا سے آئی لا رہا بھی اسی عورت میں
مستحق طور پر رہا ہو بعض یوزکرنا ہو کہ اور کہیں سے آیا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ
تھر خٹنے سے اس کی لاسکی کا میں بیٹھ کر گڑبڑا جاتا ہوں وہاں سے یہاں یہی ٹاٹا
کر دی جاتی ہوں۔ ہر حال اس کے اور دردی کے درمیان آئی لا رہا کہ بصورت محسوس
تھا۔ لیکن اس رات تو سے اس کے حکم کی تعمیل کرنی ہی تھی۔ رات کے کھانے کے
بعد کی کافی میں جواب آ رہا تھا شاید کوئی گئی تھی اور وہ دونوں وہیں بیٹھے بیٹھے
سو گئے تھے۔ آج کی طرف جھپکے تھے اور ان کے سر ڈرائنگ ٹیبل پر ٹکرائے تھے۔
آج وہ انہیں کافی نوشی کے کمرے میں نہیں لے گیا تھا۔ ڈرائنگ روم میں ہی کافی
طلب کوئی تھی۔ ڈولی کو اس حال میں دیکھ کر اس کا دل ڈوبنے لگا۔ پتہ نہیں کہ
اس کے سینے میں بالکل بھر کا سا ذہن ہو کر رہ گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد آئی لا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا پہلے اس نے اس

شیرڈ کے کان ٹوٹے تھے۔ دیکھ کر جیسے ہی ڈولی کی طرف جھکا انفرڈ سے
بولا۔ "کیوں باس کی وہ میک اپ میں سے؟"
"جیس۔" اس نے کہا اور ڈولی کے کان پر ہاتھ بھرنے سے لانا تھا کہ
انفرڈ سے بول پڑا۔ "یہ بھی ٹھیک ہی ہوگی۔"
"خاموش کھڑے رہو۔ آئی لا دانے سرور پہنچے ہیں بولا

انفرڈ سے خون کے گھونٹ پانی کر رہ گیا۔ دیکھے اس کا دل چاہ رہا تھا
کہ اچانک آئی لا پر نوٹ پڑے خود پھر انعام کچھ بھی ہو۔

"یہ بھی میک اپ میں نہیں ہے۔ آئی لا دیکھتے سنا تھا پورا
لیکن کیا یہ کسی پڑے میں ہے؟" انفرڈ نے مسٹر ہانڈ نڈر میں پوچھا
"اچھا لو پیرا کیا ارادہ ہے انہیں تو دیں اٹھا کر خوب گاؤں پگھلاؤ گے۔
نہیں..... نہیں؟"

"کیجی ہوئی کافی جیکر اگر اتنی ہی مقدار میں دوسری ڈولاد پات ایک آئی لا
لے گا اور کمرے سے چلا گیا۔"

اس کے لئے ایک کدی سی گالی انفرڈ سے گئے ذہن میں گزرتی تھی لیکن
اسے وہی کرنا پڑا جس کی ہدایت ملی تھی اس کے بعد وہ اس سوچ میں پڑ گیا
تھا کہ ہے وہی تھوڑا دوبارہ ان کے بیڑا بھرنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ ان کے
حال پر چھوڑ دیا جائے مرکز نہیں۔ ذہن نے جواب دیا۔ آئی لا اسی حالت
میں موجود ہے جو کتنا سے اس نے یہ چال مضم اس لئے ہی کر ڈولی اپنی خوب گاہ
میں منتقل ہوئے پائے ایسی کی جیسی یہ مارا کہ پنے کی بجائے اس کمرے سے تیر
پہنچے ہیں جس کے کلاس نے بنی سرسٹر کو چھک دی تھی وہ ڈرائنگ روم میں
ہی بیٹھا رہا تھا۔



عمران اس سے کچھ بھی نہ معلوم کر سکا۔ اس نے اپنے بارے میں بتایا تھا کہ وہ
 بنیہو اس میں رہتا ہے۔ لہٰذا کسی نے اسے اس کام پر آمادہ کیا تھا وہ سنیں جانتی
 کہ لڑکی کو نہ ملے اس آدمی نے مقتول مہاراجے پر اس کی خدمت حاصل کی تھی
 وہ لڑکی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ وہ دوسری صبح پھر اس کے گھر پہنچ کر سنا کہ مقتول
 مہاراجے پر اسے ایک کام ادا کرنا پڑے گا۔ رہا اس ہفت میں اپنا خلیہ بھول آن
 اگر وہ چاہے تو یہ آسانی اسے وہاں سے لے سکتا ہے۔

اور یہ وہ تھپے کے لئے میرے گھر پر تھا اور لڑکی نے کہا اب وہ
 انکشاف کے اثرات سے آزاد ہو چکا تھا۔ جس نے بارہ گھنٹے تک اسے خود لرزوں
 کی سی کیفیت میں قید رکھا تھا۔

وہ اب بھی بچل ہی پرستے لیکن اٹلاوی کو لا پانچ کے زیریں حصے میں منتقل کر
 دیا گیا تھا۔

آخر پتہ کیا ہے؟ انہوں نے عمران سے پوچھا
 "وہ ایک حربہ کارہی گرگا جو ہمارے تپا کر دینا چاہتا ہے۔"

"تو عرب اس کا کیا کر دے گا؟"

"میرا پیسے تک اسے رکے رکھا جاتا ہوں۔" عمران نے کہا۔ اس کے بعد
 سر جی نے کہا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔

"جیسی قدری مرضی! میں بھی تمہارا ہی اور فی الحال اس لا پانچ کو بھی پانچ

کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ پندرہویں سے قبل اس کی دلیس ممکن نہیں۔
 خوب انجی طرح سوچ لو کہیں بعد میں ٹھیک ہو جائے۔"

میری ذرا دلی۔ اب اگر میں ایسے پیار سے دوستوں کے لئے تنہا بھی نہ کر
 سکتا تو کتنے سے میری زندگی پر تہ

عمران نے اٹلاوی سے اس کے گھر کا پتہ معلوم کیا تھا۔ اور پھر اسے اور پہلی ٹیٹ
 کو میں پھر کر نوڈل کھڑا ہوا تھا۔ اٹلاوی نے میٹرنگ کے قریب کا پتہ کھوا یا تھا اور
 یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ سچ ہی بولا ہو۔ لیکن عمران نے اس پر ذرا برا بھی نہ کر دیا
 نہیں کیا تھا۔ اگر اس نے غلط نہ کیا تھا تب مطلب ہوا کہ اس پر جانے کی توجہ کو خارج
 از اس کا قرار نہیں دیا جاسکتا تھا۔ مگر حال وہ اس عمارت کو ڈھونڈنے میں کامیاب
 ہو گیا جس کے ایک ٹیٹ میں اس نے اپنی رہائش تہا لی تھی۔ وہ اس ٹیٹ کے
 سامنے بھی جائیسی ادھار کی ہیں کے بین پر نکل رکھ دی۔ کسی نے دروازہ کھولا تھا یہ
 ایک قوی۔ توجہ آدمی تھا۔ عمران کو گھور دیکھنے کے لئے اٹلاوی میں پوچھا کہ کیا بات
 سے تم کو برا؟ سوال اٹلاوی میں ضرور کیا گیا تھا لیکن وہ کسی اٹلاوی کی اٹلاوی میں
 تھی۔ لہٰذا میری کل تھا لیکن ان کا فیصلہ غلط کے ساتھ ادا نہیں کئے گئے تھے۔

میری ذرا مسیحا نہیں رہتے ہیں؟ عمران نے بڑے ادب سے پوچھا

"جان۔ کون؟"

"میں درلی ڈیاگو سے آیا ہوں۔" عمران بولا

"درلی ڈیاگو۔" اس نے اس طرح کہیں کہیں میں جیسے درلی ڈیاگو اس
 کے لئے کوئی نیا نام پر پھر دیا تھا۔ "اچھا۔۔۔۔۔ اچھا۔ کیوں آئے ہو؟"

"میں درسیلا کا ایک بیٹا ہوں۔ ان کے گھر لوں تک پہنچا۔ تب لیکن میں فور
 آپ اس کے خاندان کے فرد تو نہیں معلوم ہوتے۔"

۱۰۲ آ جاؤ۔۔۔ میں اس کی چری کو لانا ہوں۔ مہادی ہوں
مرسیا لڑکا۔

اچھا۔۔۔ اچھا لڑکیہ۔

وہ عمران کو کہہ کر سے بن بھاکر چلا گیا بھراک لڑکی کرے میں داخل ہوئی تھی
اور وہی آدمی اس کے پاس تھا۔

کہا بت ہے؟ لڑکی کی اطلاع ہوئی دار نہیں تھی لیکن وہ بھی الما زبان
نہیں صدم ہوئی تھی۔

اسی دور مرسیا نورانی ڈیڑھ گز کے ایک بہت میں چھپے بیٹھے تھا وہ آپ کو بینا
بھرا پایا ہے کہ میں غلط ہے مہادی۔

لڑکی نے مڑ کر مرد کی طرف دیکھا تھا عمران نے اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار
دیکھے تھے۔

اس نے یہ نہیں بتایا کہ غلط ہے کیونیت کیا ہے لڑکی نے عمران سے پوچھا
نہیں سی فوراً انہوں نے یہ نہیں بتایا۔

کیا تم وہیں بیٹھ کر۔

بہر دوسرے ست میں عمران نے کہا اور سوچنے لگا کہ مرسیا نے پہلے گردن ہی
کھڑائے کا انتظام کیا تھا لیکن وہ اس لڑکی کو اپنی طرح پہچانتا تھا ابتر مرد مس
کے لئے اجنبی تھا۔

ہم تمہارے ساتھ ہی چلے گئے۔

مجھے خوشی ہوئی آپ کی حدت کہہ کے کیا آپ کے پاس گاڑی موجود ہے

اور کون ٹیکسی والا جانے پر تیار نہیں رہتا۔ ابتر اگر پہلی بیک لگا کر لے گیا جائے
تو سہ ماہی جانے کیونکہ نورانی ڈیڑھ گز سے خالی رہیں آنا پڑے گا۔

۱۰۳ اسے اس پر گاڑی ہے

نسب تو بھریٹھک ہے۔

وہ بات سے دہرائے تھے اور سرگرمی کے کنارے کھڑی ہوئی ایک گاڑی
میں جا کر بیٹھے تھے وہ دونوں آگے بیٹھے اور اجنبی ہی کو کھل سیٹ پر بٹھایا تھا جب
گاڑی پہلی دی سڑک پر اس جگہ پہنچا جہاں سے ایسا جاب کیا راستہ
مغرب کی طرف چلا گیا مہادی عمران نے گاڑی کو اس وقت پر روک لیا کہ کہا لیکن
اجنبی سیٹ سے اتر آئی۔

ہم مارتے ہیں۔

اس راستے پر دور دیہ پانچ کے اونچے اونچے درخت کھڑے تھے ایک ایک
صریٹے سے نہیں جاب مڑے کر۔

یکور۔ کیا ضرورت ہے آگے مڑنے کا؟

چھوٹا تو کڑی۔ کیا روک کر میری ایک بات۔ وہ بیٹھے ہار کے بدحواس
جا رہے تھے گا۔

مرد نے بیک لگا کر گاڑی کو روک کر لیا اور اسے بیڑ لگا کر
انجن بند کئے بغیر لڑکی کی طرف مڑا۔

اگر کسی فور مرسیا۔ مارتے اور صبر گزرتے تو مجھے آپ کے پاس پہنچ کر
کیا ضرورت تھی۔ اس طرف سے ہم سب سے اسی بہت کے قریب پہنچ گئے۔

مقتل۔ وہ کہ بات ہے۔ مرد صبر کر لیا اور پھر گاڑی تباہی سہل سہل

نہ مڑی گئی لیکن وہ جیسے ہی کسی تصادم میں پہنچی تھی عمران کا پہنچ لڑکی کی کھڑکی

سے جھلکا تھا ساتھ ہی اس نے کہا بھی تھا۔ لڑکی کا بھی اڑ جانے کا درد لگاڑی

روک کر انجن بدکرد۔ دھکی دھکی میں دی گئی تھی اور انداز اسٹارٹر لگا دیا

تھا۔ باہر دھوپ میل رہی تھی وہ دیوان کی طرح پوری عمارت میں دوڑ رہا تھا
لیکن اندر تو وہ رکھا ہوا دینے والے کے بارے میں غلاموں نے بھی لاٹھی لٹا کر کچھ
اور تیار تھا کہ کالی لوشنگ کے کمرے میں کت دیر ہوئی نا شہر میز پر گھایا جا چکا ہے۔۔۔
الغرض اسے عمارت کے باہر بھاگتا چاکلوں کی طرح چاندی مرمت دھڑا پھر رہا تھا۔
پچھلے ٹیکو میں ساری گلابی، بیجا، حور، جنیس وہ پھر پٹ آیا بڑی طرح ادب رہا تھا۔
اب میں اس کا رخ ڈائینگ روم ہی کی طرف تھا وہ اب یہیں تو ایک بار پھر اسے جوں
پر ایکسپلرک ڈائینگ ٹیبل کر سیں سمیت موجود تھی۔ اس نے دل ہی دل میں ٹیلاوا
کو یک لندی سی گالی دی اور پھر یک ایک خود اس کی شاندار ملا جلیں بیدار ہو گئیں
اور اس نے کسی طرف نہ بچکے کہ طرح جین تروڑ کر دیکھ لیا کہ لازم دوڑتے ہوئے
اس طرف آئے تھے۔ الغرض اسے دلدار اور ادب اور اضافے مصروف۔۔

صورت۔۔۔۔۔ صہوت کے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر وہ دھرم سے کرشم پر
آ رہا تھا۔ جب سے شوق سے پہنچ گئے اس کے بعد وہ انہیں بندے خانوں کی بھاگ دوڑ
شمار دے وہ سوچ رہا تھا جیتے ایڈا مارا ایک ٹیکو میں نماز ادا کر رہا اور اسے اب تم
دیکھنے سے بچو۔۔۔۔۔ کیا میں یہ دھوبوں پندرہویں صدی کا کوئی اسپیشی ہوں
کہ اس اور ٹیکو جی کے کسی کا زمانے کو مافوق الطہرت بھولوں گا۔

نہا پد لازم اسے یہ خوف کو کچھ لائے تھے جوں کا مانع تھا اس نے الغرض اسے
گو کرشم میں لانے کی تدبیریں شروع کر دی تھیں اور الغرض اسے اتنے دیر میں
بہن کی تھا تنویری دیر بعد ٹھوگ لیکن حور فرہ لطف سے ڈائینگ ٹیبل کے کونوں
کی طرف دیکھ جا رہا تھا۔

کیا برا تھا سی نور۔۔۔؟ تمہارے لیے ادب سے پوچھا
بالک۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میرا انداز مرض ہے کبھی کبھی

پڑتے ہیں۔ اب ٹیکو میں ٹیکو یہ قسم جاو۔۔۔۔۔ لیکن ہر قسم ٹھہر جائے۔

بہت بہتری نور۔۔۔۔۔

جب وہ سب جیسے گئے تو الغرض اس نے اس سے بھی کمرے سے نکلا پٹے کو کہا
اسے عمارت سے باہر بھاگتا چاکلوں کی طرح چاندی مرمت دھڑا پھر رہا تھا۔
اتنی اہمیت میں دی تھی کس غلام کی طرف ترجیح ہی نہیں پڑتا تھا پاپے کام سے کام
رکھتا تھا۔

ایک دن تیار ڈ۔۔۔۔۔ الغرض اسے چاروں طرف دیکھا ہوا ہوا۔

ایسی نور۔۔۔۔۔

اس عمارت میں مجھ سے پہلے کون رہا تھا۔

کون بھی نہیں۔۔۔۔۔ سی نور۔۔۔۔۔ تو پکینی کاماں غلام سے بھان آتے جاتے
رہتے ہیں۔ لیکن اب میں حکم ہے کہ مستحق طور پر آپ کی بات داری کریں۔

جھا۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ یہ تیار نہیں کب سے ہو گا۔

نظر کچھ پڑنے لگا پھر بولا کم دشمن اس سال کچھ بیٹھے سی نور ٹیکو کی
میتھ سے لڑ رہا تھا میں کا ڈٹ ڈی دی سین کا ٹر بھی رہ چکا ہوں

نہیں۔۔۔۔۔ تم بہت قائلستہ دی ہو میری طلب نہیں تھا۔

ٹیکو یہ سی نور۔۔۔۔۔

میں دراصل یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ عمارت آسیب زدہ ہے؟

میرز نہیں سی نور۔۔۔۔۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دس سال میں میں نے یہاں کچھ بھی

نہیں دیکھا۔ البتہ کا ڈٹ ڈی دی سین کے کیل کا ایک حوتہ غلام آسیب زدہ تھا۔

اسے ہمیں جھوٹا۔۔۔۔۔ جھا اس عمارت کی بات کر رہا ہوں۔

نہیں۔۔۔۔۔ سی نور۔۔۔۔۔ اگر اجازت ہو تو میں پوچھوں کہ آپ کو کس بنا پر اس کا

چو یہ ہر اچڑ زخم ہاں اٹھل کر کے کس جگہ ذخیرہ کیا ہے ؟
 مہم ... میں نہیں جانتا۔ کوہ اُلی کیوں آتے ہیں۔ لیکن برے دوست ہیں۔
 زخم نہیں جانتے کہ کوہ ان کی ٹہنیوں کو کھیر کر مٹے بیٹھا شروخ کر دیتا ہے کہ
 وہ اپنی زبانی ہند رکھیں مگر تم انہیں کس دہت سے روک رہے تھے۔
 وہ پھر چلنا پھرتا دانتوں میں رہا کہ حاکم سے بگڑا۔
 اگر میں تم تینوں کو پاپس کے حوالے کر دوں تو کیسی رہے گی۔ دلفتن عمران کا
 لہجہ بدل گیا :
 خن ... نہیں ۔

اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ وہ بڑا آدمی جس نے کہ اپنی دولت میں بیس کی
 باطنی حکومت قائم کر رکھی ہے چند دنوں کا مہمان ہے۔ اگر تم ان دنوں سیٹ ہو تیس
 کے حوالے کر دیئے گئے۔ اور اس ملک کا سفارت خانہ بھی لوٹ گیا کیسی حس سے
 دونوں کا اتفاق ہے تو وہ بڑا آدمی بے دست و پا ہو جائے گا اور تم میرے کے پیچھے
 اڑ جاؤ گے۔
 اٹھادی کا چہرہ زرد پڑ گیا آنکھوں کی سرخی غائب ہو گئی سینہ نوہار کی دھجکی
 کی طرح جھٹے پھٹنے لگا۔
 اگر تم نے ذخیرے کی جگہ بتادی تو کم از کم نہیں فوج پوزی دوں گا۔

ان دنوں کو یہاں سے چائے جاؤ۔ وہ آہستہ سے بولا۔
 ان کی تلخی پر ماہ ذکر ہو۔ یہ ابھی دس گھنٹے تک زخم تھیں یہاں بھی
 ملے اور نہ تھپاری کوئی بات ہی ان کے ہتے پڑے گی۔
 اوسٹا ہوائس۔ وہ آہستہ سے بولا۔ سیٹ دسٹ۔ اسپا دیشور۔
 اگر یہ اطلاعات غلط نکلیں تو ؟

ایڈلارہ

خبریں سی نور۔ میں کہیں جھاگ کر جاؤں گا۔ علی ... لیکن یہ دونوں میری
 گردن کٹا دی گئے۔
 تفصیل نہیں : ہمیں ان کے سفارت خانے کے حوالے کر دیں گا۔ اور سفارت خانہ
 ہرگز یہ دچکے گا کہ کتا کی پولیس کے کلاں میں اس کی جھنگ بھی پڑنے پائے۔
 مگر اگر انہوں نے تھپارام لیا یہی تو ہمت سفارت خانے کی حدود میں رہے۔
 جانے گی۔

یقین کر دوں۔ میں نے تمہیں وہی جگہ بتائی ہے جہاں پینا بھا جاتا ہے۔
 آدھ کی اداس کلی ہے ؟

ہر دو ماہ کے دوران میں دس کو گرام۔

اور وہ وہیں پینا دیا جاتا ہے۔

میں خود پینا ہوں۔ دودن ہوئے یہ کھپ پینا پائی تھی۔

اداس کی طرح حلقے سے ؟

رہم سترز لینڈ کے ایک نیک میں فتح کر کے رسید ہیں دی جاتی ہے۔ وہ ہم
 تینوں کا سترز کا دھت ہے رسید حاصل کے بغیر ہم مال حوالے نہیں کرتے۔
 اور مال کی حوالگی تم ہی کرتے ہو۔

اب سی نور۔

اندازاً آٹھ راتیں رہے گی۔ تم جیسو کے نام پر۔

مجھے اندازہ نہیں ہے۔ لیکن چیک پرائیڈ کے دستخط ہوتے ہیں تب ہی رقم
 مل سکتی ہے۔ اب وہ سب تو ڈونٹا گیا۔

کوئی چیک کب ہے تمہارے پاس۔

ملک ... کیوں ؟

"مجھے کچھ بھی نہ چاہیے۔ بس چاہتا ہوں کہ تمہاری رقم و دسپنہ نہ پاسے۔ بلکہ تم ہی سب شہم کر جاؤ۔"
 "نہیں... نہیں... انہیں ان کے حکم میں پچاسی نو نہ ہو جائے گی۔ جہاں بھی ہوں گا وہ صند کر رہا ہوں گے۔"
 "بجو اس ہے... سفار خانے کے حوالے گئے تو غریب کھو۔"

"تنت... تو یہ کیسے ہو گا سی ڈر۔"
 "سب سے بچوں پر وہ لوں کے دستوں کا دور تھا رہے حوالے کر دوں گا۔
 پانچ سو تو ہر گاڑی تھا رہے پاس۔"

"ہے سی ڈر... اس کی آواز سے سسرت آمیز جوش کا، تمہاری ہر ہر
 "تمہارا اور کہ فی ساقی؟"
 "سوال ہی نہیں چلا ہوا۔"

"کیونکہ ایک بات تادیں۔ میں کھلے دہ سے لوگوں پر اعتماد کر لیتا ہوں مگر دھوکا
 ہوا تو پھر دینا کے کسی حصے میں بھی سر نہیں چھپانے دیتا۔"

"اد میں یہ مجھ تادیوں کہ میں صرف اسپاڈیشہ ہا ٹنگ کی بات کر رہا ہوں
 اور وہاں سے کہیں اور آگے جاتا تو کچھ س کا حکم ہی نہ۔"
 "مجھے اندازہ ہو جائے گا کہ تم کچھ کہہ رہے ہو یہ غلط ہیں میرے صرف ایک
 سوال کا جواب دو۔"

"وہ کیا ہے سی ڈر؟ اس نے لنگھوں سے دوسرے تیدیوں کی طرف دیکھتے
 ہوئے پوچھا۔ وہ دونوں بیٹھے بیٹھے ہی سو گئے تھے۔
 "تمہارے معاملات کسی سے بڑے ہوئے تھے اور نہیں رسید کہاں سے ہوتے تھے
 "یہ الٹا ہی خیر اندیش نام کا ایک دوسرے۔ اس نے کہا اور ڈاک کی

طرف اشارہ کر کے لولا۔ جس کا پتہ اسی سے ملتا تھا۔ خود اس نے گفت و شنید
 نہیں کی تھی۔ مجھے پتہ چل چکا تھا۔ مجھے وہاں سے رسید ملتی ہے۔ اور میں... مل
 سینٹ وینسٹ میں اسپاڈیشہ کے بائیم کے حوالے کر آتا ہوں۔"
 "تم سیرج بل رہے ہو۔ اب تم میرے ساتھ اپنے گھر چلو گے۔ تمہاری گاڑی
 ڈاک کے قریب موجود ہے۔ وہاں سے چیک بک لائیں گے اور نہاد کام ہو
 جانے گا۔"

"لیکن اس کا کام دوسری طرح ہوا۔ جیسے ہی وہ دونوں ڈاک سے اتر کر گاڑی
 کی طرف بڑھے تھے۔ سربازوں نے کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر گویا مقدود عمران نے بڑی
 پھرتی سے ایک طرف بھاگ نکلی تھی اور اس کے قریب ہی مٹی کی ٹی۔ وہ
 تھکا باز ہیں کھڑا، ہوا نشیب میں دو کھڑا چلا گیا۔ دھیرے دھیرے آواز نکالتے ہی
 حیات گیا تھا۔... ابھی تا کہ جب پوری طرف نہیں پھیل تھی۔ فحش میں خاصا حال
 تھا۔ شاید ٹارگٹ کرنے والے اس کے بدوہل ٹھکانہ مناسب نہیں سمجھا تھا۔ وہ
 ادھر سے وہ آسانی نشانہ بنایا جاسکتا۔ ابھی وہ سننے بھی نہیں پایا تھا کہ ایک
 نو درد وار دھمکے سے قضا لڑا اٹھی۔"

"خدا دندا۔! وہ دانت کھینچ کر گید پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ اپنے مضبوط
 بال نرج فوج کا جبر سے رنگ کر کے لگا تھا۔ دھمکے کی وجہ سے آس پاس
 ہلکی آواز تھی جی جی جی کسی کسی کا ہوش نہیں تھا۔ مگر سنوٹی والوں سے
 بچا جھڑا چکا تھا۔ اور اب ایسے ہی سناتا دوتا جا رہا تھا۔ ڈیرے والوں میں
 صرف وہی ایک کر تھیں تھا۔ اس جیسے نہ جانے کتنے تھے۔"

"دوسری طرف ڈاک پر اب اس جگہ کوئی لایح نہیں تھی جہاں کچھ دیر پہلے
 جتن مراکتی کے دوست اٹھنے کی لایح تنگ لگ رہے تھے اور دھوئیں کا کثیف

الک۔ کون آگیا ہے؟ بڑھا چنگ بڑا۔
 جس میں اچھل کر کھڑا رہا تھا۔ اور دلکش ہتھ کی طرف دھڑلادی حق جرف
 کے بنے کچھ بھی نہ چڑا

بکہاوت ہے؟ اس نے ہنسنے سے پرہیز کیا۔
 اس نے اطلاع دی ہے کوئی آگیا ہے؟
 کہیں اس ناچر اہل جوت بھی اٹھا رہا ہلا اور کون آ سکتا ہے
 بتوں تباہ ہے۔

چوڑی کھین۔
 وہ جو کوئی بھی ردا سر میرا، اس سے چٹنی کھڑی چھوٹ چھوٹ کر رونے
 جاری تھی۔

الک۔ ... کون ہے؟ پوچھنے سے ہلا کو کھین سے پرہیز کیا۔
 اسے دہری ہے۔ ... پھلین والا۔
 سن لیکن۔

ہنسے ہاں بدست کرو۔ دوسرے بیٹے میں ہے درد آپ کی محبتی صاحب
 کسی اور کو اس طرح ہر نہیں فرما سکتیں۔

یہ کیوں رورہی ہے؟
 وہ کبھی سے بڑے اچانک اس طرح سے ہیں تو یہی ہوتا ہے۔ تباہی عقل
 تو جو دوسری انصاف نے پرلی ہے۔

اچھا... اچھا... تو اس میں تلافی ہونے کی کیا بات ہے؟
 دوسری طرف عمرن میرا ہے کہہ رہا تھا۔ اب بس بھی کرو درد میرا دوسر
 پرکپ ڈاؤن ہو جائے گا۔

جیسے لے گاں ہاتھ رکھ کر لادو دیتا دھک لگائی۔ ہم کو بھی کوئی یاد کرتا نکلتا
 اچھا تھا۔
 تم کیا نہیں مانی کر اسالا جو سب لاؤ۔ جوت بنا کر بلا۔ اس کے دانت بھی
 لگے پڑ رہے تھے

ایک میرا نے اسے چور دیا اور دو تہی ہولی خاک کی طرف چلی گئی۔ اڑھیا آہستہ
 آہستہ اس کے پیچھے چلی گئی تھی۔ اب عمرن ان بکوں کی طرف پڑا۔
 دم توڑ جانے نہیں جا رہے آواز نہ پہنچاتے ہوں ہم لوگ تھامے ہی جاؤ۔
 ہنسنے دیے سن کر کہا۔

تم سب غیرت سے بڑا!
 ابھی تک تو غیرت مند ہی ہے۔
 لیکن شاید اب نہ رہے۔
 کیوں؟

اس کے آدمی ہاں جھڑپوں دور دو دھک پھین رہے ہیں ابھی میرے یا میرا
 کے ہٹنے کے امکانات بہت کم ہیں!
 اور حوکن اس کے گا۔

میں اب اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہا۔ ایڈلاوا کھین کی ڈلی نہیں لو ہے
 کا جاتا ہے۔
 تم جاؤ بیٹی: جو کہہ کر گئے کریں گے ابھی تک تو یہیں گھر سے زیادہ آرام نسیب
 تھامے۔ دیر لے لے کہ پھر وہ بھی اسی طرف چلا گیا تھا حد صراحت کی بیری
 جھنجھی تھی۔

اب اب محضات فرمائیں۔ عمرن ان دونوں کو گھورتا ہوا ہلا۔

کہا آپ نے شادی سے انکار کر دیا تھا؟ " جیسے نے پوچھا تھا۔
کہا یوں ہے۔

" پھر سبہ چاروی اس طرح کیسے رو رہی تھی؟
تم میری حدم سرزد کی جس سے شہر نشین کا ترجمان بن رہے ہو
پر بخت۔ "

" بڑے سیرا جی جھک کر دعا دیا ہے۔ "

" تھاری سرکونی کے لئے، گڑ خیریاں، تلاش کر پڑے گا۔ "

" مجھے بھی تو کچھ پورا اس آجرت نے درناک پیٹے میں کہا۔ "

" اور اسے شاید عا ہر سب پرست کا حق سنا تے سہر۔ "

" سب کچھ میں ہی کو تار داسوں۔ جیسے چڑھ کر بولا۔ "

" ہاں آپ لیے کیا فرمایا۔ " مران چوٹ کی حرکت مڑا۔ "

" پھریس میں تم سے اگلی ہفتے سے تو یہاں سب سے کمر جازاں۔ "

" اب اسے میرا بانی کے مچن سناؤ " اس نے جیسے کہا اور جیسے
نہیں پڑا۔

" اب انجیم ہی ہے کہ سب ساتھ رہیں گے۔ " مران کے سرتا را بولے۔ پھر
اس نے جیسے کو بچل کے انجام سے آگاہ کرتے ہوئے کہا تھا، " کبھی کوئی بڑی

مخلی بھی سرزد ہو جاتی ہے مجھ سے۔ "

" مجھے تو اس معاملے میں کوئی دخل نہیں نظر آتی۔ "

" میں نے یہ کیوں سمجھ لیا تھا کہ یہ لڑا کی، بلقی حکومت ایسے لوگوں کی نگہانیء

مکرتی ہوگی، جس کے لئے دل نازم کرتے ہیں۔ "

" کل..... سہل میں پیدا نہیں ہوتا۔ "

" میرا حال انہوں نے لاپنج کی تباہی کا انتظام کر لیا تھا، اور ٹوک کے آس پاس
یہ منڈلاتے رہتے تھے لیکن میں دقت پر مجھے اور مرسانو کو لاپنج چھوڑتے دیکھ
راہوں نے بے آواز مارا لنگے شروع کر دی، " صفا کبھی لودہ، ہی ہوا تھا، یعنی اگر
میں پانچ منٹ کی تانفیس سے بھی لاپنج چھوڑتا تو تہہ نشین ہو چکا ہوتا۔ "

" سب سے پہلے اس نے دھوکا دیا کہ وہ اسے چوبیس لکھ روپے خبری کے عالم
میں دے رہے جا رہا۔ یہی پالیٹ بھی کام کا ہوئی تھا۔ "

" اب کیا سوچا ہے؟ "

" مجھ میں نہیں آتا کہ ان دنوں کیا کیا ہو، کوئی اطلاع نہیں مل رہی، انفرم سے
مک تو جا پہنچتے تھے، لیکن تین دن سے عمارت سے باہر نہیں نکلے۔ "

" کس کی ات کہہ رہے ہیں؟ "

" جویا، اور مندر کی۔ انہیں لاپنج امریکہ کے ایک ملک کا نامندہ بن کر چلے
کے ملک کی حیثیت سے میراڈیشوں تک پہنچا تھا۔ وہ اب.... شاید اس
مخلی مندی پر بھی بھٹانا پڑے گا۔ "

" انفرم سے کہاں ہے؟ "

" او سناں۔ "

" تو پھر ملدی ہی ان کی خبر لینا چاہیے، جیسے ہوا، آج رات کو جب یہ لوگ
موجود ہیں، چپ چاپ کھسک گئے۔ "

" اب دوسری مثل مندی سرزد نہیں ہوگی۔ " عمران اس کی کھول میں دیکھتا
رہا۔

" کیا مطلب؟ "

۱۲۰ شستر روز میلی را اس نے جریا کو فرانسس میں مای طلب کیا

۱۲۱ کچھ ہم اس حلقہ میں کیوں ہیں موسیہ...؟ یہاں تم کھن محسوس کرو گے اور کبھی یہ ایک بے حد آرام دہ تغذیہ ہے۔ یہاں تم کھن محسوس کرو گے اور کبھی دوسری قسم کی تکلیف... یہاں یہ سمجھ لو کہ ایک عادت کے رہنے کے برابر ہی اس کا پھیلاؤ ہے۔ کیا یہ خواب گاہ نہیں پسند نہیں کیا یہ سب سے بھی اتنے ہی... یہ ہم وہ نہیں اور عجب نہیں اس لیے اس کی کچھ اس سے بھی نہایت ہی کئی جرح کوڑا بھوس کر کے آواز میں منتقل ہے۔

۱۲۲ کچھ تو کیوں؟

۱۲۳ پہلے شکر کرو پھر تہاؤں گا۔ اس نے بے حد نرم لہجے میں کہا اور جو بسا صدف کو تدبیر الکا زبان میں سوال کا جواب کچھ اس طرح دینے لگی جو سوتے کی نہایت سے ذرا طویل ہو گئی۔ دانتہ اچھے لاد اچھا پہلے شستر کیسیجے۔ امرت میل اتنی سی ساتھ میں ہوتی رہی گئی۔

۱۲۴ اس نے ٹرائل جریا کے بستر کے قریب لگا دی اور دو کرسیاں بھی دکھ دیں ایک پر غور و پشیمانہ اور دوسری کی طرف صدف کے بے اشارہ ہوئی۔ ناتنے کے دوران میں اس نے کہا۔ کچھ لوگ ہمدے جیسے رنگ گئے ہیں۔ مرگئے ہیں کاس و قسہ تم لو کا تائب کیا جانے جب تم مرد بار کرنے کے لئے روادا ہونے لگو۔

۱۲۵ رنگ... کوئی کچھ گئے تھے ہیں؟ جونا بکائی۔

۱۲۶ ہر کتا ہے تاسی پولیس کے لوگ ہر کسٹرن کے لوگ بھی ہو سکتے ہیں تاسی نے تم دونوں اور سے نیچے منتقل کر دیئے گئے۔ ہر۔ اندیشہ ہی نیچے سرحد پر کر۔

۱۲۷

۱۲۸ اور... ۱۲۹ جریا نے طویل سانس لی اور پھر صدف سے چڑ بڑ کرنے لگی جواب میں صدف بھی کچھ بکھرا تھا۔

۱۳۰ دانتہ اچھے لاد اچھا... یہ تم دونوں چند دلی کی طرح کیوں ہوئے گئے ہو۔
۱۳۱ موسیہ تھی سب سے بڑی مادی زبان ہے۔ جریا نے کہا اور اس کے فرانسس اچھا کی کافی تکی ہوئی ہیں اس کی ان قدم الکا خاندان کی نردھنی! سوتے ندامت کے قریب اچھا میں اس کی ماں کے اچھا بھی تھے جنہوں نے اسپینا اچھا آمد ہزاروں کی دستبرد سے بچنے کے لئے دھکیلا اور میرے بچہ کو بھر میں پناہ ملی میں نے بچہ کو بچے کے کھنرات دیکھے ہیں عیسو ایکسی حیرت پر تھی ہے اور کتنی حیرت ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ تسی ادنیائی پر ایسا شکر کریں کہ بیا جاسکا ہوگا۔ پشیمانہ سوتے ندامت کے وہ کے لوگ مہذب اور غیر رنگ کے ماہر سے مرے گئے جنہوں نے ایسی عکس سے عادی بنائی تھیں۔

۱۳۲ کچھ سوئی تری سے کہ اس کی ماں اس کے باپ کے ماتھے کیسی گئی جب کہ اس کے اچھا و پھر کچھ پر جا بے تھے کیوں کہ وہ سب تو ہیں رکھ پکے تھے کوئی بھی اسپینوں کے زیر سایہ نیک اچھا پھر اس کی ماں کہاں سے چپک پڑی۔

۱۳۳ پھر کچھ تہاؤ۔

۱۳۴ جریا نے پھر چڑ بڑ شروع کر دی اور صدف کی چڑ بڑ میں فرانسس میں لوں اس کی ماں کے حیا مجھ بدلی پاڑ سے اترے تھے اور میرا دل اٹا کر لیتی تھی۔

۱۳۵ کھل ہوئی کوا سس ہے۔ جو دوں چلے گئے تھے وہیں مر گئے۔ ان میں سے کوئی بھی اتنا نہیں صبر نہیں تھا کہ پانرو کی اطاعت کر لیتا۔

”یا نہیں۔ مگر کچھ...“ جربے لا پر جابی سے کہا۔

”اور یہ دی زبان بولتا ہے جسے زما کے دور میں بیرو کی زبان تھی۔“
”اں موسیٰ۔“

”میں نہیں سے۔“

”ارے بھو خود وہی زبان میں اس سے گفتگو کرتی تھی۔“

”یہ اندر کی زبان تو ہو سکتی ہے لیکن جس زبان کا ذکر کر رہی ہو وہ
ہرگز نہیں ہو سکتی۔“

”آپ جاری زبان کر رہے ہیں موسیٰ۔“

”اس پر اٹھ لانا کسی نامعلوم زبان میں کچھ کہہ کر جو یا سے اس کا جواب
دے گا۔ اور جو یا کا چہرہ فنی ہو گیا تھا۔“

”یہ سب وہ زبان جس کا تم نے نام لیا تھا۔ ہوتے زما کے دور میں بولی
وادی زبان۔ تباہی اظہار کے لئے میں لافنی امریکہ کی کئی قدیم زبانوں کا نام
ہوں۔“

صفدر بھی فریغ جاتا تھا۔ اس کی حالت بھی غیر معمولی۔

”اب تم دونوں بچہ پر ٹوٹ چلے۔“ ایلا لارا بعد سر دلچے میں بولا۔ شہر
خاصا طاقت ور معلوم ہوتا ہے۔ درمیانے آغاز کے مطابق تم بھی کم عمر تھی
یہ ہو گی۔“

وہ دونوں دم بخود بیٹھے رہے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے بیٹھے بیٹھے ہی ان کی
درد میں قبض کر لی گئی ہو۔ ”یہ لارا انہیں غور سے دیکھ جاتا تھا۔ ایک ایک غیر
متعلقہ طور پر بے حد نرم لہجے میں ان سے پوچھا ”کیٹو کے آدمی حوا۔“

”ہاں موسیٰ! اب اعتراف کر ہی لیا جاسکتا ہے۔ صفدر نے کہا۔

”میں نے کبھی کسی اہمیت آدمی کو پریشان نہیں کیلئے قابل معافی ہوتے ہیں۔

”میں میرے... اس لئے...“ نہیں محفروہ ہونے کی ضرورت نہیں۔“

”سرافعات پسند آدمی ہی سوچے کا موسیٰ؟ جو یا بولی۔

”تم تو خاموش ہی رہو شریرو کی۔ اتم تیت تیز رہو۔ اپنی تو بیت جاؤ۔“

”سوئیس ہیں موسیٰ۔“

”ایک سو کے لئے کام کرتی ہو۔“

”اں موسیٰ۔“

”اللہ شاہ تم دی حوا۔“ ایلا لارا صفدر کو بندھ کر دیکھتا ہوا بولا۔ جس نے میرے نائب
الطرد سے کوڑھیں ہارک میں تنہا کیا تھا؟

”نہیں! میں وہ نہیں ہوں جبکہ مجھے تو اس کا علم بھی نہیں وہ کوئی اور ہو گا۔“

”تو اس کا حکامات کس سے تھے ہیں؟“

”ایک سو سے۔“

”یہاں بھی۔“

”اں موسیٰ۔ وہ میں مخصوص اوقات پر لاسکل پنہامات بھیجتا ہے۔“

”کل کتنے آدمی یہاں آئے ہیں؟“

”یہ بتانا مشکل ہے موسیٰ! ہم دونوں کو حکامات لئے ہیں یہاں لئے ہیں۔“

”میں نے آج تک اسے دیکھا نہیں صرف آواز سنتے ہیں۔“

”مجھے ہے۔“

”یہیں چوڑی دم کا لاکھ بنا کر بھیجا گیا تھا۔“

”اور اسی سے یہ جڑت بھی مل ہو گی کہ قدیم ایلا زبان کی بات کر کے میرے

آدھوں کو پوری طرح مطمئن کر دیا۔“

ایہ ماری اپنا حالت سختی موبو۔

یہ حالت نہ ہوتی تب ہی تم ایڈلاوا کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ میرے ذرا بیٹا لا محدود ہیں۔ میں نے معلوم کر لیا تھا کہ پیر کی حکومت نے کوئی ایسا آدمی نہیں بھیجا۔

آپ... آپ... ایڈلاوا! "صفر بکھلا کر کھڑا ہوا۔ اس کے منہ پر کچھ سی خاری ہو گئی تھی۔

بیٹہ جاؤ! "ایڈلاوا نام لیتے ہیں۔ میرے سب ہی آدمی مجھے دیکھتے رہتے ہیں۔ ہزاروں دشمن بھی رکھتا ہوں۔ اس کے باوجود مجھے کچھ نہیں لگاؤ سکتا۔

ایہا ہی ہوگا۔ موبو! مجھے یقین ہے۔

اب تم دونوں کچھ دن تک میرے مکان رہو گے۔ پھر میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ تاہم میرے کہہ چاہے تو اپنے بل سے نکلے گا نہیں۔ پھر تو کو کتنا رہے گا۔ لیکن اب نہیں ہوگا۔ میرے اہل قریب چلے گئے ہیں۔ وہیں اس چوڑے کون سے مکان کے مافوق الفطرت کا اچھا اب تم دونوں آرام کرو۔ یہاں تنہائی کے علاوہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ قہر نہات کے بارے میں سامان نہیں اس وسیع ترخانے میں نہیں گئے۔ ایک چھوٹا سا بے تکلفی ہاں بھی ہے۔ فحش بہترین نہیں موجود ہیں۔ خود چلاؤ اور دیکھو یا جس زبان کی میں چاہوں گا کہ چاہیں۔

بہت بہت شکریہ موبو! جیسا کہ تم نے کہا اس کی طرف دیکھتا ہی نہیں تھا۔ ماری باتیں صفر سے محض ہو کر رہیں۔ پھر وہ تھا تھا اور انہیں وہیں چھوڑ کر آگے بڑھتا چلا گیا تھا ایک لفظ کے ذریعے وہ

نہایت بہت میرا بیٹا اور میرے ہی کے بہت پرندہ رکھنا تھا جہت کی وہ گزیرا ہو گئی جس سے خود بہت ہوا تھا۔ اب وہ بننے کے کر کے نہیں نزل پر آیا۔

افزونے کے راستی کرنا طرف چل پڑا۔ وہ شاید دوسرے حالت کی تیار کر رہا تھا اس کی آہٹ پر مڑا تھا اور پھر بکھلنے سے انداز میں کھڑا ہوا۔

وہ دونوں بہت مراد رکھتے۔ بڈلاوا پرکھتے ہیں۔ کب؟ "افزونے کے صق سے یہ کب۔ توپ کے گولت کی طرح نکل گئی۔!

کیا مطلب؟ تمہیں کیا لگتا۔ "بڈلاوا اسے گھورتے ہوئے بولا۔ میں سے کیا مراد رکھتا ہے تم۔ مجھے نے اس بار میں کون سا مدد ملے گا۔ تمہارے حوت کروں گا کہ تم سرحد پار کر آؤ۔ جیسے ہی سوچتا اور شاید تم سے کب بھی تھا کہ تم اس میں رہیں گے۔ جہاں سے چوڑے واں گاڑی نہیں سرحد پار کرانے کے لئے چاہئے گی۔

تو چھر... تو چھر...؟

تمہارا دماغ عرب پرکھتا ہے۔ تم بیل دار بڈلاوا اس طرح سوال کر رہے ہو۔ جیسے کام سے کام نہ کھو۔ میں بھی طرح جانتے کہ تمہاری کبڑی حالت پر نہیں کوئی سرانیں دی گئی نہیں اس وقت سب کو اس طرح نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔

افزونے شکستہ ہوئے پرندہ پھر کر رہا۔ "بڈلاوا اسے گھورتے جا رہا تھا۔

بہت... بہت بڑا ہوا اس افزونے کچھ دیر بعد پڑا۔

”کیا ہے؟ اور دیکھو میری طرف،“ ایڈلہ دانے سنت رہے ہیں کہ
”اس نے مجھے کہا کہ وہ سرحد تک جا کر میرے ساتھ واپس آ جائے گی۔“
”اس کی جاس کا مطلب؟“

”وہ یہیں میرے ساتھ رہنا چاہتی تھی
”اور۔۔۔ اس نے کہا تھا تم سے۔۔۔؟“

”کہا تھا اس نے؟“
”تم نے پہلے کیوں نہیں پایا؟“
”الفرڈ سے سر جھکانے کو ڈرا، ایڈلہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ
جا رہا تھا۔“

”نفسۃ الفرڈ سے نے اس کی طرف دیکھ لیر کہا، میں اس عمارت میں
نہیں رہنا چاہتا۔ یہ۔۔۔۔۔ یہ اسے سبب زدہ ہے۔“
”جیسے حیرت ہے۔۔۔ کیا تمہاری ذہنی حالت درست کہی جاسکتی ہے۔“
”میں غلط نہیں کہہ رہا اس۔“

”میں نے آج تک کسی کی نہ بولی ایسی کوئی بات نہیں سنی۔“
”میں اپنا تجربہ بیان کر رہا ہوں، ڈاؤننگ روم سے میرا در کرسیاں غائب
ہو گئیں، اور پھر واپس آ گئیں۔“
”کون سی پلے وہ ہے ہر آج کل۔“
”ہاس۔۔۔“

”میرا خیال ہے کہ دونوں کے لئے سینٹ وینسٹ چلے جاؤ، مسٹر رائے
چشموں کا پانی پیر مشل کرو، ٹیکس بر جائے۔ ہر حال یہ مشل اسی جگہ ختم کرو۔“

”اگر یہ عمارت سمجھ نہ سکے تو میں نہیں، الفرڈ سے کو نڈل کچھ لینے پر ہرگز
تیار نہیں۔ اب وہ اس لڑکی کا مسئلہ اگر وہ تم سے اسی قدر متاثر ہوئی ہے تو پھر وہ
سے تمہارے پاس واپس بھی آسکتی ہے۔“

”اگر یہ اس کے لئے ممکن ہو تو یہ تجویز ہرگز پیش نہ کرنی کہ تم ساتھ چنا اور
مجھے رہ دینی روک لینا۔“

”کہا تھا اس نے۔“

”میں مجھوت نہیں بول رہا ہوں۔“

”بس تو پھر ٹکڑے ٹکڑے والیں آنا، بڑے کھا بہرہ میں دنیا کی کوئی نوت
اسے روک سکے گی۔ یہ میں کہہ رہا ہوں۔“

”سمجھ گیا ہوں! الفرڈ سے بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اور معافی چاہتا ہوں
اس کی عمارت کی۔“

”سب ٹھیک ہے۔ میں دیکھوں گا کہ تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔“

”بہت بہت شکریہ ہاس! الفرڈ سے کھل اٹھا۔“

”ایڈلہ واکر سے ملنا چاہتا تھا۔ جب اس کے تدریس کی چاب بنائی دینی بند
رہ گئی تو الفرڈ سے کے ہوش پر ایسی سکلاٹ دکھائی دی تھی جیسے ایڈلہ
کو آؤ بنا کر خوش ہو رہا ہو۔“



سینٹ وینسٹ ایک ریفنا بھاری مقام تھا۔ جہاں زیادہ تر معدنی
جنموں سے فائدہ اٹھانے والوں کی بھرتی تھی۔ مٹی سے اکثر برتنیک خاصی
جمل پلونا تھی۔ ہر طرف سبزہ جی سبزہ قرآن، میاں ایک اعلیٰ درجے کا بڑا تھا
اور چر میسرے ادج تھے۔ درجے کے متعدد درجن برقیٹے کے سیاحوں کو پیش
رہتے تھے۔ اعلیٰ درجے کا سوئی وہی اسپتال تھا جس کا نام سرسیا تو نے پوڈو
کی کھپک کے سلسلے میں پایا تھا۔ لندرا سرسیا تو نے اسوس باک انجام، اندیکل ک
تباہی کے بعد صلا عمران ادھر کا رخ کیے کرکٹ تھا۔ ایک نمبرے درجے کے ٹول میں
اس نے اپنے ساتھیوں کے لئے کمرے حاصل کئے تھے اور خود بھی وہیں رہ پڑھا تھا
ساتھیوں میں صرف جمین اور میرد ناماشی تھے جو فک کو چھریچھے چھوڑ آیا تھا۔ اس
کی رنگت کی بنا پر ساتھ رکھنے کا خطرہ مول نہیں سے سکتا تھا۔ پوڈو سے دیرینے
کہا تھا کہ وہ دیکھ بوشی جانتے ہیں۔ وہ اپنی درجہ فک کی حفاظت کر سکے گا، یہ لار
انہیں تلاش نہیں کر سکے گا۔

برہان عمران کی عدم موجودگی میں اپنے چلنے کا آغاز میں دینے کی مشق کرنا
ہی تھی اور اس میں کامیاب بھی ہو گئی تھی لیکن آزاد پر قابو نہیں تھا ایک دن
عمران نے، نہیں تو سینٹ وینسٹ میں چھوڑا اور خود سٹڈ کی طرف نکل کھڑا
جیسٹ کو بتا دیا تھا کہ کہاں جا رہے ہیں لیکن میردانا اس سے بھی بھرپور سی تھی
کہ وہ کہیں باہر چلا گیا ہے۔ جب رات گئے تب تک اس کی واپسی نہ ہوئی تو میردانا
نے جیسٹ کو گھورتے ہوئے کہا کہ تم دیکھو یہ باؤ آخر میں روئے تو اس کی لاشیں ہی
نہل سکے گی۔

اچھا ہی ہے۔ میں تیس رہتا ہوں، دیکھ سکتا ہوں گا۔ عجیب عجیب نرنگی شکل ہو جاتی
ہے۔۔۔۔۔!

تم زیادہ بکواس نہ کیا کرو ورنہ پوڈو میرے ہاتھ سے کسی دن۔
تم اپنے برزخو سب کی باتوں سے بچے۔ یہ کیا کرو کہ میں اس سے کم
عرب صورت ہوں۔

محبوبہ بھینٹے۔ وہ پراسانہ بنا کر بولی تھی۔

دوسری صبح جیسٹ نے اس سے کہا کہ چلو اسپتال دیشیر چلیں۔ ذرا
معدنی پانی کی ریسے۔ مری آج تھک ہو گئی ہیں جنگلی مریٹوں کھانے
کھانے تباہ ہو چکی کسی قدر تباہ ہے۔

میں یہاں سے کیس نہیں جاؤں گی اسپتال دیشیر کی کہانی نہیں سن سکتی
در پھر اس کے لئے اس بڑی میں کیوں جائیں۔ میں کئی اور چہتے ہیں۔

اے اے ہاؤ تو کلو، سر کرے میں مفید رہے کے لئے تو نہیں آئے تھے۔
ہج پچ بناؤ کیا وہ تمہیں کوئی خاص کام بتا گیا ہے۔

یقیناً۔ اور وہ خاص کام اس کے علاوہ اندکچ نہیں کر نہیں زیادہ سے
زیادہ خوش رکھوں۔ اور اس کے بارے میں بتاتا رہوں کہ وہ کیا آؤی ہے۔

بہت کچھ وہ خود ہی بتا چکا ہے۔ میں اس سلسلے میں کسی خوش فہمی کا
شکار نہیں۔ لیکن اس کے بعد وہ بھی اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے مجھے
اپنی زندگی کا حاصل معلوم ہوتا ہے۔

تمہاری نفسیات بہت پیچیدہ ہے عام طور پر مریٹوں ایسے مرد کو پسند
کرتی ہیں جو جدید سے قدامت میں آجائے۔

جدید کے پھر حاصل برحانے والی چیز یہ میرے لئے بے وقت ہیں۔
اچھا ایک بات بتاؤ۔

دن تہاؤ کی۔ مجبور بیارے تم پوچھو۔۔۔۔۔!

اگر ایلاو کے اٹھ گھنٹہ جاؤ تو نہا کیا ضرور کا؟

کچھ بھی ہیں، وہ بھی اسی قسم کا آدمی ہے جو کچھ نہا تھا جو کچھ اسے بھول جاؤ۔ ظاہر ہے کہ اس کا کوئی کیا کاٹلے گا لہذا اسے پھاہ بھی نہیں برتی ایک اسٹریٹ اسٹاٹہ ہو گیا جتنی رقم خان برتی ہے وہ دوسرے ذرائع سے پھر پوری ہو جائے گی۔ اس کی بنا پر جو میرے پٹے ہیں ان کی جگہ دوسرے میں گئے کوئی عورت اس سے نہا کہ میرا کسی کی طرف پلٹ جائے تو وہ اسے اپنی فتح سمجھتا ہے۔ اگر میں اس سے کہہ دوں گی کہ میں نے صرف اسی سے نہا تو تم کوئی شرمیلی چاہی ہو گی کہ وہ مجھے اٹھ لگا دیتا تھا۔ اس کے بعد کسی اور کی قربت پر میں نے روت ہی کرتے دینا سب سمجھا تھا۔ تو جاتے ہو کیا ہوگا۔

کیا ہوگا؟

الغور سے جیسے کام کے آدمی کو میرے ہی ہاتھوں موت کے گھاٹ اتروا دے گا۔

تم نے تو کہا تھا کہ سزا بھی تمہیں ہی ملے گی وہ الغور سے یا اس کے آدھے سے کچھ نہیں کہے گا کیوں کہ وہ اس کے لئے کام کے آدمی ہیں۔

میں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ میں ابی اس کو اپنے کے بعد واپس نہیں جاتا چاہتی تھی؟

پھر وہ تمہاری بازداشت کے لئے کہیں اس قدر کشش کر رہا تھا جب کہ تم اسے کوئی نقصان بھی پہنچا سکتی تھیں۔

بھلا ایک واقعے کی بنا پر شاید میں نے تم لوگوں کو تباہ کیا؟

اٹھا وہ کوئی حاکم جو اس سے نہا چاہتا تھا اسی سے اس کے پاس میں پوچھ بیٹھا تھا۔ اور وہ اس سے اس شکل میں نہیں ملتا تھا۔ جس میں خیر نہیں

کہ غلط اسے جانتا تھا۔

میسرا ابھی خیال ہے کہ اس وجہ سے وہ مجھے اپنے ہی پاس رکھنا چاہتا ہے لیکن کسی عورت کا اس کے ہاتھوں یا اس کے حکم سے ... ممکن نہیں ...

تو پھر کیا کرو کہ اس کے پاس چلی جاؤ۔ اس طرح ہم اور آسانی سے اس پر دھڑال سکیں گے۔

بھلا اس مت کرو۔ میں اب نہیں کروں گی کسی کے لئے بھی نہیں جتنی کہ ڈھپ کے لئے بھی میں وہ مجھ سے کبھی ایسا نہ کہتا۔ مجھ پر جھٹکے ہیں اس کا اندازہ میں تم لوگوں سے معاونت نہ کروں گی؟

ارے تم تو بڑا مان گئیں۔

میں اب صرف اپنے بربر سے قرب رہنا چاہتی ہوں خواہ یہ ساتھ یا کسی ہی کیوں نہ ہو؟

یہ بربر بھی تباہی کسی مٹی کا بنا ہے اور میں اس کو یہاں اسی لئے لایا ہوں کہ کسی سپاہی کی طرح کا حق پر دھڑ دلا سکوں کہ اس کی کھال پر جو چپکے دان مارا جاتا ہے اس کا صفیا ہو سکے؟

تم آخر اپنی بھلائی کیوں کر رہے ہو؟

وہ آج تک کسی بھی عورت کے ساتھ میں سنجیدہ نہیں ہوا۔ میرا مطلب ہے کہ اس کی زندگی میں عورت کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ نہ جانے کتنی عورتوں کی زندگیوں کی وجہ سے سوز لگی ہیں۔

ابھی احساس تو مجھے اس سے قریب رکھنا چاہتا ہے کہ وہ سچا عورت

نہ دوست ہے۔ وہ اسی لئے ہیں ایلاو کے سلسلے میں اس کی مدد صرف اس

حد تک کرنا چاہتی ہوں کہ وہ ایڈ لانا سے مار کر کھانے پائے۔ نہیں کر دیا پہلا
مرتبہ جسے مجھے ان نظریوں سے میں دیکھا جن نظریوں سے وہ غور و
گور دیکھتے ہیں۔

• نتیجہ ہے۔ ۱۔

• خاص سنس رسو درہ پیچ جھینکے کی طرح تمہاری کھال تاروں کی
جیسں دانت لگانے کی، کھوں میں دیکھو وہ پھر وہ کہے میں ایکسا
فطرت بات کہی تھی۔

• میں نہیں سمجھتی۔

• تم نے کہا کہ وہ کسی صورت کا تنقید گوارہ نہیں کر سکتی، لیکن شاید نہ اس
لامتن کی تباہی قبول کریں جس کا ذکر تمہارے بڑے دھمپنے کیا تھا۔ اس
پر بھی تو ایک لڑکی تھی۔

• ضروری نہیں کہ، یاد رکھو اس کا علم کو مختلف لوگوں کے پیر و منصف کام
میں اور وہ خود بخود نہیں مزید کسی حدت کے جبراً انجام دیتے۔ میں جڑواں
ان اسٹیکس کی نگہانی کر سکتا ہے جس کے۔ انہوں نے یہ لانا سے براہ راست
احکامات پیسے کی ضرورت ہی۔ محسوس کی ہوگی۔

• خیر۔ خیر۔۔۔ تو نہ ہاتھ کی کسی رہے گی۔

• مجھے ضرورت نہیں ہے جلدی مرض کے لئے عوا سے کچھ کافیل۔

• میں دیکھ چکا ہوں کہ کس طرح کیا جاتا ہے۔

• کچھ کو تو لاپرواہ میں اٹھایا جاتا ہے۔ ان میں مختلف صدف نکلیات لاپرو
پانی بھی شامل ہوتا ہے۔ مخصوص ٹیڑھ کا خیال رکھا جاتا ہے اور پھر کسی کچھ
کا پلاسٹر کر دیا جاتا ہے۔ برصیوں کے صوبہ پر، تم تو بالکل گندے جھینکے کو

ڈالنا چاہتے ہو وقت۔

• میں دیکھا چاہتا ہوں۔

• تنہا چلے جاؤ۔ میں اس کی عدم موجودگی میں ہاں نہیں چاؤں گی اور سنو
بہتر ہی سے کہہ چکے جاؤ۔ وہاں کوئی ٹوکی میں ہی جاسے گی۔ وقت گزر
رہے۔ اور میں بالکل عورتی سے توبہ گزارنا چاہتی ہوں۔

• چرمیں نہیں کھڑا ہوا تھا۔۔۔ جب کہاں کہاں مارا مار پھر لیکن میری ذکا
پتیں گولی پوری۔۔۔ مریک کو لے بھی کہیں۔ کہیں کوئی ٹوکی میں ہی جاسے گی۔ ہٹکا
ہاں نام کو داپس رہا تھا لیکن کہہ خالی دیکھ کر لکھن میں پڑ گیا میری ذکا کا سوت کس
بھی مزہ نہیں تھا۔ زور، اس نے اس سے باہر نہیں تھا۔ وہ جلدی جلدی
نئی چیز میں بھی بیک کرنے لگا اور پھر جب طویل سانس نہ کر آئے مگر کسی بھی پر
جگر پڑا کہ یہ کوہ س کا حین ٹرانسپیر بھی لے سکتی تھی۔



• عرق ان دونوں کے لئے مشک تھا۔۔۔ پانچویں دن تھا کہ ان کی طرف سے
کوئی لاسکلی چیز نہیں ملا تھا۔ وہ ان دنوں پر بھی ٹرانسپیر کا سوت مریک
کر دیتا تھا جو کھٹکوں کے لئے پہلے سے ملے کر لے گئے تھے لیکن سفدر کی۔ دانا
نہیں مانی دیکھتی پانچ دن پہلے اس نے اطلاع دی تھی کہ بڑا بیمار ہے۔
• تھو صاف کر رہے ہیں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور عترت یہ مسومہ جاتے تاکہ مزہ
کب پار کرنی جاسے گی۔ اگر فرد سے کسی مخصوص جگہ پر ان دونوں کو پہنچائے گا۔
• اس سے فال بردار مڑی ہیں بیچہ کہ وہ سرحد کی طرف جا لیں۔ گمان غالب ہے

کہ وہ دوا پر مقرر آدمی ہی ہوگا جو اس مال بردار گاڑی کو دریا کو سرے کا مقصد
بھی ساتھ لے گا کیوں کہ جویا نے اسی سے وعدہ کیا ہے کہ سرحد پار نہیں کرے
گی بلکہ غیر متعلقہ طور پر القزود سے کے ساتھ دالہا پہلے آئے گی۔ اور صدر بین
اس کا پاس آئے شہر دے دیں، دیوں کی طرح سرحد پار کر جائے گا۔ وہاں کوئی
بکھڑا کرنے کی ہمت نہیں کرے گا۔ بات القزود سے کی کچھ عید گئی ہے اور وہ
اس کی بڑی سے شفق ہو گیا ہے۔

صدر اور جویا القزود سے ٹک پہنچانے کے شمعن کو بڑے پاؤں پہننے
پڑے تھے۔ اس نے پہنچنے پر دیکھ کر زینے رابطہ قائم کر لیا تھا۔ اور جبر کے
مسلحت خانے کے ایک ذرا دار آدمی نے فائر بنائیں۔ اسے اس سروسے
کی بات جیت کی تھی۔ مگر جب صدر نے وہاں پہنچ کر اطلاعات دینی شروع کی
تو غبن تو کمران نے اندازہ لگایا تھا کہ بدلا را خود ہی نہیں سرحد پار کرے گا۔
اور پھر وہ دیکھنے لگا ایلانگو۔

اس وقت وہ اس میں ایک درجن تمام پر بیٹھا وقت گزار رہا تھا اس
وقت پر کشادہ سینہ وقت پر صدر کی کان مری جاے۔ وزیر سرحد کا سر پہ دو
منٹ پہلے ہی آن کر دیا تھا۔ اور پھر اس کی توقع پوری ہی پوری گئی صدر سے
کان۔ ۲ تھا۔ اس کی کانیں اردو میں ہوئی تھیں اور وہ اسے کبھی کسی کبکر
مناصب کر، تھا۔ تاکہ کبھی کا نام ایلانگو اس کے کسی آدمی کے کان میں پڑی جائے
تو یہ ہم کچھ زیادہ ہی عصب کرے والی بن جائے گی۔ عمران نے اس کی کان کا
جواب دیا تھا۔ لیکن گفتگو کا آغاز ہوتے ہی اس کے کان کھڑے ہوئے۔ صدر کی
آن زو صفت بہن لی تھی لیکن وہ خوف معلوم اس کے کان پر انگریزی زبان
استعمال کر رہا تھا۔ تاکہ عمران نے اردو کے علاوہ کسی اور زبان کے استعمال پر

پہلے ہی پندی خانہ کو دی تھی۔ صدر کبرداشت ایکم شاید دل گئی ہے
دونوں کے لئے کوئی اور طریقہ اختیار کر جائے گا۔ دوسرا نیندہ تمام کل پارہ کے
... اور اینڈل۔ ڈائمنڈ کا سر پہ اک کر کے بڑا ہاں تو بیٹے اس کا
یہ مطلب ہو کہ تھوڑوں دھرتے ہو۔ وہ آج ہی دوسرا بیٹا ہی اس سے شے کے
بھابھ میں صدر سے کہ ساتھ القزود سے کے رہنا غرض شفق کی دامتیں ہیں
سنا آ رہا تھا۔ اور اس سلسلے میں ان طریقہ کاروں کے نام بھی بتائے تھے جہاں جہاں وہ
انہیں سے پھر تھا۔ بھڑا اب ان دونوں کی میٹنگ پر لینش اس کی طرح سلام پرستی کرتا
ان طریقہ کاروں کو کھٹلانا تھا صدر کے بیان کے مطابق القزود نے پھر سے اپنا
کمان بھی چھڑ دیا تھا۔ وہ دونوں روتے تھے اس کے ساتھ پھر وہ اس جگہ
تھے۔ اندر سے روتے ہوئے اس جگہ پر ان کی قوت سننا لائی۔ ساتھ ہی اس کی جھٹی
اس سے بھی اسے غصہ ہوا تھا۔ وہ بڑی تیزی سے نشیب میں اترنے لگا۔ سطح زمین
پر تین کروانا قاعدہ دوز لگا دی تھی۔ اس کا بڑی آواز قریب کر لی تھی۔ اس
چٹان کے اوپر پہنچ کر اس کا پڑنا ہی مسلک ہو گیا جس پر وہاں دیر پہلے حرن نے منہ
کی کانل ریسور کی تھی۔ اور دیکھ دیکھ دیر میں اسی کے متعلق سرتیار اٹھ چلا کہ
اب خاصا اندر پہنچ گیا تھا۔ تین دنوں کی چھاؤں میں اس کی کچھ کارول صاحب
نظر آ رہا تھا۔ مگر ایک جگہ تک کر محبت سے اسے دیکھتا ہوا پھر ایک شبنم گن کی
خانہ تک پہنچا۔ اس نے دے گئی تھی۔ اس نے دوبارہ دوز مارنا کر دیا۔ خانہ تک پہنچ کر
اسے اسی چٹان پر سر لی تھی۔ جس پر سے سرحد سے ہی اس کی دوز کا آغاز کیا تھا
تھ۔ یہ بد سننا چھاؤں اور پہلی کانیز کی آواز بھی تدریج دور ہو گئی عمران
میں پر زور اپنے لگا۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس قسم کا کوئی واقعہ پیش آئے
گا کیا صدر کی کانل ریسور کر کے کی بنا پر اس کی اتنی دھت نشانہ پر کر لی تھی؟

حیرت انگیز۔ اکیلا والا کے پاس کوئی ایسا آدمی موجود ہے جو لاسکل کال کا جواب دینے کی جگہ کا حاملہ زور و دست تیا سکے۔ اسی صبح نشان دی۔ سکے۔ جس کا اثرت میل کا پڑنے زور دیر پئے۔ وہ اس چٹان پر سے زور سے نہی رہا گھر اور انہی کا پڑنے کی جگہ وہی لاسکل کے چھین کر دتی۔

کچھ دیر بعد سائل میری پوچھا کہ وہ پھر اٹھا اور آدنی کی طرف چل پڑا۔ حدت کے کسی کوئی ہم میل کا پڑنے کی کارکردگی کا اثر نہ ہئے رہتی ہے۔ نا۔ اسٹاپر اس کی رہی خوش گوار ہوتی تھیں تعریف میں پڑی نظر نہیں ہواؤں میں طبیعت سے ملتی۔ اسوں کو وہی ہستی رہی۔ یہاں میرا نے دوسرے درجے کے ایک حوالہ میں قیام کیا تھا۔ اور اب نہت زیادہ متاد ہو گیا تھا۔ کوئی ایسی حرکت۔ اس سے سرزد نہیں۔ نہ تھی۔ کہ باہر دوسروں کی رہا اس طرف تبدیل ہو سکتی۔ یہ میرا ساتھی کا استعمال بھی ترک کر دیا تھا جن میں اس کی تعریف دوسروں سے ناپا ملتی۔ ایک تعریف ستیج کی کسی وجہ سال بھی جو صرف دینا دیکھنے اور شیرہ جاننے کے لئے گھر سے نکلا ہو۔

صدر کی کال کے سنے میں پہلے خوشیہ پیدا ہوا تھا وہ میل کا پڑنے کا نازنگ کے بعد تھیں کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ وہ ضرور دیکھتے تھے تھے۔ اس کے باوجود بھی وہ ان تمام تعریف کا برس کے پھر کا نام نہ کر۔ اتحاد میں کے والے صدر نے ایسے۔ لاسکل کے درالہ میں دیئے تھے۔ کا خوشیہ ولان کے برکیشن دل میں انفرور سے نظر آئی گی۔ لیکن وہ دہاں اس کے ساتھ نہیں تھے اور خود بھی کچھ تھا تھا سائل اور ہاں اس کی میز پر تھیں اور۔ انہیں موجود تھے۔ ویسے کوئی ساتھی بھی نہیں تھا۔ نہا تھا انہی میز پر۔ بہتری میز پر خالی تھیں۔ گو کہ وہاں بیٹھا کوئی نہی۔ ساری بھیڑ تو دھس کے ترش پڑا۔ تی تھی بس تھے تھکے جوڑے دراور کو کہیں تھے اور۔

بھڑکے جئے میں دیتے۔ بندہ سنگ مرستی سے دل کو گزرا رہا عمران میں نہا تھا۔ لیکن تہا نہیں تھا انفرور سے کے قریب ہی کی میز پر دو متر عورتیں طرہیں۔ چالس سال ت کم درسی ہوا گی جیروں سے گھر طرہیں طرہ ہو تھا۔ عمران آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھا۔ در قریب پہنچ کر بڑے ادب سے بولا۔ "موزو تھیں مدد ت وہاں میں خلیفہ ملی پیرا موزو سے اور میں ایک طالب علم ستیج میں۔" دونوں حیرت سے اس کی طرف دیکھنے کی تھیں۔ اس نے پھر کہا تھا۔ آپ بل کی اس کچر کی نمائندہ نظر آتیں۔ اس نے اگر سے بد تہذیبی جہل نہ کر لی تو وز دیر لگتو کا زراشتی مندور۔

بکروں نہیں۔ بکروں نہیں۔ ان میں سے ایک مسکرا کر پئی۔ "بھٹو خوش آمد۔" عمران ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے ادب سے شکریہ کیا۔ لیکن اسی کی سخت کی کر راج انفرور سے ہی کی طرف دسے دونوں خواہن وہاں میں تھیں انفرور سے اس کے نمایاں بیٹھا سو تھا لیکن اس کی آنکھیں مٹ کر کے تھیں جوڑوں پر لگی تھیں۔ کہل سے آسے ہوئے۔ دوسری طرف سے پوچھا۔

سحر سے لورا۔ اسی کی تاریخ میں اس کو سٹا سے اسٹا کے شمار دیر نصیبت سے تفصیل معلوم میں میں کیا بات ہے۔ دوسرا کی دوسرا آگسٹا پر تیرا۔ جب میں آگسٹس کی طرف۔ گزرا کر صبر میں۔ اس پر دھکا تو آنکھیں دم دم دین تہذیب کے خواہن میں کھوئی ہوئی تھیں۔

تم نہت پڑے کھے بڑے آوازوں کے سے آواز میں آوازوں بول رہے ہو۔ سحر عورت بڑے سے لورا کسی میز کی سٹاچی زبان کی کر عجیب سا ڈھکس کر رہا ہے۔

اور میں آپ۔ اور میں اسی کی اسی غصت نہت کی جھلک دیکھ رہا ہوں اس

میں میں یا رکھا ہے۔ عمران نے دقت کرنے والوں کی طرف دیکھ کر کہا: "ہاں کے پاس اپنا کیا ہے باس؟ جانے کہاں سے لائے اور انفریقہ کے ہستی قباہوں کی طرح اچھل کود رہے ہیں۔"

"ان کے اندر طاہر دم توڑ رہا ہے" دوسری عورت نے ناہمت جھانسنے کی کوشش کی تھی۔ اتفاقاً اسی دوران میں عمران اور الفردزے کی نظریں ملی تھیں۔ عمران نے فیصلہ لادی طور پر اسے آنکھ ماری تھی۔ وہ ایک دم ہرج مہری کیسے کر اسے گھورتے لگا تھا۔ عمران جلدی سے دوسری عورت کی طرف ہٹک کر لوٹا۔ لیکن دراصل اسے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ؟

"اں اں بالو" کیا معلوم کرنا چاہتے تھے۔ عمران سے آستے سے باز رہا۔ لیکن یہ کہ کیا یہیں کوئی سیا خزانہ دار ہو رہا ہے جو میری ہڈی کر سکے ہیں، بالکل نامشروع گھبراہٹ اپنے سخت خدشے سے اس لئے رجوع میں کرنا چاہتا کہ وہ اں میرا ایک خاندانی دشمن بیٹھا ہوا ہے۔ مجھے انہیاں دگڑا کر سر جھانپنے پر مجبور کر دے گا۔ اسی کے کسی شکوکہ دہی کو بھی میری مدد نہیں کرنے دے گا۔"

وہ اس انداز میں آہستہ آہستہ ہل رہا تھا کہ الفردزے اس شیبے میں مبتلا ہو سکے شاید گنگو اس سے متعلق ہو رہی ہے۔ نتیجہ خافروہ نکلا تھا۔ الفردزے نے فلاحی و اتق میں وہاں سے نہیں گھورے جا رہا تھا۔ اور دھڑول عورتیں اس کشاف پر بالکل ہی بیکار رہ گئی تھیں اور ان کے جمرے اکٹائوں کی تانچہ بن گئے تھے۔

"میں سی زور! ہم کسی ایسے ادارے - رات ف نہیں - ایک عورت بولی ہو پھر اس نے دوسری سے کہا: "اب چلنا چاہیے بہت دیر ہو رہی ہے" ہجر وہ اسے

وہ بیٹھا چھوڑ کر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی تھیں۔ مرناس نے طویل سانس لی۔ الفردزے کی طرف دیکھا اور ہرج مہرت کی طرف دیکھنے لگا۔ الفردزے اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف آیا تھا اور میرا بیوی آواز میں بولا تھا: "جیت آدمی۔ کیا میں تم سے ان کھوسٹ ہڈیوں کا سودا کروں گا؟"

وہ نشتے میں بھی سلام کرتا تھا۔ بازو فرش مزید تھا لیکن اس وقت اس سے بھی کچھ زیادہ ہی بگڑی تھی۔

یہی کہیں کہا تھا کہ مرگ بھی اٹھتا ہوا ہوا۔ الفردزے قد میں اس سے قریب آگیا۔ اپنے اور جہاد تھا۔

تم نے کہا کہ کچھ کرنا چاہیے تھی:

"آپ کہہ رہے ہیں! امون گنگو میں سبب انفرادیتاں کر رہی ہیں جو اٹھ رہا۔"

"تم مجھے سو کہیں کوئی تحقیق نہایت کا آدمی ہو۔ اں اگر کوئی ڈھنگ کی ہو تو لاؤ۔ لیجئے یا نہیں پڑتا کہ میں نے آپ جیسے گنگو ہمارے کچھ ماری رہی ہیں کیا آپ مجھے مدد مل کا دل بھر رہے ہیں؟"

مجھ سے تم کوں ہو۔

"میں کوئی بھی ہوں تم کوں ہوتے ہو پوچھنے والے؟ گھولنے لڑکھپنا کر دوں گا۔"

"بامر ہو تو بادی اگر یہ پڑ رہا ہے دیکھو دوں تو نشان کے نہ یہ دھڑوں کا تخت میں گدھی کا بیٹا ب دھڑ رہا ہے میری رگوں میں۔"

الفردزے نے اسے حقارت سے دیکھا تھا اور وہ تھا: "آکر۔"

بھروسہ دروازے کی طرف بڑھتا جا گیا۔ عمران اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ساتھ

”چچ چنے گئے۔“
”بجواس سے۔“

”دیکھو! اپنا جھولا۔ اگر تم ایک سو کے آدمی بروتو۔ میں نہت زمین۔
وہ اس کے بعد کچھ دیکھ سکا کہ کو مہن کی گرفت تہ تیغ سخت سے سخت تو بڑا جارہی
تھی انفرز سے کے صحت بھی سخت سی تھی۔ لیکن گوشت کی زیادتی کی بنا پر وہ کسی
مد تک ناکام رہی ہو کر رہ گئے تھے۔ اس نے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے میران
کی نہیں اس کی کھال بھاڑتی ہوئی گوشت پر وہیں اتر جائیگی۔
”خاموش کیوں ہو گئے ہو۔۔۔ ہمارے سیٹے۔“
”تم اگر ایک سو کے آدمی بروتو تم سے ایک خفیہ سادہ کرنا چاہتا ہوں۔“
”تم اسبیں ہوا کر یہ نہیں ہو جا رہے۔“

”م۔۔۔ میری بات سمجھنے کی کوشش کر دو مجھے خشن دو۔ دوستوں کی طرح ما
ہوں لاکھائی اور وہ دھن۔“

”اسی بات کے کچھ ہوتے ہیں۔“ عمران ہوا نہیں ضرور یقینی کر دیں گا۔ تمہارے
قل پر۔ ”میران نے ایک نکتہ رعون گرفت ڈیسی کر دی نکلے اسے جھڑا کر ہٹا بھی
لیا میں نہیں جک اس کے بعد اسے زمین سے اٹھنے میں مدد بھی تھی۔ انفرز سے نکلا
پچھو۔ ”میر عمران نے اندھیرے میں اس کو بار بار باقی مقبرہ سناتھا۔
”میں ملن ہوں عمران ہوا۔ کو کیا کہتے ہو۔۔۔“

”پچھو مجھے ملنے بیٹھے دو۔“
”میران خیر۔“

”وہ نہیں ہو چکے۔“

”حسیت سے اپنی اپنی میں پٹنے کے بعد بھڑ بھڑت کر دینا رہا ہوں تم

سی اکھڑتے ہیں کہتا بھی جا رہا تھا۔ پتا نہیں کی بکھڑتے ہیں خود کو۔ اسے جڑ سے لوگ
بروشل کھن نہیں رہتے۔“

”انفرز سے میرا تھا اور انفرز سے جلا ہوا تھا لیکن دروازے سے
گذر کر چانک مڑا تھا۔ اس کا گھڑا کسی گڑی کی طرح عین کے سر پر ہوا تھا لیکن
شاہد وہ اس سے اسے نفع دلاتا تو آتا تھا کہ اسے پہلے ہی وہ سر پر حاکم کے کر۔ یہ
ہی سے اس کے لئے تیار تھا ہذا در کھنا جانے کا امکان ہی نہیں تھا پھر سے بھاری
دے کر بائیں جانب مٹ گیا۔ دیوار پر ہوا تھا انفرز سے کا گھڑا اور وہ خود سی
تکلیف سے ملتا تھا۔ پھر تو کھو چڑی تہ بالکل سی آؤت ہو گیا۔ درون لکھنا میں
پر اور عمران نے بتا دے سے پوچھ پر پھانک لگائی۔“

”زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ وہ دہڑا۔“ حاکم نے بڑھا عین اس مکر میں تھا کہ
دوسروں کی پہنچ سے دوست جا کر اس کی مرمت کرے۔ یہی حاکم پارک کے
ایک نیم تارک کہ اسے یہاں ایک مڑا کر اس نے انفرز سے کے سپنے پر مکر ماری اور
وہ سر سر کھنچے کے تاب دکھا کر چاروں حالت چپ ہو گیا۔ وہ تو کچھ رہا تھا کہ کھنچا
خارہ بدستیں۔ اب اس سے خلاف ہو کر نکل گیا بنا چاہا سب شراب لئے ویسے ہی وہ
گھا کر رکھا تھا۔ سر حال گرا تو پھر کھنچا نصیب دوسرا مل گیا۔ گاہک اس کے
پینے پر سوار ہو گیا تھا۔ اور پھر کسی سوار کی طرح اس کے ہم سے چلتے ہوئے سرگوش کی
”پوچھو تم کب چلا رہے۔“

”انفرز سے کا ہم ڈھب۔“ اور عمران کے سرور کی کو مت اور سخت ہو گیا۔
”سنت۔۔۔ تم کون ہو۔“

”یہ میں بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم کو کہ دو وہ دونوں تمہارے ساتھ کون ہیں
میں۔۔۔۔۔“

اس پر عمران خس کر بولا تھا۔ اس کا ایک ادنیٰ خادم۔ وہ آصرت یک بہت بڑا دھڑا ہے۔ خود حرکت نہیں کرتا۔ صرف چانگ کرتا ہے ہم لوگ تو اس کی بات کے سر سے ہیں۔

اس کے ہر دہن نے اٹلا داکو تھکا مارا تھا۔

پیداوت برگی۔ عمران خشک پیچے میں بولا۔ اب تم کام کی بات کرو مجھے یقین نہیں تا کہ پوچھو ہم سرحد پا گلیا۔

بڈاوار کا بیان سے۔ میں کچھ نہیں جانتا میں تو ہمیشہ اسٹریپر ہی رہا ہوں۔ وہ دونوں ہی سے گئے ہیں۔ یا کوئی اندیشہ تھا؟

میری دلہنت میں کوئی پرتھا آدمی مرکزہ دیا ہوا۔ "الفرز سے بولا۔ میں صرف حرم محکم ہوں۔ ذرا نت ہیں رکھتے۔ گانڈ کر سکتا ہوں۔ چانگ نہیں کر سکتا اٹلا داجے لہذا در کی بچہ استمال کرتا ہے۔

میرا بھی امانت تھا۔

وہ اسے تسلیم کا ذہن سے ادبی جسم۔ لیکن اس نے میری خواہشات کا لگا کھٹ دیا زندگی میں پہلا بار ایک دلکش عورت نے مجھے چا اٹھا اٹلا داجے لہذا سے مجھ سے چھپ گیا۔

وہ اس سے بڑا کینہ بن اور کوئی نہیں برکت عمران نے بڑے غلوں سے کہا۔ پھر الفرز نے سے ٹرل ڈرگماں کی کہانی شروع کر دی عمران خاموشی سے سن رہا لیکن دست جب قدیم انکا کی رہن کب پہنچے تو وہ اپنی کھوپڑی سہلائے بغیر نہ رہ سکے۔

وہ اس کا زہر فرنیسی میں کرتی پرانی اتھی بھی لگتی تھی کہ کیا تاؤں۔ کیا۔ اٹلا داکو مرچا میں بھی بھی انکا کی زبان اور فرنیسیی توجہ کی کوئی تھی

بہتے ہو وہ پوچھ کر کیا کروں گا۔

یہ بات نہیں ہے تم میری درود پرتانی صاحبہم سلام کرتے ہو۔ میں جہاں صرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا ہوں۔

لیکن میری پہلی کچھ رہی۔

الفرز سے کا تو بہتہ درد درد تک گونج تھا۔

جلو داپس ہیں۔ وہ پکا کر بولا۔

کہیں اور اب وہاں نہیں۔ عمران بولا۔

کہیں اور بھی آؤ میری گاڑی موجود ہے۔

عمران نے باہر داپس سے شوں کو کہنٹ دی اور الفرز سے کے ساتھ چل پڑا۔

الفرز سے نے اس کے لئے اگل سیٹ کا دروازہ کھولا تھا اور خود گھوم کر شیرنگ کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ وہ سنٹ جلد وہ نوٹے شہر میں پہنچے تھے اس کا پارک لیمڈ نور نہ تھا۔ حلاکوہ حاسی فنگل تھی لیکن لوگ کھچے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ الفرز سے نے ایک گوشہ منتخب کیا جہاں اسے اس میز پر خالی پٹی تھیں۔

کیا پڑے۔ اس نے عمران سے پوچھا۔

کافی۔

صرف۔

پہنچیں ہیں۔ اس سے آگے نہیں بڑھتا۔

اس نے شیلپ کے دادا جو۔ الفرز سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکایا۔

عیب ٹاپ تھا اس کا تمہیں نہیں سلام پڑا تھا کہ کچھ دیر پہلے اس کے اہل و عیال تھے۔ اب تک تھا جیسے برسوں کا کچھ بڑا کوئی دوست تھا۔

کیا تم ہی کچھ نہیں؟ الفرز سے نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔

وہ دونوں تہہ خانے ہی میں تھے اور یہاں انہیں کوئی تکلیف نہیں تھی۔
 لیکن پھر دنیا سے کٹ کر رہ جانا کسی بڑی تکلیف وہ سمجھتا تھا۔ اس کتاب کے
 کے علاوہ ابھی تک یہاں نہیں جو قس شکل قس دکھانی تھی۔ ان کی دانست میں ایلاوا
 انہیں شے میں اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پچھلے دن اس نے صفد سے کیس ڈ
 کے لئے کون بھی کوئی تھی اس کیلئے کچھ ملائی تھی اور صفد کو بے چارہ دیا
 دس کتا بٹا تھا جو اڈلا دے گا تھا۔ ویسے صفد کو قسین تھا کہ اردو کی کتا کے شکش
 میں پیغام سننے کے بعد عمران کا ذہن نرمی طور پر دوسرے کتا نظر سے مٹا کر دیا
 کر دے گا اسے وہ رہ کر ہی اور جب کی حالت یاد آتی رہی۔ انکا تامل کی
 زبان والی حالت یہ حرکت عمران کی اسکیں میں تامل نہیں تھی۔ آئن تیر ڈ کا تبر و لب
 بھی خود جی رہی تھے رتہ کیا تھا۔ دہنا اس کی عزت تھی۔ عمران نے قرآن سے
 یہی کہہ کر وہ فرانسس اور ٹوٹی پھوٹی طاری سے کام چلائی تھی لیکن سونے دن
 بات بکر رہی ہے۔ انور نے اس کا سنا ہے تھی جو ان کی حس بیدار ہو گئی تھی
 اور اس نے سن شپ ڈ کا نسب نامہ فری البدیہہ پہنچا دیا تھا۔ بہر حال صفد نے انکی
 کا سارا اظام اس کے سر رکھ دیا اور جی بھٹھا کر دی۔ میرا بھی تھا تصور نہیں تھا ان
 کا ہے۔

بھلا ان کا کیا قصد؟
 اس کی صحبت میں تو ہم سب خراب ہوئے میں لیا اوقات فریشوری طور
 پر اس کی نقالی کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔
 یہ دلیل ٹھیک ہے۔ صفد ہلا، آگر جی نہیں اور ایک سو جواب طلب کر
 تو تم اپنی مرضی میں ہی طرہ ٹانگ دیتا؟
 پھر کیا کروں گی؟

اب سونا چاہیے۔ صفد محرمی ہنظر ڈالتا برا بھلا لیکن ٹھیک اس وقت
 کسی نے پارٹیشن کے دروازے پر دستک دی۔ آ جاؤ۔ صفد نے فرانسس میں
 کہا اور اٹھ لاوا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔
 اذیت کیا ہوں میں نے سچا تم لوگ ہمارے جیسے۔ لہذا تم میں ایک فرد کا
 اور اخلاک دیا جائے یہ میرا نام ہے میری آخری پیکر ٹری یہ جیانا فخر نامہ
 اور صفد رسید۔ آئیلاوا نے ان کا طرف کر لیا تھا۔ میرا نامے دونوں سے مصافحہ
 کیا اور بیٹھ گئی۔

تم لگ کافی پینا پیو۔ آئیلاوا جولا۔

نہیں سی نور تکلیف نہ کیجئے۔ جیلاوا۔ ہم سونے کی تیاری کر رہے تھے۔
 میری یہ پیکر ٹری ایک حادثے کا شکار ہو کر تمہارے ساتھیوں کے ہاتھ لگ
 گئی تھی۔ مجھ سے رابطہ قائم نہ کر سکی۔ اب یہ پھر میری طرف پٹ آئی۔ ساتھی ان
 کے بچے سے نکل آنے کا ایک موقع نصیب ہو گئی تھا۔
 ہمارے آدھوں نے تمہارے ساتھ کوئی بدسلوکی تو نہیں کی کسی ذرا۔ جولا

نہ اس سے بڑھا۔
 تعلق نہیں! جہاں تک آدمیت کا سوال ہے ان میں بدرجہا تم ولی جاتی ہے۔
 میرا نامے طریق سانس لے کر کہا۔ پس وہ مجھے میرے عزیز ترین باس کے خلاف
 استمال کرنا چاہتے تھے؟

میرا۔ نوہت اور جنگ میں موت ہی رہتا ہے۔ جولا نے کسی قدر طنز بہ اندازہ
 میں کہا اور ہمت کے نام ہی پر میرا چوک کر اسے گھورنے کی تھی۔ اور جولا نے
 کوئی ٹیٹ ہی خاص بات نوٹ کی۔

آئیلاوا صفد کو گھور دیکھے صراحت تھا۔ دانت ہوا۔ موصیہ صفد رسید کیا

تم اپنے ہاں سے انگلیش ہی میں گفتگو کرتے ہو۔

ہاں میرے! وہ ہیں اسی زبان میں اگھات دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج تک ہم یہی اعزاز نہیں کر پائے کہ ہمارے ہی ملک کا کوئی باشندہ ہے یا غیر ملک۔ ایڈیٹور کی سپاٹ آنکھیں کس قدر محرمندی کا اظہار کرنے لگی تھیں اس نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ تم اسے سینہ اذات پہ ہا پر کال کرتے رہو۔

مزدور میرے! پہلے تم سمجھتے تھے کہ وہ ثابت باجر آدمی ہے۔ لیکن ہلا زاس کی بے خبری نے ہاری گردن کٹا ہی دی۔ مام تمہاری قومی یونین میں گفتگو کرتے در نہ اس مشر کو پہنچتے اور سچ بات ہے۔ میرے کہیں اس پر یقین کرنے پر سرگزیار نہیں کہ نہیں ہر دے ہمارے متعلق کئی اطلاع ملی ہوگی۔

کیوں؟

ہمارے ہاں نے پکا کام کیا تھا۔ پیر ہس کے سفارت خانے کے توسط سے دراصل ہم اپنی داری زبان کی وجہ سے مارے گئے جو تبار سے نئے بندہ کی خبر پڑے تو وہ اسے نہیں دیکھتی تھی۔ الفرڈ نے تو آگیا تھا کچھ نہیں۔

ایڈیٹور کا کہہ نہ بلا بھر کہہ دیر بعد اس نے سیرناست کہا تھا۔ تم فی الحال انہی لوگوں کے ساتھ رہو گی۔

یہی ہاں کی مرضی!

ایک دیر بعد تین تین دنوں کے بعد اس نے تبار سے ہی اہل اپنے انجام کو پہنچے گا۔ میں سمجھتا رہی نہیں کہ کس تھا۔ مجھے دوسری کہاں کی ستانی لگتی تھی۔

خیر... دیکھا جائے گا۔ میرا بیٹا بولی۔

ایڈیٹور چاہے تھا۔ اور جو میرا نا کو کہہ دیتی رہی تھی۔ دنتر وہ بولی کیا صرف اطلاع ہی بولی سکتی ہوگی۔

منہیں! تھوڑی بہت فروغ بھی آتا ہے!

تم ہمارے کس آدمی کے ہاتھ لگی تھیں؟

ایک نہیں دو ہیں۔ تیرے دو صاحب اور حق مراکش دو صاحب کہیں گے جو میں میں حق مراکش کا یہی فرانسیز جو اگر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ فرانسیز پر ہاں سے دلالت نام کیا اور ان کے پاس چلی۔ حاتی ہو میرے ہاں کی جڑیں بیکرٹیاں اور سب ہی اسے یکساں طور پر چاہتی ہیں اور ایک دوسری سے حد نہیں رکھتیں میں ایک خط لکھی کی بنا پر اپنے آدمیوں سے کچھ لگتی تھی!

درا میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بات کرو۔ جلیا بولی

کیا مطلب؟

جیہا کے منوں پرستی حزن سکواٹ تھی اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی۔ سیرنا بڑا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ وہ زیادہ نظر ملی تب ہی جیہا کی طرح دیکھ جا رہی تھی۔

نت... تم کیا سمجھتا ہو آفت وہ بولنے پر مجبور ہو گئی

کچھ بھی نہیں۔ جیہا سکواٹ۔

اتہاری نظر مجھے الجھن میں مبتلا کر رہی ہیں۔

جیہا کتنا حق تھی کہ وہ صرف ایک سکڑہ دندہ ہے اس سے تشریح کر

جیہا کو روک نہ لگایا۔

جو اس سے کہہ۔ میرا نا جتنا کہ بولی میں صرف اپنے ہاں کی دوا

ہر دیر ہاں باس مافوق الغیرت ہے۔ وہ عظیم ہے۔ حسین ہے۔ اس جیہا کی

مرد میری نظرسے آج تک نہیں گذرا اور وہ دو صاحب۔ میرا نا قدرت سے

ہنسی تھی۔

جودیکے چہرے پر اس نے اطمینان کی لہری محسوس کر لی تھی میرا نام بھی
کم لگا کچھ نہیں ملتی۔ مصدر رونقوں کی طرح منٹا تھا نے ان کی اطوی سے جادو
تھا۔ !



الفرز سے دلہن آیا تو بے حد خوش تھا۔ صبح ہونے میں صرف دو صاں
گھنٹے ماتی تھے فراہ گاہ میں داخل ہوا۔ باب روشن ہی کیا تھا کہ، اڈلا واسانے
کھڑا نظر آیا۔ اس کی آنکھیں الفرز سے کو اپنے پر سے دھندلے، جیسی محسوس ہوئی
تھیں۔ !

کیا یہ مناسب ہے؟ دفتر اڈلا واسر دیجے میں لولا۔

ہم.... میں نہیں سمجھا ہاس۔

وہ کون تھا... جس سے تم نے شیو میں لی بیٹھے تھے؟

ااسے وہ ہاس.... لولا فرماتا۔

یہ کیا بلا ہے۔

ایک شعلہ خاند دوست۔ میرے بچپن کے دوست کا بیٹا ہے اس کا باپ
لوگوں کا بہترین منشا نے باز تھا۔ شمال میں سفید پھولوں کا مشہور ترین شکاری
میں سمجھا شائد وہ کوئی اجنبی تھا۔

نہیں ہاس! سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

میرا نام دلہن آگئی ہے۔

ن۔۔۔ نہیں۔ الفرز سے بول کھلا گا۔ اس سے اصل بات بچانے
رکھی تھی۔ یہ بتا تھا کہ کوئی دلتے دلتے میں روزوں کے درمیان سنت کلامی ہوں
تھی اور میرا نام نے طیش میں آکر اسمتھ سے چلا گیا۔ لاری بھی

اس طرح آئی ہے جیسے دالین پیسٹ منراہ پر پہنچا تھا۔

تب تو: الفرز سے نے اڈلا کو پیش دے کر کہا، خازن الیاس تھا جیسے
تلی کر دینے کا قصہ وہ دیا۔

لی الیاس نہیں۔

میرے ہاسے میں اس نے یقیناً کوئی دکنی صحبت بولا ہوگا۔

کیا فرق پڑتا ہے۔ مجھے کب یقین آئے گا۔

اتحاد کے لئے سکرٹازر ہوں ہاس۔ الفرز سے گھٹکیا یا۔

اادب تم اس طرح تنہا باہر نہیں نکلو گے۔

کب.... کیوں.... ہاس؟

ایکٹو اسٹا ہی میں موجود ہے۔ آن درای میا حوتا، لیکن نکل گیا۔

الفرز سے نے سکرٹازر نظروں سے دکھا تھا۔ اڈلا واسر دیجے میں لولا۔ میں
جانتا ہوں کہ تم مثبت دہر ہو تمہیں پر وہاں نہیں کہ کب اور کہاں میرا ڈسکے لیکن
میں تم جیسے کا رتہ آدمی سے متحرک دھونا نہیں چاہتا۔

جب حکم ہاس۔ لیکن کھل ہوا کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور اسے

مجھ کو اور انہیں کر سکا کہ بڑی کارڈز کے ساتھ باہر نکلوں؟

تم میرا مطلب نہیں سمجھے کم اذکم چار بہترین ڈاسکے تم سے دور رہ کر مثبت

سے ہونے داسے ملے کا فیل نہ کیوں؟

میں زندہ نہیں رہنا چاہتا ہاس۔ وہ میرا لی ہوئی، وار میں ہوں۔

یہ افسردہ کی آواز ہے۔ ایدلا دانے مغزیہ لہجہ میں کہا، افسردہ سے کچھ نہ بولا۔

خام خیالیوں سے باز آ جاؤ، میں نے وعدہ کیا ہے کہ اسے پھر سے بڑا کر دوں گا۔ فی الحال پھیڑنا مناسب نہیں، اگر میں یہ طریقہ اختیار نہ کرتا تو پھر زک اٹھائی ہوتی۔ وہ لوگ ان لوگوں تک جھکے ہیچ گئے تھے، میں اس کے ذریعے الی اسے پاس نہیں چھوٹتا ہے۔

یہ تو بہت بڑا جوا باس۔

پرواہ مت کرو۔ دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس کے آگے کوئی راہ نہیں۔

اور ہاں وہ تہا راشلی خادہ بدست کیا مستقل طود پر بیٹھ رہتا ہے۔

یہ میں نے پوچھا ہی نہیں، تقریباً پانچ سال بعد ملاقات ہوئی ہے پانچ سال پہلے جیادنا میں ملا تھا۔

کیا کتا ہے؟

وہی خاندانی پیشہ، سفید پھیڑوں کا منتظر۔

کہاں مقیم ہے؟

یہ بھی نہیں پوچھا، میں نے مجروری نہیں کہ کل پھیڑا تات جو۔ جو بکتا ہے۔

دس سال بعد جو۔

ایڈلا دا کچھ نہ بولا کہ اسے کھلا چلا گیا۔ پھر وہ متعدد راستوں سے جوتا، جو جھٹ پر پہنچا اور لٹ اے تہہ خانے میں گئے تھے۔ تہہ خانے کی تابکیوں نے اسے نکل لیا۔

میرانا دوسری صبح عہدی جیاد ہوئی تھی اور چاروں طرف مدیکھے لگی تھی۔ جیسے خواب دکھ رہی ہو کیونکہ یہ تہہ خانے کا وہ کمرہ ہیں تھا جہاں وہ سوئی تھی۔

یہ تو کسی کھل جگہ پر ہے جو بے مکان کا کوئی کمرہ تھا۔ وہ بکھلا کر کھڑکی کے قریب آئی تھی اور باہر دیکھنے لگی تھی۔ جڑ پڑھنا تھا۔ صبح کی ابتدائی کرنیں صاف ہیں، بیکل سیکل سی دم عمارت پھیل رہی تھیں اور دور تک سبزہ سی ہنرہ ہلبارہ تھا۔

کیوں کہیں۔ در کوئی عمارت نہ دکھائی دی وہ پٹ کر استر کی طرف آئی تھی سبیر پستہ اور سرانے پر۔

موسے سیلچک گاڈ کو، تھا کہ دیکھا اور پھر اسے پہن کر ڈوری کستی حوی کرے کے نکل آئی، مدت زیادہ بڑی نہیں سلام ہوئی تھی کل چار عدد کمرے رہے ہوں گے۔ لیکن صرف وہی کمرہ منتقل نہیں تھا جس سے خود میرانا برآمد ہوئی تھی لیکن میں کھانے پیچے کے سارے لوازمات موجود تھے لیکن وہ اس عمارت میں بالکل بے تھی، پھر تھوڑی دیر میں بد اسے حوم ہو گیا تھا کہ وہ فی الحال کسی دیرانے میں مقیم تھی جہاں دور دور تک کسی عمارت کا پتا نہیں تھا دس پندرہ منٹ اس نے کھل لٹھا میں گنگار سے تھے پھر عمارت کی طرف بڑھتی تھی صدر دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے برفی پستت پر ایک زبردست قسم کی بھسکاؤسی اور اچھل پڑی پھر روتے ہی پتھر پڑی، ایک بہت بڑا اثر اور اس کی جانب رہ گیا، اٹھا ایک شیخ پھر اس کے حق سے نکلی پھر اس کا ایک جانب سے در درگ کی کسی گول ٹوں کا ستے نے اتر دے پر چلا ٹنگ لگا لی تھی میرانا اور اتر دے کے درمیان حائل موحا نے وال نے اسے ایک بہت بڑی بلی تھی۔

زرد رنگ کے بلیے بے اڑنے سے ڈھک کر بلی ایک میز صوفی جاست وال نے اتر دے کو تا اس کو تہہ خانے میں لٹا دیا پھر ایک ایک بلی پر چھینٹا تھا۔ لی جی اس پر پڑھی پھر سری تھا میرانا گرتی پڑتی بعد دروازے سے اندر داخل حوی در دراز ٹ کر کے چمپائی صی اور شش پر آری تھی۔ بے ہوش تو نہیں ہوئی لیکن جسم ہائیں بے ہوش کر رہا تھا۔

قدحیر بلانے کی سکت میں ٹوکوس نہیں کر رہی تھی دونوں

دو دندوب کی چرخش آواز یہ اب بھی اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ اور صبح کے اندر نہ سننے والی حقیر خرابی جاری تھی پھر آہستہ آہستہ وہ پرسکون مرنی لگی۔ ان دو دندوب کی آوازیں بھی اب نہیں آ رہی تھیں۔ وہ اٹھی تھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے پیچھے تھی جو قفل نہیں تھا اور جہاں وہ بیدار مرنی تھی۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیوں، وہ کہہ سکا۔ کیا بڑا نا اس کا بھی وہی حشر کوئے کا۔ جو وہ اپنی کاہل تھا۔ کاش وہ جدید بازی سے کام نہ لیتا تو اسے جلدیے کے لئے ایڈلا اس کے پاس دیر رو آتی تھی اور ایسی کہانی سنا دلاتی تھی جس پر ایڈلا کو یقین کر لیتا چاہیے تھا وہ اس کے قریب رہ کر بزرگ دمپ کی حفاظت کرنا چاہتی تھی لیکن یہ کہا ہو گیا۔ وہ مضطربانہ انداز میں اپنی پیشانی رگڑنے لگی پھر چڑی طرح چوکی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے جبر سے کی کھال ہلکے بے جان سراسر کشیف کا بڑبڑ تھا۔ بزرگ دمپ نے کئی بار اس کا ہلا شک سیک اپ کیا تھا اور وہ میک اپس میں ایڈلا کے پاس پہنچی تھی۔ میک اپس نے اس کا میک اپ اتار دیا تھا اور جب وہ اس کے ساتھ جبری نے میں پہنچی تھی تو میک اپ میں نہیں تھی لیکن اس وقت کیا ایڈلا ماننے دینا وہ اس کا میک اپ کیا تھا پھر وہ پوری عمارت میں آجیٹ ڈھونڈتی پھرتی تھی۔ لیکن کامیابی بدھوتی تھی یاں کے ذخیرے میں جھانک کر دیکھا لیکن اس میں بھی مشکل فائنل حیدر نہ دکھائی دی لیکن کے سامنے برتن دھندلا سے ہونے لگے لیکن میں پہنچی تو وہ آیا کہ اس نے ناشتہ نہیں کیا۔ لیکن مجھ کو چاہیے تو ناشتہ ہی کر چکی تھی۔



میں انفرور سے نے شام ہر گھنٹہ سے کاراہہ ترک کر دیا تھا۔ وہ ایڈلا سے خائف تھا جسے ذرا دیر سی بات کی خبر بوجا ہی سے نیگرسے اس کے سوا نہیں نے، ابھی اس سون میں دیکھا تھا جہاں دونوں دوستانہ انداز میں گفتگو کر رہے تھے وہیں نہیں دیکھا جہاں یونانی طب علم نے اس کی کٹائی کی تھی۔ بزرگوں میں شام گزرتا اس کے پیچھے ہر بوجا ہی تھا۔ اس نے سر جابھیں عذرت کی نگاہیں ممد دینا چاہیے عذرت کے سامنے دالے، بزرگ میں آجیٹا۔ جبر کو جہاں وہیں شراب طلب کی۔ اور پیٹے جھگڑ گیا۔ سب کو اسید تھا۔ اور سنا کی شامیں اور راتیں خامی سرد مرنے لگی تھیں لیکن انہی بھی نہیں کہ انشس دالوں کی یاد تانے لگی۔

سودھ عزوب بوجا نے نگہ وہ اتنی ہی چکا تھا کہ ذہن کو جس راستے پر بھی لگانا چاہتا لگا جاتا اس نے سوچا اب اٹھنا چاہیے اور خواب گاہ میں پہنچ کر اتنی ہی دھچکی چاہیے تھی اب تنگ ہل چکا ہے اس کے بعد دماغ میں اتنی سکوت مد سے کہ گود جاتا رہے خواب گاہ کا دروازہ کھول دی تھا کہ اکھیل بڑا تھا پھر دانے ہی دالا تھا کہ سامنے کھڑے ہوئے لازم نے برتنوں پر انکل رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ انفرور سے کا کھلا پڑا نہ بند ہو۔ مدام نے ایک شہرہ جاکا غنڈ جیب سے نکالا اور اس کی طرف پڑھا دی لیکن اس کی انکل بدستور بڑبڑا پڑی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تحریر پڑھ بیٹے سے ملے ایک لفظ بھی نہیں سے نکلائے۔ تحریر اٹھائی میں تھی وہ دوست انفرور سے! تمہارا دوا دار دوست یونانی طالب علم حازر ہے ہاں سے دریاں غریبی گفتگو ہوگی۔ کیونکہ پوری عمارت گلوڑ ہے مکی سی سرسراہٹ بھی نہیں بدلیں انفرور سے جاتی ہوگی آج دن بھر میں یہاں اسی کچھ بھائی میں رہا ملک نہ جانے کا راستہ بھی دیرانت کرنا ہے بھر نہ کرو۔ تمہارا وہ لازم بحریتہ سے جھکے روپ میں بیٹھے دیکھ رہے ہو۔ لی ناہل ایڈلا وہاں

داخل ہوا۔

تم۔ تم کون ہو، فریڈ سے آشنا ہوا ہوا۔

"باسل کے طلب کیا ہے اور یہ دیا ہے۔ اس نے ایک نادر انفرزے کی طرف بڑھا دیا تھا۔ انفرزے نے ٹھٹھکا۔ ایڈلار نے صرف اتنی کھاتھ حاصل نہ کے ساتھ چلے آؤ اور ڈو کی کوئے جانہ"

فریڈ نے پائیت کھگر کر دیکھا تھا اور بولا تھا تم ہمیں بیٹر میں بھی

شکریہ جناب، پائیت بڑے ادب سے بولا اور اسی کر سی رہتے تھے جس کی طرف فریڈ نے اشارہ کیا تھا وہ اس علاقہ اور پوری حالت تھی اس شخص اس علاقہ میں جو کہ دیر پہلے سے جو اس بندھا تھا کہ بن وہ کہیں نہیں تھا جھجھکہ جو اب گاہ کی طرف چل آیا تھا اور پائیت سے بولا تھا جو وہ دونوں چھت پر آئے یہی بیڈ پر ایک بڑا اسل کا پڑا ہوا تھا جس پر نشانہ کا نشانہ دور سے بھی دیکھا جا سکتا پائیت نے اسے اپنے برابر کاک چٹ ہی پر بٹھا دیا تھا اسل کا پڑا ہوا کسے اور پر اٹھا دیا گیا۔ پھر وہ سرب کی طرف مرکوز ہو کر اس پر ڈالیں لگایا تھا فریڈ نے کسی سے ہونٹ پر ہونٹ مانتے تھے اور اس سفر کا اقسام تم پر کیا چاہیں منٹ حد تھا وہ کب دیر نے من اسے سے کہا چاہو طرف تار کی چمیل برقی تھی۔ پائیت نے چپے تر کر کاسٹنگ کی پڑی دستی سرخ لائٹ روشن کی، اور فریڈ نے گورنر دکھانے کا غصہ ہی کا دار ملے۔ ایک جیسا کسٹم کی پھسکار سنائی دی تھی دونوں ٹھٹھک گئے اور فریڈ کی سمت روشنی کا رخ کر کے فریڈ نے اس کے حلق سے جھپٹ سی۔ دار نکل گئی تاکہ بہت بڑا انداز سے پائیت نے غائبانہ پر پھٹ پڑے ہی دلائی کر پائیت۔

نہیں ہے۔
انفرزے کے رات نکل پڑے۔ اس نے جیب سے تم نکال کر کھنڈا شریع کیا۔ تم توں کے سپے پر۔ میں مٹھوں ہوں مگر میری جان پر ہی برقی ہے۔ ٹھٹھکا ڈوولی۔
عمران نے پھر اس کے اٹھتے جھپٹ کر کھنڈا شریع کر دیا۔ وہ یہیں موجود ہے۔ لیکن آج لانا سے چٹے میرا سے چٹا نا مناسب ہو گا۔ اس نے جیب چاب بیٹر اور پھر پنا غما کر دیا۔ جو کہ میری زبان سے نکل جاتا ہے۔ اس کے لئے سرد سڑ کی باری نکال دیا میری ہالی سے اور ان اسی نہیں تھہ خانے کا راستہ بھی نہیں بتاؤں گا۔

جیسی تھوڑی مرضی، میں مٹھوں ہوں، فریڈ نے پھر اس کے کھنڈا اور عمران اس کے اٹھتے سپے چپے کر کر کے باہر آ گیا۔ فریڈ نے کسے کے وسط میں تھرکھڑا دیا تھا جس کی دیر تک کھڑا رہا تھا غروب کے نئے کے علاوہ بھی کسی اور طرح کا نادر طاری ہو گیا لذت انہیں سرد اسٹار ورا سی کیمت کو برقرار رکھنے کے لئے اس سے سر پہینے کا ارادہ غوی کر دیا ہے۔ اور وہ چوکی تھا ناکل مری پر کسی ٹمے کی کوئی کھنڈا گرنے سنائی دی تھی اور اس کے لئے کوئی تھی اس بھی نہیں تھی۔ ایڈلار کہیں بھی نہیں لانا ہو جا تھا عمارت کی دیر بھت پر ایک طرف مختصر سراسلی پھٹ بھی تھا تھا۔ وہ نہایت اچھا سے آدم کر سی پریم ورا تہا ہوا سوچنے لگا تھا آؤ بیٹے تم بھی کیا کر دے کر کسی اسپین سے مابہ پڑا تھا سوچنے لگا کہ ہر وہ آج تیس پھر قواس کے پڑا دے اسٹار ورا سے گا غصہ ہی دیر کے بعد دلائی میں دنی جنوں کی روز گونگی تھی۔ اور پھر کسی نے دروازہ پر دستک دی تھی۔

"آجائو۔" فریڈ سے عمارت۔ ہرمان فرح کا ایک باور دی پائیت کو کہے ہیں

بارہین پر پادشاہ اور اڈا زور در مری طرف مڑ کر چل دیا
ناسی کے کس مہاتوں سے حالات ہو سکتے ہیں۔" ٹیلیٹ نے انہیں دے

سے

بہت ناسی عظیم سے بہت دور سے جہاں کوئی آدمی نہ رہتا اور وہ
آگے بڑھتے رہتے پھر دور میں گزردرنگ کی ایک عظیم جہاں بھی ان
پر تحقیق کرنے کے لئے تیار نہ تھی یہاں بھی پینٹ نے تین بارہین پر پادشاہ
دراختہ اور وہ راستے سے مڑ کر بائیں جانب جھاک گئی تھی اور وہ ایک بڑی
غار کے سامنے رکے تھے پھر اسٹالٹھورڈ سے کو سامنے سے آئے اندر
داخل ہوا وہ ایک بڑے کمرے میں آئے تھے وہاں صبح کے چھ بجے سے سامنے
خیر بچہ ہندوستان تھا۔۔۔۔۔ ٹیلیٹ نے ایک آسی کرسی کی طرف اشارہ کر کے
کہا "بیٹھ جاؤ میں اس کو مطلع کرتا ہوں۔"

انفروز سے متحیرانہ انداز میں چاروں طرف دیکھا پر بیٹھ گیا۔
جیسے ہی ٹیلیٹ اس کمرے سے بڑھ نکلا دروازہ خود بخود بند ہو گیا یہی نہیں
بلکہ انفرود سے کے ملحق نے ایک بڑے سامنے کمرے کی کڑا لنگھ گئی تھی کیونکہ جس کمرے پر دروازہ
بڑا تھا۔ چاہے اس نے اسے بھول لیا تھا۔ بہت لگاتار دو دنوں الماف سے بے شمار
موتوں کو تیار ہوا ہرگز اس کے گرد پٹ گئے تھے اور وہ جی جگہ سے نہیں بھیجیں
کو سکتا تھا۔



میرزا نے اسی ایک کمرے میں پورا دن گزار دیا تھا ان دنوں کی وجہ سے
نوا مرقہ کاٹنے کی قوت بڑی اور نسی اور طرف بھی تھی کیونکہ پینٹ نے کمرے کو قفل
کی تھی لیکن باہری خانے تک جانے سے کہہ تک گریز کرتی کھانے پینے کے لئے
بھی تو کچھ پینا ہی کرنا تھا۔ سرچاں جوں توں نام بولی تھی۔ اور ڈر کے مارے اس
کی حالت اجڑنے کی تھی وہ خوف تک اڈا۔ وہ خون خوار تھی۔ کیا اس کا
بھی دی حشر ہوگا۔ ہوا میں لگا ہوا تھا۔ ایک ہیں اڈا داکسی عورت کو اذیت نہیں
دے سکتا پھر خرابیاں لا کر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور ہوا سے یہ کہہ خود بخود روشن
ہو گیا تھا۔ اڈا پر بڑی بڑی روشن کی یہ نظر آنے لگی تھیں۔ روشنی بڑی تھی لیکن
لہجہ رگڑا نہیں گذر رہی تھی اس نے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر پتہ
حقروں کو دیکھا وہ بھی مارک نہیں تھے اس طرح خوف اور گھٹن سے کسی حد تک بے
لگائی اڈا نے پھر باہری خانے کا رخ کیا اور بنگ پہنچیں۔ ڈسہ نوڈاں دی
تھی کوٹیت پر کسی کی آستیں کڑی اور ہوا اس کی کھٹکی بندھ گئی تھی ایک
عجیب اضعفت آدمی دروازے میں کھڑا نظر آیا اس کے جسم پر ایک مہاسہ باری تھا
اور چہرے پر کھریٹے اندر دے کے نشانات غائب گئے تھے۔

"ڈر نہیں! میں اڈا داکسی۔ آواز آواز۔ میری کوئی شکل نہیں ہے۔"
"بہت... اس... وہ بھلا۔"

"اں... اں... اور تمہارا شمار میرے قابو میں ہے۔ وہ تم ہی سے
ٹھکانے گاؤگی۔ اپنی توین کا بدلہ لوگی۔"

"لگ... کوئن ہے... ہاں؟"

"خود ہی میں کر دیکھ لیتا۔ میں اسی کمرے میں تمہارا منتظر رہوں۔ لیکن پیسے
دیکھو تم اس وقت میرے پاس نہیں ہو۔"

"اس نے ہمارے کنبے سے ایک تیز نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا تھا۔ میرا اپنی شکل دیکھ کر اچھل پڑی۔ یہ تو اسی صورت کی شکل تھی جسے اس نے پچھل رات تہ خانے میں دیکھا تھا۔ جریلا، فخر، دائرہ، دھبہ کی سانسی۔"

"یہ... یہ... ہلک... کیا ہاس؟"

"ابن دیکھ سنا۔ تم اسے مارو گی... اپنے اٹھو۔"

"میرا نکال دل دھڑکنے لگا۔ تو کیا وہ دھبہ کو پکڑ لینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہوا ہے تو اس کی ساری منت خاں ہو گئی۔ وہ اسی کے بچاؤ کے لئے تو جھانک نکلی تھی۔ غر دیکھا جائے گا۔ اس نے فریڈنگ بین چوڑے سے ٹھاکر دکھ دیا۔ اور ایڈلاراکے پیچھے پیچھے چل پڑی تھی ایڈلاراکے دور دانے کی طرف بڑھ رہا تھا۔"

"بیب... ہاس۔ ادھر ایک خوفناک آواز آ رہا ایک عسرت لگا رہی ہے؟"

"میرا ناخوشخوہ آواز نہیں مل رہی۔"

"اوہ... وہ... وہ چکیا رہی میرے۔ میرا نکال اس عام آدمیوں سے جڑت مختلف ہے وہ آدمیوں سے زیادہ جانوروں پر اتار دیتا ہے۔ لیکن اب تم انہیں بھی اپنا نظام پاؤ گی۔"

"ہاس منظم ہے۔ میرا نا نے ایڈلاراکے پسندیدہ جلدوسرا۔"

"ہاؤ۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ ایڈلاراکے نام پر چل کر ہو گیا۔"

"سے دیکھا کہ وہ کوئی چھوٹی سی عمارت نہیں تھی بلکہ سراسر ہاشی جیسے سے متک یک ٹری عمارت پھر اڑے بھی موجود تھی۔ لیکن ہاشی جیسے کے اندر سے اس تک کرن رات نہیں تھا۔ دروازے کے نیچے سے ابھر اس عمارت کے صدد دروازے سے اندر نکال ہوئے اس جیسے میں بھی لہروں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔"

"ہاس! یہ ایک دور افتادہ اور دیوان مقام ہے یہاں یہ روشنی کسی مہرین نے پوچھا۔"

"بچے نہ غلط میں ایسا ہی نام موجود ہے جو دوسو ستر سال کے رہنے کو پہنچا رہا ہے۔ یہ ایڈلاراکے سانس کیسے ہوا ہے۔ یہاں ایڈلاراکے پسندیدہ کا انتہا مہنے کے لئے منت خاں مہرین کیلکڑا ہے۔"

"میں نہیں بھی ہاس!"

"ہس زور دراز سب کچھ میں آجائے گا۔ ایڈلاراکے پھر وہ ایک دروازے سے اس کے سامنے داخل ہوئے تھے۔ ہاس انفرسے وہ کہ عجب وضع دلی کسی میں ہو، ہوسے ہمہ شفا تھا۔ میرا نا پھر پڑے ہی ہس کی کیف کے باوجود بھی پشیمت بھیجے میں جیسا تھا۔ ٹروٹی۔ جان سے بیاری۔ میرا نا کو دیکھ کر سکا، تھا۔ یہ کوئی ہے۔"

"سوئے ٹروما۔ ایڈلاراکے دروازے میں ہوا۔ اور تم آج کی رات فرانسکو پڑاؤ۔"

"بیب... ہاس۔ انفرسے نے جڑت سے کہا کہ یہ... تم کو... اس سے اسے پسپان بیک کر دے۔ سب کی بی آواز سنا چکا تھا۔"

"اس میں ہی ہس۔ فرانسکو پڑاؤ۔ میں ان دنوں تھری جہتی پر نگرانی پڑھتا ہوں۔ آج ہی تاریخ ہے۔ فرانسکو پڑاؤ جب ہری فون نے میری ملکیت پر مباحثی کر دی۔"

"اس میں میرا کیا قصور ہے ہاس۔ پڑاؤ مجھے سے سیکڑوں سال قبل پیدا ہوا تھا۔"

"وہ بلا ہونے کے ہمہ تیار ہے اور میں بھی اس سے پیچھے نہیں رہا کیا نہیں۔"

میں دھوب اپنے انعام کو پہنچے گا۔

مجھے یاد ہے! اس امیر بڑا ہے۔ وہ آگے بڑھ کر دھوب تھا، وہ عورت کی سن توڑے گی۔

میں ہیں! وہ بے بسی سے مولا کی سسے بھی آراء دے تھے، ٹھیک سی دقت وہ دندار، کھلاس کے بندوں پر الغرض سے کو کسی نے بھڑکایا تھا اس کا خدا تھا کہ کو کسی بھراہنی اصل حالت میں آگئی وہ الغرض کے ٹوکے کرے یہ۔
گورہ اچھا دیا۔

اب آؤ سنو کے بے ایلاوا۔ وہ داتا بڑا ایلاوا کی طرف بڑھا تھا۔
ایلاوا نے تعجب لگایا اور بلا ہ حسرت بھی نکال لے گوشت کے
بیٹا۔۔۔۔۔

وہ دونی آپس میں گتھ کر رہ گئے تھے میرزا کے ہیبت پر الغرض سے کلات پڑی تھی۔ اسے ایسے محسوس ہوا تھا جیسے دم نکل جائے گا وہ اپنے ذہن سے غریبی تھی کہ یہ برش نہ ہو پائے۔ دندہ کسی نے میرزا کی بنوں میں عقد دے کر کرکس سے باہر گھسٹیا تھا وہ دروازے کے کرب سی گری تھی اب بھی برشیں ہی رہی تھی ابھی اسے دوسرے کرب سے ہی اعتقاد وہ ملاوی سی معلوم ہوا تھا۔
تھا۔ لیکن پاس سے کوئی کمزور بے کا آدمی تھا تھا۔
میں۔۔۔۔۔

میں یوں کوئی بات نہیں ہے نہ چپ چاپ بیٹھی رہو۔ اس نے کہا اور اسے فرسٹ ہی پر نہ دیا تھا۔ میرزا کو البانگ رہا تھا جیسے پیٹ کے اندر کچھ پھٹ گیا ہو۔ ایسی شدید تکلیف تھی کہ ذہن کو زبان کے دے رہی تھی۔
میرزا نے یہ کہہ کر چلی آئی تھیں۔

دلت یاد نہیں جب تمہارے سپا میر نے میرے گھر کے کسی تیس عورتوں کو بروکھی تباہی کے عاریں دیکھیں دیا تھا۔ میرے دوسرے چیلے ہی سے چپک چپ کی رہا میں ہندو سے اپنے دست لرگئے تھے۔ تم سید نام سوروں سے ان پر ہم کا وہ رکھوں دیا تھا سنو آج کی رات میرے غسل کی رات کھاتی ہے۔ میں اس رات کو یک سببی کے خون سے غسل کرتا ہوں۔ اس بار میں نے تمہیں جسک کہ ہے میں تمہارے خون سے غسل کروں گا پھر تمہارے سر وہ جسم کو میرے چکیہ مار میں چار دن تک کھاتے رہیں گے۔

میں۔۔۔۔۔ میرا تصور ہی! میں تو مر حال میں دندار رہا ہوں۔
تو اگر میرا دندار نہ تو میری حیرت کی اس طرح توہی نہ کرتا۔ تو نے میرزا کے سلسلے میں مجھے بھوئی کھانی سنی تھی وہ تو اس نے یہ دقت جان پہنچیں جانے کا بھید کرنا وہ تم سب میرے ہی انھوں سی اسکریمیت طرف ہوجاتے۔
توہ جھوٹی ہے۔

میں بھوئی ہوں؟ میرزا ناٹھیاں بھیج کر چیخیں تھیں۔
تت۔۔۔۔۔
ان میں میرزا بولے۔

ایلاوا نے تعجب لگایا اور بولا جس پر تم مرے سو وہ کھینٹو کی عمدت سے۔
ان۔۔۔۔۔ ہیں۔ الغرض سے کو کسی کی گرفت سے آزاد ہوجاے کے لئے زور لگانے لگا۔

تو میرے لئے ساپ پالتا رہا ہے۔ میرزا وہ ڈیوٹ دیکھ رہی ہو جس کے سر سے ہر ایک لہجی سی سولی فٹ ہے ایسے کی جس وی رنگ میں۔
وہ نہ کہ میرا ہاتھ جب ہرجاے میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ الغرض سے تمہارے

۱۰ منت تم کون ہو؟

کیا تمہیں وہاں کا انجام یاد نہیں رہا تھا۔ یہ تھا کہ تمہیں کیا سرجی تھی۔

”ڈھسپ... زور دھڑکیاں کر سکیاں گئے تھے۔ تیرے لیے۔ میرے
میرے تیرے غصے کے لئے... تو نے دیکھا میری جان۔ وہ کیا آدمی ہے۔ میرے“

آج۔ میں سرری مر رہی۔ اور میرا اس کے منہ سے جتنا جتنا خون اہل پڑا تھا۔ یہ
دیکھ کر یہاں کی لاش بڑی تھی میرے ہنسنے پر۔

مران کو کھلا کر جھک پڑا اور آستین سے اس کا منہ صاف کرنے لگا۔

بس یہیں بیٹھا۔ وہ میرے سب کچھ اور میں تجھے دیکھتے دیکھتے

میرا جاؤں۔

اس دوران میں دوسرے کمرے سے دو بیٹا مشتکی کی آواز ہوئی۔ جی نہیں

پھر ایک ایک اب اسلام ہوا جیسے کوئی ٹیٹ بڑا اجازت دے کر گیا تھا۔ دوسرا

اسٹوڈنٹ پھر مل رہی۔ آواز میں بولی۔ شاید اس نے انفرادی سے کوئی دھوکہ دیا۔

اب اس کے خون میں منسل کمرے کا۔ وہ بھاگو۔ ڈھسپ جنگ جاؤ میری

ہاں تم اسے شکست دے دے سکو گے۔ اس کے اندر کوئی ٹیٹ روح سائی ہوئی ہے

س نے اڑا اور وہ... دونوں ملی پلن مکھی سے۔

دونوں کو غم کرچا ہوں تم نگرہ کر اور انہیں بھی جہنم میں جانے دو۔ وہ میں

تباہ سے ملے کیا کروں بہت ابھی لیکن بے وقوف لڑکی۔

میں ابھی لڑکی ہوئی ڈھسپ؟

لاکھوں سے بہتر تم میں بولی کے خلاف جنگ کرنے کی صلاحیت ہے۔

تم ٹیٹ ابھی لڑکی ہو۔

اپنی پیشانی میرے برٹوں پر رکھ دو ڈھسپ۔ آخری غور ہنس۔

مران جھکا تھا۔ وہ وہ اس کی پیشانی پر جم کر بولی تھی۔ اب میں سکون سے مر

سکون گ کیب آدمی تو میں بھری بڑی دنیا میں ایسا ہے جیسے ابھی لڑکی کہہ رہا

ہے اب میں سکون سے مر سکون گی۔

دھنک ایڈ لاداک کی داڑھی سنائی دی۔ تیرا پانا تم کہاں ہو؟ دیکھ میں نے

منسل کر لیا۔ منہ زور اس سے مر سکو پھارو۔ مردہ پاؤ۔ اور پھر وہ خون

میں نہایا اس کمرے میں گھس آیا۔ اس کے اوتھ میں بڑا سا چمکدار خطر تھا۔ تو

کون ہے۔؟ وہ مران کو دیکھ کر ڈاڑا۔

تیری موت؟ مران نے سر دھسپ میں کہا۔

اور اب وہ دونوں آئے سانس کھڑے ایک دوسرے کو گھوسے ۲ ہے

تھے۔

ایکٹو؟ ایڈ لاداکس درندے کی طرح غریبا۔

نہیں اس کا ایک دنی خدام۔ وہ پہنے دھڑ سے کسی کو بھی نہیں اڑتا۔

اچھا تو.... تو کیسی جا۔ ایڈ لاداک نے مران پر جھپٹا۔ لگا ہی تھی مران

پھر قہر سے ایک طرف ہٹ گیا۔ نفوت ترقی ایڈ لاداک بھوکہ میں آئے نکل جانے

کی بجائے اس جگہ سے اس کی طرف مڑ گیا پھر مقدمہ نے مران کو غصے کے وار

سے بچایا تھا۔ شگہ ہی سے سکھا ہوا ایک پتیر کا کام آگیا۔ دشواری پتھی کر ڈالا

خون میں جھپکا ہوا۔ اس نے بے تکس انجس کے اٹھ سے ر نکل جانا وہ سٹ

پڑنے کا حشرہ مول نہیں لے سکا تھا اور خود ہی کے کمرے سے بھی نکل جانا چاہتا

تھا۔ کیونکہ میرا شاید یہ دوسرے مران کی تھی۔ کیوں اس دھیکہ مشتکی میں کھلی۔ سی

جسے اور پھر اسے کمرے سے نکل جانے کا روت مل گیا تھا۔ لیکن وہ سے کی وہ

بڑی سلاخ اسے نہیں دکھائی دی مگر جو بار بار می میں پڑی برلی تھی اس پر پھر
پڑتے ہی رہیں گیا تھا۔ یہ سبھی سکا منہ کے بل فرش پر جا بیٹھا سادھی سر پر لٹکاوا
نے چھلانگ لگائی تھی ایک وہ گرنے گرنے میں نہیں سمجھتا تھا کہ اٹھ لاوا اس کے پیچھے
ہے اس پر ٹوٹی ہی پڑے گا اس نے گتے ہی کھڑا رہے ہی کوشش سے سرک
گیا تھا انداز سے کی گئی تھی کیا پائیڈا ماجھی کرا تھا۔ اور مٹوں نے بیٹے ہی بیٹے دھب
ناجیوں جھڑ کر سر پر رات اس کی کھڑکی پر رسید کی تھی ایدہ واسے حق سے کر یہ
سی آواز نکل اور تیل سس کے کہ وہ پھر اٹھا۔ عمران نے اس کے اوپر سے دوسری
طرف چھلانگ لگائی۔ پھر یہ لاوا کے پوری طرح تھپنے سے بیٹے ہی اس نے وہے
کی اس موٹی سی سلاخی پر تھڑک رہا تھا جس سے رچ کر مگر قہ سادھی گھوئی اور
ایڈا کے اس اندھ پر پڑی جس میں بغیر دبا ہوا تھا۔ پھر اس کے دھت سے نکل
گیا۔ سلاخ کا دوسرا وار ایدہ لاوا کے سر پر ہوا تھا پھر مٹوں اسے تھپنے کا موقع
کہاں دینے والا تھا سلاخ سر پر تازہ پڑتی رہی اور اٹھ لاوا چھٹا رہا دھڑا
رہا تھا باؤں کھا کھا کر نوکوں پہانے کی کوشش کرتا رہا کیسے غلام کے دھڑکوا
کسی سینی مٹ کے گتے کیوں نہ رہے چل رہے تھے۔ پھر زاری ہی دی میں سرکی
تھکے کو بر لٹھڑانے لگا اٹھ لاوا ٹھٹھا ہو چکا تھا وہ سلاخ جھینک کر میری ڈالنے کو
کی طرف دوڑا تھا۔ لیکن اسے اس کرے کے سامنے جھٹک جانا پڑا جہاں افراد سے
کا سر ہلک جاتا تھا اور دھڑا ہلک اس نے مگر جنبش دی اور اس کرے میں
گھس پڑ جہاں میری آن فرسٹ پر پڑی گہری گہری سانسیں سے دی تھی وہ اس
کی تکیوں بند تھیں عمران نے اسے آواز دی لیکن جواب نہ ملا۔ اس نے جھک
کرا اسے اٹھایا اور محارت سے ہاسر نکل گیا۔ چاروں طرف گھرے اندھیرے اور

سانے کی کھڑکی تھی نفاذی ہی سکون تھی جیسے کچھ بڑی مگر سر پر تھوڑی مگر
آسٹن بیٹے کی طرح لا پورا نظر آ رہا تھا۔ عمران اسے دھتوں پر اٹھائے جسے
انداز سے سے پہلی کڑی طرف پڑھا رہا۔ کتنی بھیا ایک رات تھی اسے اسے
محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اب صبح بھی ہوگی۔ آدھیت جیواست کے تاریک تھیل
میں بیٹھے طور کریں کھانا گھر سے لایا تو اس سے جبرائیت سرزد نہیں ہوئی تھی۔
صرف مل اندھ تو مل کا نام زندگی ہے۔ نطقی جواز تو لہدی میں داسٹس
کیا جاتا ہے۔



جیوا اور صفدر بے خبر سر سے تھے جب ان کے زمین دریا رشت کا دروازہ
چینا جا رہا تھا۔ جو یہاں سے پہلے جیوا برائی اور ایک اجنبی کو سامنے کھڑا دیکھ
کر ٹپکے ست گئی تھی۔

کی تم دونوں کے صبی کا خدات مغفلا ہیں : عمران اصلہ دار میں بود وہ ابھی
تھک میک اپ میں تھا۔

اب ... ہی۔ کیوں اس نے بوکھا کر کہا۔

اسے بھی جلدی سے اٹھاؤ اور نکل جاؤ۔

دس منٹ کے اندر جیوا اندر وہ روٹھی کے سے تیار ہو گئے تھے لفت
کے در پیے جھت پر پہنچے تھے جیوا غارتی سے سب کچھ دیکھنے جاری تھی۔

صفر بھی چسپی تھا۔ وہ عمارت سے باہر آئے اور گریاج سے انفرنگ سے کی
کاٹری نکالی ان دونوں کو اگلی سیٹ پر اپنے بار بٹھایا تھا اور گاڑی سڑک
پر نکل آئی تھی۔ عمران نے صفر سے کہ: "پچھلی سیٹ پر ایک رنجی بڑی ہے
پڑی ہے۔ تم اپنے سفارت خانے کے حوالے سے اسے ہسپتال میں داخل
کراؤ گے۔"

"ہم... میری اطلاع ہے۔ صفر سکھایا۔"

"جو یا تمہاری طرف سے گفتگو کرے گی۔ مطلب: جب کہ تم سفارت خانے
کے حوالے کی وجہ سے ہیبت زیادہ ہو چکے ہو۔ پنج جاؤ گے کہہ رہا کہ سڑک
کے کنارے بے ہوش پڑی ملی تھی کسی بھی سڑک کا نام لے لینا کئی دن ہوں
گھر سے پھرے ہو ہیں ہسپتال کے، ہماری تحریروں کا۔"

پندرہ منٹ کے اندر ہی اندر یہ کام بھی ہو گیا۔ بے ہوش میرزا ہسپتال
میں داخل کر لی گئی تھی۔ واپس پر جو ہوا بولی: "تو یہ ضرور تھیں؟"

"کہیں؟" کہا تم اسے حاشی ہو؟

"کہیں نہیں۔ تم نے کٹ کر پھر ایڈالا کے پاس آگئی تھی۔"

سوال ہے کہ آپ نے کیا کیا؟ صفر صفر، انداز میں بولا ہم نہیں
گئے تھے۔

"اور اس نے بھنسنے چکے تھے کہ قدیم ریڈیو ڈیوڈن بڑی رانی سے بول
سکتے ہیں آپ لوگ؟"

میں کیسے معلوم ہوا؟ جو ہوا بولکھ کر بولی۔

آپ کے چپے: بس نے اظہار نہیں دی خود دو دو ہاتھ کئے پستے

ایڈالا سے تو چہ چلتا بھد دار کو۔

"ہات دراصل ہے۔" صفر بولا: "آپ کی سمیت نے تم سب کو
تباہ کر دیا ہے؟"

"نقلی کے لئے بھی عقل چاہئے۔ ایڈالا انسلا کاظم کے بادشاہ ہوتے
کے سلسلے سے تعلق رکھتا تھا۔"

"رکھتا تھا۔" کاکیا مطلب؟ جو ہوا بولی۔

"اس لئے کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔"

"یعنی... یعنی آپ نے اس کا خاتمہ کر دیا؟"

"مزمین سے ہی روایت ہے۔" عمران نے کہا: "خیران فکروں کو چھوڑ
دیتا تو کہیں اس نے کھل کر بھیجے گا کہنے پر مجبور کیا تھا۔ یہاں میں تواری
دانس بندی کی تعریف کئے بیرونہ سکول کا کو تم نے وہ کال نکلتی ہیں کی حق
بہر کرتا۔ کس طرح آپ کو اطلاع دیتا کہ دھڑلے گئے ہیں؟"

کال کیا اسی تہہ خانے سے ہوئی تھی؟

میں (وہ ہیں ایک ویلن جگہ ہوسے گی تھا) ماری آنکھوں پر چڑھے کے
تسے چڑھا دیئے گئے تھے پھر شاید ہم بھٹ کے ذریعہ اس عمارت پر پہنچے
تھے۔ وہاں آئی کی فضا بیک کا ایک سیل کا بڑا مروجہ تھا۔

کیا ایڈالا خود سے گیا تھا۔

"نہیں فضا بیک کا ایک ڈیٹ تھا۔"

"وہ خود۔" ایڈالا مای تھا تمہارے ایکسٹنکٹو کی شوکا۔ دی ہے چارہ۔

اس کا طریق کار یہ تھا کہ نام تو ایڈالا ہی چل رہا تھا لیکن مختلف لوگ سے مختلف
شکلوں میں دیکھتے تھے۔ ایک آپ کا لایا، دوسرا تک میری نظر سے نہیں گذرا۔

اسی دن اچانک ان چاروں کو اس عمارت سے بھی نکلنا پڑا۔ عمارت کے کمرے نے ان کے لئے ایک تیز رفتار مائیکرو بس تیار کی تھی اور وہ اپنے ساتھ سمیت اس پر سوار کر دیئے گئے اور اب وہ اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ ہر قسم کا میک اپ ختم کر دیا گیا تھا اور صاحب خاندان نے ان کے ہر قسم کے مصلیٰ کا خاتمہ آتش دان میں ڈال دیا تھا۔ مائیکرو بس ان چاروں کو گلیو پارکنگ کی سب سے خوب صورت جگہ پر ڈروینو لے جا رہی تھی۔ اس بس میں ڈرائیور کے علاوہ اندر کوئی یا بیواں آدمی نہیں تھا۔ جو یہ خصوصیت سے ہمیں کوسا خاندان کو پہچاننے کی سبب پر چلی گئی تھی اور اس سے میرزا کے بارے میں پوچھ گچھ کرتی رہی تھی۔ لیکن ہمیں نے اسے مطمئن کرنے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ ایک طرح سے اسے چھوڑنا اور جانا رہا تھا۔ پھر ڈرائیور میں مائیکرو بس اسی پرسنل کے سامنے رکھی تھی جہاں انہیں پیام کرنا تھا اور عمران انہیں وہاں پہلے سے موجود تھا جس نے چھوٹے ہی میرزا کی خبر سے دریافت کی تھی اور یہ تھا کہ عمران اس کے بارے میں کچھ بڑے کلمات کہے گا کیونکہ اس کی دانست میں ایڈلاوا واپس نہ کی طرح قرار ہوئی تھی۔

مجھے بے حد افسوس ہے کہ اتھارٹی کو سٹیشن کے باوجود اس کی جان نہ پہچانی جاسکے۔ میں زیادہ تر اس کے قریب ہی رہا تھا۔ اسی لئے اتنی دیر ہوئی وہ نہ کہیں کے رہا نہ ہو چکے ہوتے۔

کال ہے کہ آپ کو اس دھوکے باز کی اتنی پروا ہوئی کہ نہیں غلط بھی ہوئی تھی۔ عمران نے سنبھل کر کہا کہ میرا کبھی ہٹاؤ گا اور اپنے کمرے کی طرف مڑا ہوا ہوا۔ "مصدقہ کبھی دنیا۔"

متوڑی دیر بعد مصدق اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اور اسے اپنی

مریاد کی برقی کپانی سامنے چھپ گیا۔ عمران سر ہٹاتا رہا تھا کہیں کہیں ٹوک کر اس کی اصلاح کرتا لیکن یہ کپانی قدیم انگلستان والے مرحلے سے آگے نہ بڑھ سکی اور عمران اسے خند سے دیکھتا ہوا ہوا۔ اصل کامیابی اس دقت سے ضرورت ہوئی تھی۔ جب میں نے الغور سے یہ واقعہ صاف کیا تھا۔ اس نے الغور سے سے محو اڈا کا واقعہ بتاتے ہوئے کہا کہ اس بڑی طرح دیکھا تھا۔ ڈوٹی ٹوڈاں پر کہ ایڈلاوا کا دشمن بن گیا تھا۔ اور تم دونوں اسی عمارت کے تہہ خانوں میں رکھے گئے تھے۔ میرحال جب میں نے اسے بتائی دی تھی تو سب سے سنا کہ اس کی زبان سے اتنی یونانی طالب علم کا حال مرزد ہوا تھا۔ اور اس نے ایک سو سے معافیت کا وعدہ کر لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ڈوٹی کو خود ایڈلاوا پر چڑھ کر گیا اور مزے کی بات یہ ہے کہ خود الغور سے محض شے میں مبتلا تھا کہ عمارت کے نیچے تہہ خانے میں ہیں لیکن راستہ تلاش کرنے میں ناکام رہا تھا۔ میرحال میں اسی کے ایک لازم کے ایک آپ میں عمارت میں داخل ہوا اور تہہ خانے کی لفٹ چھت پر دریافت کر لی۔ ایک لفٹ چلی منزل کی ایک دلداری میں بھی تھی۔ شاید جسے میں دماغش کر سکا۔ اور اسے آپرٹ کرنے کے طریقے ہی سے آگاہ ہو سکا۔ چھت پر پہنچے پتہ ہوتا تو شاید اس میں بھی ناکامی ہو سکتی ہو کہ ایڈلاوا کے حکم کے مطابق اسے صرف چلی منزل تک محدود رہنا تھا۔ اہل کالڈاوا نفاذیہ کے ڈائٹ ہی کے روپ میں چھت پر پہنچا تھا۔ اور تہہ خانے میں ان کو بس تبدیل کر لینے کے بعد تمام گھنٹوں کے سامنے آنا رہا ہوگا۔ میرحال اس رات جب وہ الغور سے کو اپنے ساتھ کہیں لے جانے کے لئے آیا تھا تو میں سیلی کا پڑنے پہلے جسے میں چھپ گیا تھا۔ اس طرح اس عمارت تک پہنچ سکا۔ وہ ٹوڑی دیر کہہ سچا رہا تھا۔ پھر اس عمارت میں جو کچھ پیش آیا تھا ہر اسے لگا

مفسد کی آنکھیں جبر سے پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ پھر خاموش ہو گیا مفسد نے اسے کبھی ایسے سوڈ میں نہیں دیکھا تھا۔ اس قدر بگے ہوئے عمران کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

شاہد عمران نے اس کے چہرے سے اس کے خیالات پتہ لے لئے تھے۔ طویل سانس لے کر بولا: دراصل میں ہی نادانستگی میں میرا ناکی موت کا سبب بن گیا تھا مجھے علم نہیں تھا۔ اس کرسی کی آؤٹریج گرنٹ کے کھنڈے اور ہند ہونے کا انحصار اسی کمرے کے اسی دروازے کے کھنڈے اور بند ہونے پر تھا۔ جیسے ہی میں نے ہینڈل کر گھما کر دروازے کو دھکا دیا الفروڈ سے آزاد ہو گیا۔ پھر وہ ایک بہادر کی حالت تھی۔ جو میرا نا کے پیٹ پر بڑی تھک اور یہ بھی سنا ہوا کہ ایڈلارڈ کو میں مار کر بھی غرض نہیں ہوں وہ بھی مغموم تھا۔ صدیوں پرانے دھرم میں مبتلا تھا۔ ان سفید درندوں نے امریکہ کے دروزں پر غلوں میں قیامت برپا کر دی تھی۔ وہ جو صدیوں پہلے میں مہذب ہونے کے دھمبے دھمکے ہوئے تھے۔

کڑوں کی طرح سادہ لوح مقامی آدمیوں پر ٹوٹ پڑے تھے۔ صورتیت سے اسپینی، فرانسیسی اور انگریز ان میں فتنہ پھیلتے تھے۔ مٹھرو۔ میں نہیں ایڈلارڈ کی ڈائری کے کچھ متنب جیسے شتا ہوں۔ وہ دراصل ایک بہت بڑا انداز تھا۔ کر کے بے اتنا عظیم الشان اور مختلف انواع و اقسام کے گھوڑوں کا مجموعہ بیٹھا تھا۔ وہ فاق طوطے اتنے اہم بنانا چاہتا تھا۔ جن سے پورے اسپین کو گھنڈہ بنا سکتا۔ اس نے خاموش ہو کر اپنے برفیلے کس سے ایک ڈائری لکائی اور اس کی تحریر کا اردو ترجمہ مفسد کو سناتا رہا۔۔۔۔۔ سفید نام سلوں کا وجود ہی دنیا میں برادری کا باعث ہے۔ ان کے امن کے جھوٹے پرائیڈ سے کاٹھا رہو جانے کی بجائے ساری دنیا کی رنگ دار اقوام کو ان کے خلاف متغیر بنانا چاہیے۔

ان کے سفید ستیوں میں اتنے تاریک دل ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں انسانیت کی روشنی سے محروم ہو گئی ہیں اب انہوں نے اپنی بھلا کے لئے درکیپ بنا لئے ہیں۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے یعنی رنگدار اقوام کا استحصال۔ بظاہر دونوں متضاد نظریات کے حامل اور ایک دوسرے کے جانی دشمن بھی نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ حق تعالیٰ نے فریب عالمی بھائی چارے کی بات میں برائی رتی ہے۔ لیکن ریڈ انڈین لوگوں کو اپنے برابر محترم دینے پر تیار نہیں ہیں۔ جس تمیز کے کیپ کا عذاب دیکھ رہا ہوں وہ صرف رنگ دار اقوام پر مشتمل ہوگا۔ میں وٹینی امریکہ میں بھی سفید نام سلوں کی حمایت نہیں کر سکتا۔ انہیں جاری سرزمین سے نکال کر جلا خوار انہوں نے کئی ہی صدیاں وہاں کیوں نہ گزاری ہوں۔ میں ایڈلارڈ۔ صرف اسی لئے زندہ ہوں۔ میری ہم کا آغاز اسپین میں ہوگا۔ میں پہلے اسے کشندہ کر دوں گا۔ پھر پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔ مرتے دم تک میری جدوجہد جاری رہے گی۔ میں مردوں کا دوسرا ایڈلارڈ میری جگہ بھجالے گا۔ عمران ڈائری بند کر کے مفسد کی طرف دیکھنے لگا جیسے پوچھ رہا کہ کیا خیال ہے؟ مفسد کچھ دہرایا اس کی بھائی پر سوچ کی گہری گیریں نمایاں ہو گئیں تھیں۔ مٹھرو ڈیڑھ عمران بولا تھا: اس نے مختلف کاروں کے لئے مختلف شے نام کر رکھے تھے۔ بین الاقوامی ملازمتی اور رازوں کی چوری کے شیعہ کا سربراہ کرل پرورشید تھا۔

اردو رنگدار اقوام کا مجدد تھا۔ مفسد نہ ہرے بھے میں بولا۔ کیا ہم سفید نام

ہیں۔۔۔ کسی نہ کسی سفید نام کیپ کا طویل ہونے کا فائدہ ہم پر محروم کیا جا سکتا ہے خواہ ہماری خارجہ پالیسی کچھ ہی کیوں نہ ہو۔

ہار وہ اسپینوں سے آنا ہی متفرق تھا تو اطرز سے کو دست راست کیوں
بنایا تھا؟

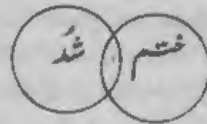
”اچھی نسکین کے لئے ایک دیو پیکر اسپین اس کے تلوے چاتا رہا ہے مجھے
اس کے آویں میں زیادہ تر اسپینی ہی نظر آتے ہیں“

کیا وہ جہت طاقت ور تھا؟

یقین کرو۔ تو تندی بھر سے کم از کم دس مئی ضرور رہا ہوگا۔ اگر مجھے رہے
کی سلسلہ آٹھ آٹھ مل گئی ہوتی تو شاید تم بھی میری لاش کو شناخت نہ
کر سکتے۔ بعض چپت پھرت کی وجہ سے بچ گیا۔ اب سوچا ہوں تو خود مجھے یقین
نہیں آتا کہ ایدلہ میرے ہی ہاتھوں مارا گیا ہے۔

اور آپ تنہا ایک لینے کی طاقت ترک نہیں کریں گے؟

سب چلتا ہے۔ اللہ کی طرف سے مدد ہر جگہ جاتی ہے جب تک وہ
مہربان ہے۔ بھاڑوں سے بھرتا ہی رہوں گا۔“



عمران سیریز

- 23 - پاسا سندر
- 26 - مکی سہر
- 27 - ساجہ شبن
- 28 - غریبک و فیس
- 29 - گینہ کی چھ مکتی
- 30 - ہد کیریں
- 31 - ہائیس ایک ہاٹن
- 32 - آتشاں کاہت
- 33 - جہاں کی کاشی
- 34 - عمران کا اٹو
- 35 - جہاں کی روح
- 36 - چینی روئیں
- 37 - غریبک مکتی
- 38 - عطا کا گانا
- 39 - میروں کا لڑبہ
- 40 - دلچسپ مادہ
- 41 - بے آواز سیر
- 42 - اچھہ حوالے
- 43 - مکی چینی ہے
- 44 - نوری کا
- 45 - سدرہ شط
- 46 - آتشاں ہاٹن
- 47 - گینہ درخون
- 48 - دوسری آنکھ

- 1 - خزانہ عدت
- 2 - جنوں میں فخر
- 3 - پراسرہ بچیں
- 4 - ہیٹک آبی
- 5 - جنم کی جگہ
- 6 - چلے پانے
- 7 - سچوں کے مکتی
- 8 - رات کا شہاد
- 9 - دھند کی غم
- 10 - لڑکیوں کا جہز
- 11 - جہز کا خون
- 12 - غریب کا جہز
- 13 - قبردار مگر
- 14 - آفتی دردناک
- 15 - کالے چراغا
- 16 - خون کے پیاسے
- 17 - اٹھانے
- 18 - دردوں کی ہستی
- 19 - گمشدہ شہزادی
- 20 - طاقت کا ہاٹن
- 21 - شہزاد کے پہلی
- 22 - جہز کی کاشی
- 23 - رانی کا پتہ
- 24 - بچیں گئے